﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 19 | جمعۃ المبارک 19 / اکتوبر 2012ء | 03 / ذوالحجہ 1433 ہجری قمری ❁ 19 / اخاء 1391 ہجری شمسی | شمارہ 42

قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت کی دعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد حضورؐ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا جسے آپ نے ذبح کیا۔ ذبح کرتے وقت آپؐ نے یہ الفاظ کہے۔

’’اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اے میرے خدا میری طرف سے اور میری اُمّت کے ان لوگوں کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکتے قبول فرما‘‘۔ (ترمذی۔کتاب الاضحیٰ)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2012ء

جامعہ احمدیہ کینیڈا کی نئی عمارت اور لائبریری کا معائنہ۔ نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ۔

مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور اہم ہدایات۔ نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ میں اہم ہدایات۔

کینیڈا سے روانگی کے وقت خلیفۂ وقت سے محبت و فدائیت کے روح پرور مناظر۔ الوداعی دعا۔ مسجد فضل لندن میں ورود مسعود واستقبال

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

17 جولائی 2012ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج 17 جولائی کا دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا میں قیام کا آخری دن تھا۔

آج شیڈیول کے مطابق صبح نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کینیڈا اور نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگز تھیں اور پچھلے پہر پیس ویلج سے ایئرپورٹ کے لئے روانگی تھی۔

لائبریری جامعہ کا معائنہ

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گیارہ بجکر دس منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے طاہر ہال میں تشریف لائے اور سب سے پہلے جامعہ احمدیہ کی لائبریری کے لئے مخصوص ہال کا معائنہ فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ لائبریری میں کوئی ایسا آدمی رکھیں جس کو شوق ہو اور وہ دلجمعی سے کام کرے۔ وہاں جامعہ یوکے کی لائبریری میں جو دوست مقرر ہیں انہوں نے پرانی کتب کی کاپیاں کر کے اپنی لائبریری کو بڑھایا ہے اور بڑی محنت سے کام کیا ہے۔

جامعہ کی نئی عمارت کا معائنہ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر کی تیسری منزل پر تشریف لے گئے اور جامعہ احمدیہ کینیڈا کی نئی عمارت کا معائنہ فرمایا۔ ایوان طاہر کی تیسری منزل جامعہ کینیڈا کے لئے مختص کی گئی ہے۔ اس میں استقبالیہ (Reception) کے لئے ایک جگہ بنائی گئی ہے۔ پرنسپل صاحب کے کمرہ کے علاوہ دفتری سٹاف کے لئے ایک بڑا کمرہ ہے۔ سٹاف روم ہے۔ اس کے علاوہ اساتذہ کرام کے لئے علیحدہ علیحدہ 14 کمرے ہیں۔ طلباء کے لئے سات کلاس روم ہیں۔ ایک بڑا اسمبلی ہال ہے۔ کمپیوٹر لیب کے لئے بھی جگہ مخصوص کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ Storage کے لئے بھی دو کمرے ہیں اور دیگر مختلف دفتری اموراور پروگراموں کے لئے بھی زائد کمرے موجود ہیں۔ اسی فلور پر کچن کی سہولت بھی موجود ہے اور تین مختلف جگہوں پر واش رومز بھی بنائے گئے ہیں۔

سال 2003ء میں جامعہ احمد کینیڈا کا آغاز Mississauga کے جماعتی سنٹر بیت الحمد میں ہوا تھا اور اس وقت اب تک جامعہ احمدیہ اسی سنٹر میں قائم تھا اور یہیں سے تین کلاسز سال 2010ء، 2011ء اور 2012ء فارغ التحصیل ہوئی ہیں۔ اب امسال 2012ء میں ستمبر سے جامعہ اپنی اس نئی عمارت میں منتقل ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

مجلس عاملہ انصاراللہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ

جامعہ کی عمارت کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوسری منزل پر کانفرنس روم میں تشریف لے آئے جہاں نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

قائد عمومی نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری مجالس کی تعداد 75 ہے جن میں سے 45 مجالس باقاعدہ اپنی رپورٹ بھجواتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا باقی مجالس کو بھی Active کریں اور رپورٹ کے لئے یاددہانی کروایا کریں۔

حضور انور نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کہا تھا کہ جب ایک خادم 40 سال کی عمر میں ہوتا ہے تو بڑا Active ہوتا ہے اور جب 41 ویں سال میں داخل ہوتا ہے تو پتہ نہیں کیوں اس کے ذہن میں آجاتا ہے کہ اب کوئی کام نہیں کرنا۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے انصاراللہ کی صف دوم بنائی تاکہ خدام سے انصار میں آنے والے خدام پہلے کی طرح Active رہیں۔

صف دوم کے نائب صدر سے حضور انور نے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ انصار کی سیر، سائیکلنگ اور کھیلوں وغیرہ کے لئے کیا پروگرام بنایا ہے۔ ان کی سیر کا مقابلہ کروادیا کریں۔ نائب صدر صف دوم نے بتایا کہ 17 انصار مختلف جگہوں سے سائیکلوں پر آئے تھے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر قائد عمومی نے بتایا کہ انصار کی تجنید 3589 ہے اور ہمیں مجالس سے آن لائن سسٹم کے تحت رپورٹ موصول ہوتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ہر قائد کو اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ پر تبصرہ کرنا چاہئے۔ علاوہ اس تبصرہ کے جو صدر صاحب کی طرف سے جاتا ہے۔ یہ تبصرے جائیں گے تو مجالس کو کام میں بہتری پیدا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔

قائد تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے نصاب میں قرآن کریم اور حدیث کا حصہ بھی ہے۔ اس کے علاوہ مطالعہ کتب میں گزشتہ چھ ماہ میں لیکچر لاہور تھا اب آئندہ کے لئے لیکچر سیالکوٹ ہے۔ جو انگریزی زبان سمجھتے ہیں ان کو نصاب انگریزی زبان میں دیا گیا ہے اور پھر اس نصاب کا باقاعدہ امتحان لیا جاتا ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر قائد تعلیم نے بتایا کہ انصار کی طرف سے 296 پیپر آئے تھے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اپنی تمام مجالس کی عاملہ کو سب سے پہلے شامل کریں۔ عاملہ شامل ہوگی تو پھر دوسرے بھی شامل ہوں گے۔ مجلس، ریجن، ہر لیول پر عاملہ کے ممبران امتحان میں شامل ہوں، ہر مجلس میں شامل ہوں تو یہ تعداد آپ کی ہزار تک پہنچ سکتی ہے۔ آپ کی مجالس کی تعداد 72 ہے تو ایک ہزار پچاس سے زائد تو آپ کی عاملہ کے ممبران ہی ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے ایسے قائدین کو کیوں رکھا ہوا ہے جو خود بھی نمونہ نہیں ہیں۔ اس طرح عاملہ کے ممبران بھی امتحان میں شامل نہیں ہوئے۔ عاملہ کے سب ممبران اور عہدیداروں کو تو دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہئے۔

قائد تربیت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نمازوں، نوافل اور تہجد کی طرف انصار کو توجہ دلائیں۔ اسی طرح انتظامی باتوں کی طرف بھی توجہ دلائی جائے۔ بعض گھروں میں نظام کے بارہ میں باتیں ہوتی ہیں۔ گھروں کی شکایتوں سے اس بات کا پتہ چل جاتا ہے کہ نظام کے بارہ میں باتیں ہوتی ہیں کہ فلاں امیر اچھا تھا۔ فلاں اچھا نہیں ہے، یا فلاں عہدیدار ایسا ہے تو ان سب باتوں پر آپ کو زور دینا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا میں جو خطبات دیتا ہوں ان میں حالات کے مطابق نصائح کرتا ہوں اور ہدایات دیتا ہوں تو یہ آپ کے لائحہ عمل کا حصہ ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا گھروں کے ماحول سے باخبر

رہیں، بڑوں کی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ توجہ دلاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلسل نصیحت کرتے چلے جانے کا حکم دیا ہے۔ اس کا اثر ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ یہاں پیس ویلج میں اپنا زعیم اعلیٰ بنائیں، آپ لائحہ عمل نہیں پڑھتے اپنا دستور نہیں پڑھتے۔ اپنا زعیم اعلیٰ بنائیں۔ نماز فجر اور عشاء کی حاضری کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ بیت الذکر میں کتنے انصار آجاتے ہیں۔ قائد تربیت نے بتایا کہ دو تین صفیں ہوتی ہیں اس پر حضور انور نے فرمایا اس پیس ویلج میں مثال قائم نہیں کریں گے تو دوسری مجالس میں کس طرح ہوگا۔ نمازوں وغیرہ پر بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہاں جو برگر کھانے وغیرہ ملتے ہیں، میں نے سنا ہے کہ خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف منسوب کیا کہ جو جھٹکے کا گوشت ہے اس پر بسم اللہ پڑھو اور کھا جاؤ۔ یہ کہاں لکھا ہے۔ آپ نے ہرگز یہ نہیں فرمایا۔ آپ نے تو یہ کہا تھا کہ ذبح کرتے ہوئے ہر جگہ خون نکالا جاتا ہے اور غیر اللہ کا نام لے کر ذبح نہیں ہوتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کا نام لو اور کھالو۔ تو اس بارہ میں بھی تربیت کی ضرورت ہے، انصار کو تربیت کرنی چاہئے۔ غلط بات نہ منسوب کی جائے۔

حضور انور نے فرمایا اب برگر وغیرہ میں جہاں چکن فرائی ہو رہا ہوتا ہے۔ وہاں اسی تیل میں سؤر بھی فرائی ہو رہا ہوتا ہے تو پھر ایسی جگہوں پر نہ کھائیں۔ چکن کھانا جائز ہے لیکن یہ نہیں کہ اس میں سؤر کی یا کسی ایسی ہی چیز کی مداخلت ہو۔

قائد دعوت الی اللہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال ابھی تک انصار کے ذریعہ ایک بیعت ہوئی ہے۔ ہم نے 18 ہزار فلائرز تقسیم کئے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا فرانس چھوٹا سا ملک ہے۔ انہوں نے دو لاکھ سے زیادہ فلائرز تقسیم کر دیئے ہیں۔

قائد دعوت الی اللہ نے بتایا کہ ہم نے قرآن کریم کی نمائش پر کام کیا ہے۔ سات بک سٹال لگائے ہیں۔ بہت سے لوگ آئے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ بھی جائزہ لے لیا کریں کہ سب مل کر کوشش کریں تو شاید اس کا زیادہ اچھا اثر ہو۔

قائد دعوت الی اللہ نے بتایا کہ امسال جلسہ پر 322 مہمان انصار کے ذریعہ آئے۔ 455 انصار کے رابطے ہیں۔

قائد تربیت نومبائعین نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ تین سال کے آٹھ انصار نومبائعین سے تربیتی رابطہ ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا ان کی ٹریننگ کا سپیشل پروگرام کیا ہے اس پر قائد تربیت نومبائعین نے بتایا کہ نومبائعین سے ریگولر رابطہ ہے، اس پر حضور انور نے فرمایا جہاں جہاں نومبائعین ہیں اس علاقہ کے مربی سے بھی رابطہ کروائیں۔ اسی طرح مختلف علاقوں میں ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو نومبائعین سے باقاعدہ رابطہ میں ہوں۔ حضور انور نے فرمایا ہر مجلس میں آپ کی ٹیم کے ممبرز ہونے چاہئیں جو رابطہ رکھیں۔

قائد تعلیم القرآن نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مساجد میں کلاسز جاری ہیں۔ حضور انور نے فرمایا امریکہ نے Online کلاسز شروع کی ہیں۔ اس میں آپ لوگ بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ایسے بوڑھے جن کو پڑھانا آتا ہے انہیں کہیں کہ وقف عارضی کریں، مختلف جماعتوں میں جا کر بچوں کو پڑھایا کریں۔

قائد مال نے بتایا کہ گزشتہ سال 3589 انصار میں سے 1934 ء نے چندہ دیا۔ اس سال پہلے چھ ماہ میں 1600 انصار نے چندہ ادا کیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جو انصار نہیں کماتے، ان کا ذریعہ آمد کوئی نہیں ان کو کہیں کہ جتنا چندہ دے سکتے ہیں دے دیں۔ سب کو بتائیں کہ چندہ کوئی Tax نہیں ہے۔ ایک قربانی ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے دی جاتی ہے۔ جو چندہ دینے میں سست ہیں یا نہیں دیتے ان کو اعتماد میں لائیں اور مختلف پراجیکٹ اور پروگرام وغیرہ بتائیں کہ اس میں خرچ ہوتا ہے۔ کوشش کریں کہ جو نہیں شامل ان کو شامل کریں۔

قائد تحریک جدید کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہ خیال رکھیں کہ جو انصار کماتے ہیں اور وہ چندہ عام نہیں دیتے لیکن چندہ تحریک جدید ادا کرتے ہیں تو ان کا یہ چندہ تحریک جدید، چندہ عام میں جانا چاہئے کیونکہ چندہ عام لازمی ہے اور لازمی چندہ کی ادائیگی پہلے ضروری ہے ہر کام حکمت سے کرنے کی ضرورت ہے۔

قائد ایثار نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم خدمت خلق کے کام کرتے ہیں۔

قائد وقف جدید نے بتایا کہ کوشش کر رہے ہیں کہ تمام انصار اس سکیم میں شامل ہوں۔

قائد تجنید نے بتایا کہ انصار کی تجنید 3589 ہے۔ حضور انور نے فرمایا انصار کا اپنا نظام ہے۔ آپ اپنا کام گراس روٹ لیول پر کریں اور اپنی تجنید بنائیں جماعت سے یہ تجنید لے لینا، درست نہیں ہے۔ ہر حلقہ کا، ہر مجلس کی تعداد کا آپ کو علم ہونا چاہئے اور آپ کو یہ انفارمیشن آپ کی انصار کی مجالس سے آنی چاہئیں نہ کہ جماعتی نظام کی طرف سے، اپنی تجنید گراس روٹ لیول پر جائزہ لے کر خود بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر کوئی اسائیلم سیکرز ہے تو جماعتی نظام سے پوچھ کر پھر اپنی تجنید میں شامل کریں۔ جماعتی نظام اپنی تحقیق کر کے آپ کو بتا دے گا۔

قائد اشاعت نے بتایا کہ مجالس کی رپورٹ شائع کرتے ہیں۔ انصار کا رسالہ بھی شائع کرتے ہیں۔

قائد ذہانت وصحت جسمانی نے بتایا کہ انصار کو تلقین کرتے ہیں کہ سیر کیا کریں اور ورزش بھی کیا کریں۔

آڈیٹر کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر بل چیک کیا کریں اور مجالس کے آڈٹ بھی کیا کریں۔

ایک معاون صدر نے بتایا کہ مجالس سے آنے والی رپورٹس کے Minutes تیار کرتا ہوں۔

ایک دوسرے معاون صدر نے بتایا کہ ضیافت سے متعلق امور میرے سپرد ہیں۔

ریجنل ناظمین نے بتایا کہ مختلف ریجن کی مجالس ان کے سپرد ہیں وہ ان مجالس کے دورے بھی کرتے ہیں اور ان کے بعض پروگراموں میں بھی شامل ہوتے ہیں۔

تین اراکین خصوصی نے بتایا کہ ہم دعا کرتے ہیں۔

نائب صدران نے بتایا کہ ہمارے سپرد بعض شعبے اور ریجنز کی نگرانی ہے۔

میٹنگ میں نائب قائدین بھی موجود تھے۔ حضور انور نے ان سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ نائب قائدین کے لئے بھی وہی ہدایت ہے جو میں نے قائدین کو دی ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

مجلس عاملہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں ایک بجے پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ جماعت کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگز شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مبارک احمد نذیر صاحب نائب امیر و مربی انچارج سے نماز جمعہ پڑھانے کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر مبلغ انچارج صاحب نے بتایا چونکہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں اس لئے جمعہ نہیں پڑھاتے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب کینیڈا کو ہدایت فرمائی کہ مہینے میں تین جمعہ آپ کو پڑھانا چاہئے۔

خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امور عامہ کے معاملات، عائلی مسائل اور اصلاحی کارروائی میرے سپرد ہے۔ خاندانوں کو سمجھاتا ہوں اور اصلاح احوال کی کوشش کرتا ہوں۔

کلیم ملک صاحب نائب امیر و سیکرٹری وصایا نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 2004ء میں موصیان کی تعداد 989 تھی اور آج اللہ کے فضل سے 4135 موصی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اس تعداد میں بہت سی خواتین اور طلباء شامل ہیں جو کمانے والے نہیں ہیں۔ اس لئے جو کمانے والے ہیں ان کی وصیت کروائیں۔ ان کا پچاس فیصد حاصل کریں۔ آپ کے 7970 چندہ دینے والے ہیں تو ان میں سے آپ کی رپورٹس کے مطابق موصیان کی تعداد 32 فیصد ہے۔ حضور انور نے فرمایا جماعتوں میں اپنے سیکرٹریان کو توجہ دلائیں کہ کمانے والوں کو وصیت کے نظام میں شامل کریں۔

جنرل سیکرٹری صاحب نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ ہماری 72 جماعتیں ہیں جس میں سے 42 جماعتیں اپنی رپورٹس باقاعدہ دیتی ہیں۔ باقی کبھی کبھار دیتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو جماعتیں رپورٹ دینے میں سست ہیں آپ کی طرف سے ان کو ہر ماہ یاد دہانی کا خط جانا چاہئے۔ ہر ماہ یاد دہانی کروائیں۔

نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ جلسہ مذاہب عالم اور انٹرفیتھ کانفرنس کا انعقاد کیا جاتا ہے اور مختلف پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔ 250 شہروں میں پانچ صد سے زائد پروگرام منعقد کئے گئے ہیں اور بعض پروگرام تو بہت دور کے شہروں میں ہوئے ہیں۔ ہم نے تین مختلف فلائرز اڑھائی ملین کی تعداد میں تقسیم کئے ہیں اور گھروں میں جا کر دیئے گئے ہیں اور اکثر کو تو ہم نے دروازہ کھٹکھٹا کر دیا ہے۔

سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ ہم نے قرآن کریم کی 150 نمائشیں مختلف شہروں میں لگائی ہیں۔ جلسہ سالانہ پر بھی نمائش لگائی تھی۔ اب ہم اس کا فرنچ ترجمہ کر رہے ہیں تا کہ فرنچ صوبہ میں بھی نمائشوں کا انعقاد ہو سکے۔ حضور انور نے فرمایا اسلام کا موضوع بھی نمائشوں میں شامل ہو۔ اس پر سیکرٹری دعوت الی اللہ نے بتایا کہ یہ ہم نے پہلے ہی شامل کیا ہوا ہے۔

سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ امسال 47 بیعتیں ہوئی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا بیعتیں کس طرح ہوتی ہیں۔ اس پر سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ صدر جماعت کی تصدیق ہوتی ہے۔ مبلغ کی تصدیق ہوتی ہے پھر کچھ عرصہ زیر نظر رکھ کر پھر بھیجی جاتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بیعتیں کرنے والوں میں کینیڈین لوگ بھی ہیں۔ ایسٹرن یورپ کے لوگ ہیں۔ الجیریا کے ہیں، عرب ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ان کو فعال کریں اور عرب لوگوں میں دعوت الی اللہ کے لئے Involve کریں۔ مصطفیٰ ثابت صاحب مرحوم کا بیٹا ہے حلمی صاحب کا بیٹا ہے۔ اس طرح یہ لوگ Involve نہیں ہیں۔ ان کو بھی شامل کریں۔

نیشنل سیکرٹری صاحب تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نماز اور حضور کے خطبات پر فوکس ہے۔ حضور انور نے فرمایا عاملہ کے ممبران کو نمونہ بننا چاہئے۔ عاملہ کے جو ممبرز نماز فجر اور عشاء بیت میں ادا نہیں کرتے ان کی امیر صاحب کو رپورٹ ہونی چاہئے اور پھر مجھے بھی رپورٹ بھجوائیں ایسے عہدیداروں کو عہدہ سے فارغ ہونا چاہئے۔ خواہ وہ کتنے ہی قابل کیوں نہ ہوں اور آپ کو ان کی ضرورت بھی ہو تو تب بھی اگر وہ نماز باجماعت ادا نہیں کرتے ان کا عاملہ کا ممبر رہنے کا حق نہیں ہے۔

سیکرٹری صاحب تربیت نے بتایا کہ انہیں بیس پچیس جماعتوں سے رپورٹ مل رہی ہیں۔ باقی جماعتوں میں سستی ہے۔ خود دورے کر کے ان کو توجہ دلا رہا ہوں۔ جو سروے ہم جماعتوں میں کروا رہے ہیں۔ اس میں نماز، قرآن کریم کی تلاوت اور حضور انور کے خطبات سننے کا جائزہ لے رہے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کی طرف بھی توجہ دلا رہے ہیں۔

سیکرٹری صاحب تربیت نے بتایا کہ ہم نے 38 جماعتوں میں اصلاحی کمیٹیاں بنا دی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو دور دراز کے گھر میں ان سے رابطے ہونے چاہئیں۔ آپ کو ریجنل لیول پر بھی ایک ٹیم بنانی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا رشتہ ناطہ کمیٹی کی میٹنگ میں میں نے تفصیلی ہدایات دی ہیں۔ ان پر کام ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا اصلاح کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جو پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کو قریب کیا جائے اور اپنے ساتھ کام پر لگایا جائے۔

حضور انور نے فرمایا صدر صاحبہ لجنہ نے میری ہدایت پر بعضوں کو قریب کرنے کے لئے اپنے ساتھ لگایا ہے۔ ان کو مَیں نے ہدایت کی تھی کہ ساتھ ضرور لگائیں اور یہ خیال رکھیں کہ ایسا نہ ہو کہ جو باپردہ ہیں اور کام کرنے والیاں ہیں ان کو یہ احساس ہو کہ ہم کو پیچھے ہٹا کر، ان کو جو پہلے ہی پیچھے ہٹی ہوئی ہیں اپنے ساتھ لگالیا ہے۔ انہیں ساتھ بیشک رکھیں لیکن ان کو عہدہ نہیں دینا اور نہ ہی اسسٹنٹ بنانا ہے۔ حضور انور نے امیر صاحب کینیڈا کو ہدایت فرمائی کہ آپ تمام ذیلی تنظیموں کو اس سے مطلع کر دیں۔

حضور انور نے فرمایا جو لڑکے پندرہ سال کی عمر سے اوپر جاتے ہیں ان پر نظر رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو آزاد محسوس کرتے ہیں۔ ان کو ایسے پروگرام دینے چاہئیں کہ وہ بجائے ادھر ادھر دیکھنے کے وہ جماعتی پروگراموں میں مصروف رہیں۔

حضور انور نے فرمایا احباب جماعت کو نظام جماعت کی اہمیت بتایا کریں۔ بعض جگہوں سے یہ رپورٹس بھی آئی ہیں کہ گھروں میں موازنے شروع ہو گئے ہیں کہ پہلا امیر ایسا تھا اور یہ اب ایسا ہے۔ ان موازنوں میں بڑے بھی شامل ہیں۔ اکثر دیہاتی ماحول سے آئے ہیں۔ انہیں باتیں کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ تو اس طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کا سلیبس تیار کر کے جماعتوں کو بھجوا دیا ہے۔ طلباء کے لئے سمر (Summer) سکول چل رہے ہیں۔ ویسٹ کوسٹ میں بھی شروع ہیں۔ کیلگری میں بھی ہے۔ اسی طرح ہمارے ٹیوٹرنگ سنٹر ہیں جہاں ہم تعلیم کے سلسلہ میں بچوں کی مدد کرتے ہیں۔ ان کی کونسلنگ کرتے ہیں، ان کو گائیڈ کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ طلباء اور

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر217

مکرم یوسف دغمش صاحب

میرا تعلق سیریا کے دارالحکومت دمشق سے بیس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک گاؤں سے ہے جہاں میری پیدائش 1988ء میں ہوئی۔

ابتدائی دینی رجحانات

نوعمری سے ہی مجھے دین سے لگاؤ تھا اور دینی امور کی پابندی اور وصالِ الٰہی کی راہوں پر چلنے کی شدید خواہش تھی۔ چنانچہ اسی نوعمری میں ہی مَیں نے گاؤں کی مسجد میں نمازوں کے علاوہ جمعہ وغیرہ کی ادائیگی کے لئے جانا شروع کردیا تھا۔ ہماری مسجد کا امام تصوف کے نقشبندی سلسلہ سے تعلق رکھتا تھا۔ مَیں نے اس کی شاگردی اختیار کی اور جب رمضان آیا تو مَیں نے اس مولوی کے ساتھ اس کے بتائے ہوئے بعض اذکار پڑھنے شروع کئے۔ ہم نماز فجر کے بعد سورۃ یاسین پڑھتے پھر اس کے بعد نمازِ اشراق ادا کرتے اور پھر کئی وظائف پڑھنے کے بعد میں گھر جاتا۔

تبصرہ

{نقشبندی فرقہ تصوف کا ایک بڑا فرقہ ہے جسے آٹھویں صدی ہجری کے بزرگ بہاء الدین نقشبندی سے نسبت دیتے ہوئے طریقہ نقشبندیہ یا سلسلہ نقشبندیہ کہتے ہیں۔ قادریہ فرقہ کے بعد تصوف کے فرقوں میں یہ سب سے بڑا فرقہ سمجھا جاتا ہے۔ اس فرقہ کے لوگ اپنے سلسلہ کو پہلے خلیفہ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس فرقہ کے بزرگوں میں حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی آتا ہے۔ برصغیر پاک وہند میں اس سلسلہ کو حضرت شیخ احمد سرہندی کی وجہ سے کافی مقبولیت حاصل ہوئی جنہوں نے ہندوستان کے کونے کونے میں اس کو پھیلا دیا۔ آپ کو مجدد الف ثانی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ فرقہ برصغیر پاک وہند کے علاوہ کئی عرب ممالک اور ترکی وغیرہ میں بھی پھیلا ہوا ہے۔ ندیم}

وصال الٰہی کی پیاس اور نقشبندی مولوی

مجھے نقشبندی مولوی کے ساتھ مذکورہ بالا اذکار اور مختلف عبادات بجالاتے ہوئے دوسال ہوگئے تھے اور ابھی تک مجھے وصالِ الٰہی کے طریقوں کا بھی علم نہ ہوا تھا۔ جب بھی مولوی صاحب سے اس بات کا ذکر کرتا تو وہ یہی جواب دیتے کہ وصال الٰہی انسان کو مرحلہ وار نصیب ہوتا ہے اور بالواسطہ ہوتا ہے یعنی کسی اہل اللہ کا مرید بننے کے بعد اس کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرتے کرتے مرحلہ وار خدا کا وصال نصیب ہوگا۔ باوجود اس کے کہ اس مولوی کو اہل اللہ سمجھ کر اس کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرتے ہوئے مجھے دوسال ہوگئے تھے لیکن مجھے خدا تک پہنچنے کی راہوں کے بارہ میں کچھ علم نہ ہوا تھا۔ اس بناء پر آہستہ آہستہ میرا دل اس مولوی صاحب سے بیزار ہونے لگا کیونکہ اور باتوں کے علاوہ مَیں نے یہ بھی محسوس کیا تھا کہ مولوی صاحب لوگوں کے ساتھ عام بات چیت میں بھی حد درجہ مداہنت سے کام لیتے تھے۔ ایک دن جرأت کر کے مَیں نے ان سے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے جواب میں مجھے ایک صوفی بزرگ کی طرف منسوب کر کے یہ مقولہ سنایا کہ ہماری زبانیں تو انہیں اچھا کہتی ہیں لیکن دل ان پر لعنت کرتے ہیں۔ درحقیقت اس مولوی کی زبانی یہ منافقانہ سا مقولہ سن کر میرا جی کھٹا ہوگیا، اور مَیں اس سے علیحدگی اختیار کرنے ے بارہ میں سوچنے لگا۔ اس سے علیحدگی اختیار کرنے کے اسباب میں ایک یہ بھی تھا کہ وہ ہمیشہ بے سروپا دیومالائی کہانیاں سناتا تھا جن کا حقیقت اور عملی زندگی میں کہیں کوئی وجود نہ تھا۔ اس منافقانہ طریق کا اثر ان لوگوں پر بھی تھا جو ایسے مولوی کے پیچھے چل رہے تھے۔ ان کا نہایت معمولی باتوں پر مسجد میں ہی آپس میں اکثر جھگڑا ہوتا رہتا تھا مثلاً یہ کہ کبھی کسی نے مسجد کی کھڑکی کھول دی تو دوسرا اس پر برسنے لگتا اور اگر کسی نے ہیٹنگ آن کردی تو اس پر لڑائی کا آغاز ہوجاتا۔ ہر ایک اپنی مرضی کے مطابق مسجد کا ماحول رکھنا چاہتا تھا۔ اور تو اور ان کا آذان دینے پر بھی جھگڑا ہوتا کیونکہ ہر ایک ہی آذان دینا چاہتا تھا۔ مَیں نے سمجھا کہ یہ حالت صرف ہمارے گاؤں کی ہے باقی جگہ صورتحال بہتر ہوگی لیکن آس پاس کی بستیوں کے بعض دوست احباب سے بات کر کے پتہ چلا کہ وہاں بھی یہی صورتحال ہے۔ یہ معلوم کرنے کے بعد مجھ میں ایک غیر معمولی تبدیلی آئی اور میں نے مسجد چھوڑ کر گھر میں ہی نماز ادا کرنا شروع کردی۔ اور پھر یوں ہوا کہ رفتہ رفتہ میں نے نماز ہی چھوڑ دی۔

تبصرہ

{یہ صورتحال دیکھ کر ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زمانے کے بارہ میں پیشگوئی کے یہ الفاظ یاد آتے ہیں کہ: مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى یعنی اس زمانے کے لوگوں کی مساجد تو بظاہر بھری ہوئی ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اور یہ حالت دراصل بزبانِ حال ایک مصلح کو پکار رہی ہے۔ ندیم}

بہار میں نویدِ زندگی

2007ء میں مَیں نے ڈش لگوائی اور بڑے شوق سے مختلف دینی چینلز دیکھنے لگا۔ لیکن تھوڑے عرصہ میں ہی میرا دل بھر گیا کیونکہ ان پر بھی وہی متضاد باتیں اور بے سروپا، خلافِ حقیقت اور من گھڑت قصے کہانیاں تھیں، ان پر بھی وہی مولویوں کی ڈرامہ بازی، شور شرابہ اور شیخیاں بگھارنے جیسے امور کے سوا مجھے کچھ نہ ملا۔

ان کی ایسی حالت دیکھ کر میرے دل میں بڑی شدت سے یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش کوئی ایک تو ایسا دینی چینل ہو جس پر مسلمانوں کے فرقوں کے مابین گفتگو کے پروگرام چلائے جائیں۔ اور کوئی تو ایسا چینل ہو جسے بین المذاہب گفتگو کا فورم کہا جاسکے۔ یہ 2007ء کے موسم بہار کے حسین ایام تھے جب ایک دن میں مختلف چینلز بدل بدل کر دیکھ رہا تھا کہ ایم ٹی اے 3 العربیہ لگ گیا جس پر اس وقت پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر لگا ہوا تھا جس میں عیسائیوں کے ساتھ گفتگو چل رہی تھی۔ مجھے تو گویا خواب کی تعبیر اور خواہش کی تکمیل حقیقی رنگ میں اپنی آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگی۔ اس وقت میرا سارا دھیان اس پروگرام میں ہونے والی گفتگو کی طرف تھا جو کہ دیگر چینلز کے برعکس نہایت پرسکون، بامقصد، اور نہایت ہی خوبصورت طریق پر جاری تھی۔ میری خوشی کو کوئی انتہا نہ تھی۔ پروگرام ختم ہوا تو اس چینل پر ایک انڈین شخص کی تصویر دکھائی گئی جس کے نیچے لکھا ہوا تھا: حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود وامام مہدی علیہ السلام۔ گو یہ نام پڑھ کر مجھے تعجب سا ہوا لیکن تصویر کو دیکھ کر پہلا تأثر یہی قائم ہوا کہ یہ کوئی غیر معمولی روحانی شخصیت ہے۔ اس تصویر کے بالمقابل ایک عربی عبارت لکھی ہوئی تھے جسے کسی کی آواز میں پیش کیا جارہا تھا۔ یہ اس انڈین شخص کا عربی میں کلام تھا جس کی فصاحت وبلاغت نے میرا دل موہ لیا۔

اس کے بعد ایم ٹی اے پر اگلا پروگرام شروع ہوا جس میں مکرم تمیم ابودقہ صاحب اور مکرم محمد منیر ادلبی صاحب دجال کے بارہ میں بات کررہے تھے۔ دجال کے گدھے کے بارہ میں جب انہوں نے حدیث نبوی بیان کی اور اس میں یہ ذکر کیا کہ دجال ایک بڑے سے گدھے پر سوار ہوگا جو پتھر کھائے گا، اس کے ماتھے پر روشنی ہوگی، ابھی یہ حدیث پڑھی جارہی تھی کہ مکرم منیر ادلبی صاحب نے کہا کہ یہ ریل گاڑی کی صفات ہیں۔ یہ وضاحت او ریہ تفسیر مجھے اس قدر حقیقت پر مبنی لگی کہ سنتے ہی دل میں اتر گئی اور بعد کا مضمون خود بخود مجھے سمجھ آنے لگا۔ مجھے محسوس ہوا کہ جیسے اس مضمون کو سمجھنے کی چابی میرے ہاتھ لگ گئی ہے۔ اور یوں مجھے پورا پروگرام نہ صرف حفظ ہوگیا بلکہ دجال کی حقیقت بھی کھل کر سامنے آگئی۔

تبصرہ

{اس مضمون کی مزید وضاحت کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختلف احادیث میں ذکر ہونے والی اس گدھے کی کچھ مزید خصوصیات بھی یہاں بیان کردی جائیں۔ اختصار کے ساتھ یہاں صرف ''منتخب کنز العمال'' سے ایک روایت درج کی جاتی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

''دجال ایک ایسے گدھے پر سوار ہوگا جس کا رنگ سفید چمکدار ہوگا۔ اس کے ایک کان سے دوسرے کے درمیان تیس ہاتھ کا فاصلہ ہوگا۔ اس کے ایک پاؤں سے دوسرے کے درمیان ایک رات او رایک دن کی مسافت کا فاصلہ پڑے گا۔ اس کے لئے زمین سمیٹی جائے گی۔ وہ سورج کے غروب ہونے سے پہلے اس کے غروب ہونے کے مقام پر پہنچ جائے گا۔ سمندر کا پانی اس کے ٹخنوں تک پہنچے گا۔ اس کے آگے سیاہ دھوئیں کا پہاڑ ہوگا تو پیچھے سبز رنگ کا۔ وہ ایسی آواز دے کر بلائے گا کہ اس کو زمین وآسمان کے درمیان سب سنیں گے۔ وہ کہے گا اے میرے دوستو! اور اے میرے پیارو میری طرف آجاؤ''۔

(ملاحظہ ہو منتخب كنز العمال بر حاشیه مسند احمد بن حنبل جلد6صفحه53 ناشر: المطبعة اليمنية مصر)

شاید اس روایت کے مضمون کو سمجھنے کی چابی اس جملے میں ہے کہ: زمین اس کے لئے سمیٹی جائے گی۔ یعنی وہ بڑی سرعت سے سفر کرنے والا ہوگا۔ لہٰذا اس سے مراد ایسی جدید سواریاں ہیں جن سے بسرعت فاصلے طے کئے جائیں گے ان میں کچھ سمندر میں چلنے والی ہیں کچھ زمین پر اور کچھ آسمانی فضاؤں میں۔ اب دیکھتے ہیں کہ کیا تیز سواریوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے؟

سفید اور چمکدار سواری ریل گاڑی کے علاوہ ہوائی جہاز بھی ہے جو اکثر فضاؤں میں چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

دونوں کانوں کے درمیان فاصلہ اگر تیس ہاتھ اور بعض روایات کے مطابق ستر باع کا ہو اور دونوں پاؤں کے مابین فاصلہ ایک رات اور ایک دن کی مسافت کے برابر ہو تو تصور کریں کہ کیا تصویر بنتی ہے۔ موٹے طور پر یہی بنے گا کہ بیس تیس میٹر کا سر اور بدن تیس چالیس میل پر پھیلا ہوگا۔ لیکن اگر اس سے مراد تیز سواری لی جائے تو معنی کتنا روشن اور ہر ذی عقل کو قابل قبول ہوگا۔ ٹرین کے انجن سے پچھلے ڈبے کے مابین اسی قدر فاصلہ ہوتا ہے۔ جبکہ ٹرین کے ایک قدم یعنی ایک سٹاپ سے دوسرے سٹاپ تک کا فاصلہ میلوں میں ہوتا ہے۔

جہاز پر سفر کریں تو آپ محسوس کریں گے کہ وہ اس قدر تیز رفتار ہے کہ سورج کے غروب ہونے سے پہلے اس مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ اور بحری جہاز کو سمندر کے پانی میں چلتا دیکھ کر یہی کہنا درست لگتا ہے کہ پانی اس کے ٹخنوں تک آتا ہے۔

آگے سیاہ دھوئیں کا پہاڑ جیسے الفاظ پتھر کا کوئلہ کھا کر چلنے والے ٹرین کے انجن کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اور پیچھے سبز رنگ کے پہاڑ سے شاید یہ مراد ہوسکتی ہے کہ ان سواریوں کی ایجادات سے مادی طور پر ترقی اور خوشحالی آئے گی۔

دراصل یہ مسیح موعود کے زمانے میں ایجاد ہونے والی تیز رفتار سواریوں کے بارہ میں عظیم الشان پیشگوئی تھی۔ او ران سواریوں کے ذریعہ دجال اپنے جھوٹے عقائد کا پرچار کرتے ہوئے پوری دنیا پر چھانے کی کوشش کرے گا اور اس کے توڑ کے طور پر مسیح کا نزول لازمی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ایک بڑی بھاری علامت دجّال کی اُس کا گدھا ہے جس کے بین الاذنین کا اندازہ ستّر باع کیا گیا ہے اور ریل کی گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ طولانی ہوتا ہے اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ وہ دخان کے زور سے چلتی ہے جیسے بادل ہوا کے زور سے تیز حرکت کرتا ہے۔ اس جگہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے کھلے طور پر ریل گاڑی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ چونکہ یہ عیسائی قوم کا ایجاد ہے جن کا امام ومقتدا یہی دجّالی گروہ ہے اس لئے اِن گاڑیوں کو دجّال کا گدھا قرار دیا گیا۔ اب اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ علاماتِ خاصہ دجّال کے انہیں لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ انہیں لوگوں نے مکروں اور فریبوں کا اپنے وجود پر خاتمہ کردیا ہے اور دین اسلام کو وہ ضرر پہنچایا ہے جس کی نظیر دنیا کے ابتداء سے نہیں پائی جاتی اور انہیں لوگوں کے متبعین کے پاس وہ گدھا بھی ہے جو دخان کے زور سے چلتا ہے جیسے بادل ہوا کے زور سے۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد3 صفحہ 493)۔ ندیم}

مکرم یوسف دغمش صاحب کے احمدیت کی طرف سفر کی باقی کہانی اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔

(باقی آئندہ)

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ربوہ)

قسط نمبر26

متی باب17

اس باب کی آیت 1 تا 9 میں ایک کشفی نظارہ کا ذکر ہے جو حضرت مسیح اور پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو نظر آیا اور انہوں نے حضرت موسیٰ اور حضرت الیاس کو دیکھا اور حضرت مسیح کا چہرہ روشن ہوگیا اور آواز آئی: 'یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے مَیں خوش ہوں اس کی سنو'۔

حضرت مسیح چونکہ خدا کے ایک سچے نبی اور رسول تھے اس لئے اس قسم کے کشفی نظارے جو ہر نبی اور رسول کو دکھائے جاتے ہیں آپ کو بھی دکھائے گئے۔ اور اس میں ان کی کوئی امتیازی خصوصیت نہیں۔ حضرت موسیٰ کے کشفی نظاروں کا ذکر بائبل میں موجود ہے۔

بعض عیسائی مفسروں نے اس سے یسوع کی الوہیت یا کسی خاص معنوں میں ان کے خدا کا بیٹا ہونے کا استدلال کرنے کی کوشش کی ہے مگر یہ ان کی روحانی عالم سے ناواقفیت کا ایک ثبوت ہے اور کچھ بھی نہیں۔ اس کشفی نظارہ میں یسوع کی الوہیت کا کوئی اشارہ بھی نہیں۔ لوقا کے باب 9 آیت 28 سے3 میں اس واقعہ کا ذکر ہے اور وہاں صاف لکھا ہے: 'وہ پطرس اور یوحنا اور یعقوب کو ہمراہ لے کر پہاڑ پر دعا کرنے لگ گیا'۔

فرمایئے اگر یسوع میں خدائی تھی اور وہ خود خدا تھا تو وہ کس خدا سے دعا مانگنے گیا تھا۔ یا آپ کے خیال میں خدا بیٹے کا مقام خدا باپ کے مقام سے کم ہے جو وہ اپنے شاگردوں کو لے کر اس سے دعا مانگنے پہاڑ پر گیا۔

پادری صاحبان آپ نے یسوع کی تعلیم کے بالکل خلاف الوہیت اور انسانیت کا ایک گورکھ دھندہ بنا رکھا ہے جس کی تعلیم یسوع نے کبھی نہیں دی۔ انہوں نے کبھی بھی اپنے آپ کو خدا نہیں کہا۔ انہوں نے کبھی بھی اپنے آپ کو کسی ایسے معنوں میں خدا کا بیٹا نہیں کہا جو آدم اور دوسرے متعدد لوگوں کے خدا کا بیٹا ہونے سے مختلف ہو۔

مَیں چیلنج کرتا ہوں بتایئے کہاں لکھا ہے کہ یسوع ان معنوں میں خدا کا بیٹا ہے کہ وہ خدا کے ہم مرتبہ ارادہ، علم، طاقت میں خدا باپ کے برابر ہے۔ اور اگر وہ برابر ہے تو آپ اس کو خدا کا بیٹا کیسے کہہ سکتے ہیں۔ بیٹا تو اس کو کہتے ہیں جو کسی کی بیوی کے ذریعہ اس کا بیٹا ہو۔ اگر خدا باپ کی کوئی بیوی نہیں تو فرمایئے اگر خدا باپ، خدا بیٹا، خدا روح القدس تینوں برابر، ہم مرتبہ، علم، ارادہ اور قدرت میں برابر ہیں تو آپ ان کو 3 خدا بھائی تو شائد کہہ سکتے ہیں مگر ایک کو خدا باپ اور دوسرے کو خدا بیٹا کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ پھر خدا بیٹا خدا ہوتے ہوئے انسان بھی ہے۔ یعنی اس کو خدا کی طرح علم غیب بھی ہے اور انسان کی طرح علم غیب نہیں ہے۔ خدا کی طرح وہ تمام طاقتوں کا مالک ہے مگر انسان کی طرح کمزور اور بے اختیار بھی ہے۔ یہ عقیدہ جو آپ رکھتے ہیں نہ بائبل میں ہے اور نہ یسوع نے اس کی کبھی تعلیم دی ہے۔ یہ یسوع کے بعد کے زمانہ میں یونانی خیالات کا نتیجہ ہے۔

ہمارا ایک سوال یہ بھی ہے کہ اس کشفی نظارہ کے بارہ میں متی اور مرقس میں لکھا ہے کہ چھ دن کے بعد یہ واقعہ پیش آیا مگر لوقا میں لکھا ہے کہ کوئی آٹھ روز بعد ایسا ہوا۔ اگر یہ انسانی کتابیں ہیں تو کوئی حرج نہیں اس قسم کی کمزوریاں انسانی کلام میں پائی جاتی ہیں مگر خدا کے کلام میں اس قسم کی خامی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

✿......اس کشفی نظارہ کے پہاڑ سے اترتے ہوئے متی نے یسوع اور اس کے شاگردوں کی ایک گفتگو کا ذکر کیا ہے جو مرقس اور لوقا میں بیان نہیں۔ متی باب 17 آیت 9 تا 13 میں لکھا ہے:۔

'جب وہ پہاڑ سے اتر رہے تھے تو یسوع نے انہیں یہ حکم دیا کہ جب تک ابن آدم مردوں میں سے نہ جی اٹھے جو کچھ تم نے دیکھا ہے کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا۔ شاگردوں نے اس سے پوچھا کہ پھر فقیہہ کیوں کہتے ہیں کہ ایلیاہ کا پہلے آنا ضرور ہے؟ اس نے جواب میں کہا ایلیاہ البتہ آئے گا اور سب کچھ بحال کرے گا۔ لیکن مَیں تم سے کہتا ہوں کہ ایلیاہ تو آ چکا اور انہوں نے اسے نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا۔ اسی طرح ابن آدم بھی ان کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ تب شاگرد سمجھ گئے کہ اس نے ان سے یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت کہا ہے۔

(متی باب17 آیت9 تا13)

مَیں اپنے مسیحی دوستوں سے دردمندانہ دل کے ساتھ درخواست کروں گا کہ وہ اس عبارت پر اور اس مضمون کی دوسری عبارتوں پر دیانتداری سے غور کریں۔ ان عبارتوں میں حضرت مسیح نے بڑے واضح طور پر ایک رہنمائی فرمائی ہے۔ یہود میں ملاکی نبی کی پیشگوئی کی بناء پر یہ خیال راسخ ہوگیا تھا کہ آنے والے مسیح سے پہلے ایلیاء دوبارہ آسمان سے نازل ہوگا اس کے بعد پھر مسیح آئے گا۔ اور اس بنا پر یہود نے بڑی تعداد میں یسوع کا انکار کردیا۔ حضرت مسیح نے ان کو سمجھایا کہ ایلیاء کے آنے سے مراد خود ان کا آنا نہیں بلکہ ان کے مثیل کا آنا ہے اور یہ پیشگوئی یوحنا بپتسمہ دینے والے کے ذریعے پوری ہوچکی ہے۔

عیسائی دنیا اور عیسائی چرچ نئے عہدنامہ کو الہامی کتاب اور Word of God قرار دیتے ہیں اور جو عقائد اور احکامات نئے عہدنامہ میں دیئے گئے ہیں ان کو ماننا اور ان پر عمل کرنا نجات کے لئے ضروری قرار دیتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی اس کتاب پر بلاتکلف تنقید بھی کرتے ہیں اور اس کی غلطیاں Point out کرتے ہیں۔ یہ بات ایک مسلمان کو تعجّب میں ڈالتی ہے جو قرآن شریف کو اس لئے خدا کا کلام قرار دیتا ہے کہ وہ ہر قسم کے تضاد اور غلطیوں سے پاک ہے۔ نئے عہدنامہ کی آیات باب17 آیت9 تا 13 پر انٹر پریٹرز بائبل کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

Matthew has written Mark 9:9-13 in such a way as to avoid some of the difficulties of that passage. Thus he eliminates Mark 9:10, which indicates that the disciples did not understand about the Resurrection. The saying about the son of man, which breaks the context in Mark 9:12 b, is transferred to the end of Matt. 17:12 and rewritten in both gospels the context is artificial and obscure. Why should the command of vs.9 lead to the question of vs.10, and how could the question arise at all, since Elijah has just come and announced the Messiah? Marks tradition apparently contained a little dialogue on the subject of John the Baptist and Elijah the most appropriate place to insert it seemed to be just after the transfiguration and so Mark placed it there, together with a warming that nothing should be said about the vision until after the Resurrection. This was in accord with the theory of the messianic secret.

✿...... ان آیات میں یسوع نے شاگردوں کو منع کیا ہے کہ وہ اس کشفی نظارہ کا کسی سے ذکر کریں جب تک ابن آدم مردوں میں سے نہ جی اٹھے۔ یہاں ابن آدم کے مردوں میں اٹھنے کے لئے یہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں: 'جب تک ابن آدم مردوں سے نہ جی اٹھے'۔

اس بارہ میں انٹر پریٹرز بائبل کا نوٹ قابل توجہ ہے، لکھا ہے:۔

9. Is raised (, the reading of Vaticanus (B) and Bezae (D), is probably correct. The carliest Christian doctrine was that Jesus was raised upby god (Acts 2:24). Not that he arose.

✿......حقیقت یہ ہے کہ انجیل نویس بظاہر بالکل خفیف سی تبدیلی الفاظ میں کرتے ہیں مگر اس کا نتیجہ غیر معمولی نکلتا ہے۔ متی کے انجیل نویس نے یسوع کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے پرانے عہدنامہ کی ایک پیشگوئی پہلے باب کی آیت23 میں درج کی ہے اور لکھا ہے: 'دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے'۔

جس کا ترجمہ ہے 'خدا ہمارے ساتھ'

اس پیشگوئی کو درج کرتے ہوئے متی کے انجیل نے بظاہر نظر دو چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں کی ہیں ایک تو علمہ کا ترجمہ کنواری کیا ہے حالانکہ علمہ کا ترجمہ ہے ایک جوان عورت۔ مقصد یہ ہے کہ یہ پیشگوئی یسوع پر بدرجہ اولیٰ چسپاں کی جاسکے۔

دوسرے اصل پیشگوئی میں ہے وہ عورت اس کا نام عمانوایل رکھے گی۔ مگر ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے کہ گویا لوگ اس کے بارہ میں کہیں گے کہ گویا یہ خدا ہے جو ہمارے ساتھ ہے۔ گویا یسوع کی الوہیت کی طرف اشارہ ہے۔

متی باب 17 کی آیت 9 میں یونانی لفظ کا ترجمہ وہ جی اٹھے کیا گیا ہے حالانکہ ترجمہ ہونا چاہئے تھا 'وہ اٹھایا جائے'۔

✿......**متی باب17 کی آیت14 تا21 میں یسوع** کے ایک نوجوان سے بدروح نکلنے کے معجزے کا ذکر ہے۔ معجزات کے متعلق اصولی بحث اوپر گزر چکی ہے۔ اس عبارت کا انٹرپریٹرز بائبل نے حضرت موسیٰ کے ایک واقعہ سے تقابل کیا ہے اور یسوع کی حضرت موسیٰ پر فضیلت دکھانے کی کوشش کی ہے، انٹرپریٹرز بائبل کا ایڈیٹر لکھتا ہے کہ:

حضرت موسیٰ نے پہاڑ سے اتر کر جیسا کہ خروج باب 32 آیات1 تا 6 میں بنی اسرائیل کو گمراہ پایا اور شرک میں ملوث دیکھا اسی طرح یسوع نے پہاڑ سے اتر کر شاگردوں کی کمزوری دیکھی مگر موسیٰ نے اپنی قوم کو سزا دی جبکہ یسوع نے پہاڑ سے اتر کر ایک رحمدلی کا کام کیا۔

مگر مَیں انٹرپریٹرز بائبل کے ایڈیٹر سے عرض کروں گا کہ موسیٰ کے متعلق جو بیان خروج باب 32 میں ہے وہ تو سراسر غلطی پر مبنی ہے۔ مگر آپ کی کتاب میں یسوع کے متعلق لکھا ہے کہ پہاڑ سے اتر کر یسوع نے جو پہلے فقرے بولے وہ یہ ہیں:

'یسوع نے جواب میں اس سے کہا اے بے اعتقاد اور کجرو نسل میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا؟ کب تک تمہاری برداشت کروں گا؟ (متی باب 17 آیت17)

کیا یہ رحمدلی کا نمونہ ہے؟ آپ کے اس تقابل پر مجھے ایک شعر یاد آ گیا۔

لگیں گو سینکڑوں تلوار کے زخم
زباں کا ایک زخم ان سے بڑا ہے

پھر آگے چل کر اس باب میں لکھا ہے۔

تب شاگردوں نے یسوع کے پاس آ کر خلوت میں کہا ہم اس کو کیوں نہ نکال سکے؟ اس نے ان سے کہا اپنے ایمان کی کمی کے سبب۔ اور کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔ لیکن یہ قسم دعا کے سوا اور کسی طرح نہیں نکل سکتی۔

(متی باب17 آیت19 تا21)

اب فرمایئے مسیحی صاحبان آپ میں سے کون ہے جس میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہے!!!

✿......**اس باب کی آیات24 تا27 میں یسوع کا** ایک معجزہ بیان ہے جس کے معجزہ ہونے کے بارہ میں بعض مسیحی صاحبان بھی شبہ کا اظہار کرتے ہیں، لکھا ہے:۔

'اور جب وہ کفرنحوم میں آئے تو نیم مثقال لینے والوں نے پطرس کے پاس آ کر کہا کیا تمہارا استاد نیم مثقال نہیں دیتا؟ اس نے کہا ہاں دیتا ہے اور جب وہ گھر میں آیا تو یسوع نے اس کے بولنے سے پہلے ہی کہا اے شمعون تو کیا سمجھتا ہے؟ دنیا کے بادشاہ کن سے محصول یا جزیہ لیتے ہیں؟ اپنے بیٹوں سے یا غیروں سے؟ جب اس نے کہا غیروں سے۔ تو یسوع نے اس سے کہا پس بیٹے بری ہوئے۔ لیکن مبادا ہم ان کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوں تو جھیل پر جا کر بنسی ڈال اور جو مچھلی پہلے نکلے اسے لے اور جب تو اس کا منہ کھولے گا تو ایک مثقال پائے گا۔ وہ لے کر میرے اور اپنے لئے انہیں دے'۔

(متی باب 17 آیت24 تا27)

جہاں تک اس معجزہ کا تعلق ہے متعدد عیسائی یہ سمجھتے ہیں کہ یسوع کی مراد صرف اس قدر تھی کہ جال ڈال کر مچھلی پکڑو اور بیچ کر جو رقم ملے اس کو میری اور اپنی طرف سے ٹیکس کے طور پر ادا کردو۔ پادری ڈم میلو صاحب جیسے کٹر عیسائی لکھتے ہیں:۔

Although the super natural element in this miracle is not greater than in the other physical miracles, yet the dramatic character and the absence of the motive of benevolence which so generally characterizes our Lords miracles suggests to some critics that we have here not strict history in it a mixture of history and tradition, the nucleus of historic fact being that our Lord sent St. Peter to catch a fish and that this fish when sold, realized a shekel, This explanation of the incident in quite possible.

حضرت مسیح کا اپنی اور پطرس کی طرف سے نیم مثقال ادا کرنا ایک ایسا فعل تھا جس سے یہ مقصود تھا کہ یہود کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ حضرت مسیح اور ان کے شاگرد موسوی شریعت پر عمل نہیں کرتے کیونکہ اس زمانہ کے یہود اس حکم کو شریعت کا حکم سمجھتے تھے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ یہ حکم شریعت میں صرف پہلے سال کے لئے تھا نہ کہ ہمیشہ کے لئے۔ اس

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

امریکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں بنائی گئی نہایت ظالمانہ اور دلآزار فلم پر جماعت احمدیہ کا ردّعمل معلوم کرنے کے لئے آئے ہوئے پریس اور میڈیا کے نمائندگان کا حضور انور ایدہ اللہ سے انٹرویو اور اس ذریعہ سے دنیا بھر میں وسیع پیمانے پر اسلامی تعلیم کی تشہیر کا تذکرہ

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور اُس کی تائید تھی کہ اس طرح کوریج ہوئی ورنہ اگر ہم اپنی کوشش بھی کرتے تو صحیح اسلامی مؤقف جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے، دنیا کو اس کا پتہ نہ چلتا، یا ہم وسیع طور پر دنیا تک نہ پہنچا سکتے۔ اب اس کو آگے بڑھانا، اس کوریج سے فائدہ اُٹھانا ہر جگہ کی جماعت کا اور ہر احمدی کا کام ہے۔

ایک تو جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں کہا تھا، اپنے عمل سے دنیا کے سامنے اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کریں۔ لیکن ساتھ ہی متعلقہ مرکزی دفتر بھی جیسا کہ میں نے کہا اور جماعتیں بھی فوری توجہ دیتے ہوئے خطبہ کا اپنی اپنی زبانوں میں ترجمہ کر کے وسیع طور پر شائع کریں اور پریس کے حوالے سے بھی ذکر کریں اور ہر ذی شعور تک اسلامی مؤقف کو پہنچائیں۔

نیز اس میں یہ بھی درج ہو کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حسین پہلوؤں کو دیکھنا ہے تو حقائق اور تاریخ کی روشنی میں تمہیں ہم لٹریچر بھی مہیا کرتے ہیں، کتب بھی مہیا کرتے ہیں یا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہماری ویب سائٹ ہے اور مختلف جماعتوں کی بھی ہیں اُن کا بھی پتہ دیں۔ مرکزی ویب سائٹ کا پتہ دیں جس میں یہ لٹریچر موجود ہو۔

اپنے علاقے کی لائبریریوں میں بھی مثلاً یورپ میں یا انگلستان میں یا انگریزی بولنے والے ملکوں میں سیرت سے متعلق جماعت کی وہ کتب رکھوانی چاہئیں جن کا انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب Life of Muhammad کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہونی چاہئے۔

دنیا کے سامنے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے خوبصورت پہلوؤں کو رکھنا ہے۔ یہ ہمارا کام ہے اور اس کو ہمیں بہرحال ایک کوشش کر کے سرانجام دینا چاہئے۔ آج یہ کام ایک لگن کے ساتھ صرف جماعت احمدیہ ہی کر سکتی ہے۔ اس کے لئے ہر طرح کے پروگرام کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں۔ سیمینار بھی ہوں، جلسے بھی ہوں اور ان میں غیروں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں بلائیں۔

میرا گزشتہ خطبہ ہر زبان میں ترجمہ کر کے ایک چھوٹے سے پمفلٹ کی صورت میں بنا کر ایک مہم کی صورت میں اُس طرح تقسیم کر دیں جس طرح پہلے امن کے حوالے سے لیف لیٹنگ ہوئی تھی، لیکن اس کام کو زیادہ دیر نہیں لگنی چاہئے۔

تحفۂ قیصریہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امن اور مذہب کے احترام کے متعلق جو پیغام دیا ہے اس کی تشہیر کی آج بھی بہت ضرورت ہے۔ اس پر بھی فوری کام ہونا چاہئے۔

مکرم مولانا نصر اللہ خان ناصر صاحب مربی سلسلہ کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28؍ستمبر 2012ء بمطابق 28؍تبوک 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ جمعہ کو جب مَیں یہاں مسجد میں جمعہ پڑھانے آیا تھا تو کار سے اترتے ہی مَیں نے دیکھا کہ ایک بڑی تعداد اخباری نمائندوں کی سامنے کھڑی تھی۔ بہرحال میرے پوچھنے پر امیر صاحب نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں امریکہ میں جو انتہائی دلآزار فلم بنائی گئی ہے اُس پر مسلمانوں میں جو ردّعمل ہو رہا ہے، اس سلسلہ میں یہ لوگ دیکھنے آئے ہیں کہ احمدیوں کا ردّعمل کیا ہے۔ مَیں نے کہا ٹھیک ہے۔ انہیں کہیں کہ مَیں نے اسی موضوع پر خطبہ دینا ہے اور وہیں جو بھی احمدیوں کا ردّعمل ہو گا بیان کروں گا۔

یہ بھی خدا تعالیٰ کے ہی کام ہیں کہ وہ اتنی بڑی تعداد میں میڈیا کو کھینچ کر یہاں لایا اور پھر میرے دل میں بھی ڈالا کہ اس موضوع پر کچھ کہوں۔ پہلے میرا ارادہ کچھ اور کہنے کا تھا۔ لیکن ایک دن پہلے توجہ اس طرف پھری کہ اسی موضوع پر کچھ کہنا چاہئے۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں۔ وہ جس طرح چاہتا ہے کرواتا ہے اور بعد کے حالات نے ثابت بھی کیا کہ اس موضوع پر کہنے میں اللہ تعالیٰ کی تائید شامل تھی۔ مختصر وقت میں مختصر باتیں کی جا سکتی ہیں لیکن جو بھی کہی گئیں اُن کے خلاصے کو یا جو پیغام مَیں دینا چاہتا تھا اُس کو اللہ تعالیٰ نے دنیائے احمدیت کے علاوہ غیروں میں بھی کافی وسیع طور پر پہنچا دیا۔ بہرحال جمعہ کے بعد جب مَیں مسجد

سے باہر نکلا ہوں تو امیر صاحب نے کہا کہ میڈیا والے دو تین منٹ آپ سے براہِ راست کچھ بات کرنا چاہتے ہیں، اور کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔ مَیں نے اُن کو کہا کہ خطبہ میں ساری باتیں بیان کر چکا ہوں۔ کیونکہ مَیں دیکھ رہا تھا کہ میڈیا کے لوگ اوپر کھڑے تھے، کیمرے تصویریں بھی لے رہے تھے، ریکارڈنگ بھی کر رہے تھے، ترجمہ سن بھی رہے تھے تو پیغام تو ان کو مل گیا ہے۔ پھر اب یہ مزید اَور کیا چاہتے ہیں؟ بہرحال کیونکہ انہوں نے اُن کو یہ کہہ کر اندر کمرے میں بٹھا دیا تھا کہ مَیں آؤں گا تو اس بات پر مَیں نے اُنہیں کہا کہ ٹھیک ہے، دیکھ لیتے ہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور ناموس کی خاطر اَور باتیں بھی کرنی پڑیں تو ہم کریں گے اور آپ کے مقام کے حوالے سے نیز اسلام کی تعلیم کے حوالے سے اگر اس انٹرویو کی وجہ سے کوئی بہتر پیغام دنیا کو پہنچ سکتا ہے تو اچھی بات ہے، پھر مل لیتا ہوں۔ جب مَیں کمرے میں گیا تو علاوہ اخباری نمائندوں کے ٹی وی چینلز کے نمائندے بھی تھے جن میں نیوز نائٹ جو بی بی سی کے زیرِ انتظام ہے، اسی طرح بی بی سی کا نمائندہ، نیوزی لینڈ نیشنل ٹیلیویژن کا نمائندہ، فرانس کے ٹیلیویژن کا نمائندہ اور بہت سارے دوسرے نمائندے شامل تھے۔ نیوزی لینڈ کا نمائندہ جو میرے دائیں طرف بیٹھا تھا، اُس کو پہلے موقع مل گیا۔ اُس نے یہی سوال کیا کہ آپ کیا پیغام دینا چاہتے ہیں۔ مَیں نے اُس کو بتایا کہ پیغام تو تم سُن چکے ہو۔ وہ خطبہ کی ریکارڈنگ سن رہے تھے اور ترجمہ بھی سن رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ کے بارے میں مَیں بیان کر چکا ہوں کہ آپ کا بہت بلند مقام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ ہر مسلمان کے لئے قابل تقلید ہے۔ مسلمانوں کا ردّعمل جو غم وغصّہ کا ہے وہ ایک لحاظ سے تو ٹھیک ہے کہ پیدا ہونا چاہئے تھا، گو بعض جگہ اس کا اظہار غلط طور پر ہو رہا ہے۔ ہمارے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقام ہے دنیادار کی نظر اُس تک نہیں پہنچ سکتی۔ اس لئے دنیادار کو یہ احساس ہی نہیں ہے کہ کس حد تک اور کس طرح ہمیں ان باتوں سے صدمہ پہنچا ہے۔ ایسی حرکتیں دنیا کا امن برباد کرتی ہیں۔ نیوزی لینڈ کے ایک نمائندہ کا اس بات پر زور تھا کہ تم نے بڑے سخت الفاظ میں کہا ہے کہ یہ لوگ جہنم میں جائیں گے۔ یہ تو بڑے سخت الفاظ ہیں اور تم بھی اُن لوگوں میں شامل ہو گئے ہو۔ الفاظ تو یہ نہیں تھے لیکن ٹون (Tone) سے یہی مطلب لگ رہا تھا کیونکہ وہ بار بار اس سوال کو دوہرا رہا تھا۔ اُس کو مَیں نے یہ کہا کہ ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے بارے میں ایسی باتیں کریں، اُن کا استہزاء کرنے کی کوشش کریں اور کرتے چلے جائیں اور کسی طرح سمجھانے سے باز نہ آئیں اور تمسخر اور ہنسی کا نشانہ بناتے رہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی بھی ایک تقدیر ہے وہ چلتی ہے اور عذاب بھی آ سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پکڑتا بھی ہے۔ خیر وہ چپ کر گیا۔ لیکن لگتا تھا کہ اس بات سے کچھ ڈرا بھی ہوا ہے، کچھ خوفزدہ بھی لگ رہا تھا۔ اُس نے نیوزی لینڈ نیشنل ٹیلیویژن چینل کو جو اپنی خبریں بھیجی ہیں ان خبروں میں وہ وہاں نشر ہوئی اور اس طرح جماعت کے حوالے سے پہلی دفعہ وہاں کے نیشنل ٹیلیویژن پر کوئی خبر نشر ہوئی ہے۔ وہاں کی جماعت بھی اس لحاظ سے خوش تھی کہ خطبہ کے حوالے سے بھی اور میرے انٹرویو کے حوالے سے بھی وہاں ہمارا تعارف ہو گیا۔ خطبہ کے انگریزی مترجم کے یہ الفاظ کہ 'یہ لوگ جہنم میں جائیں گے'، یہ فقرہ بھی انہوں نے اپنی خبروں میں سنایا جو ریکارڈ کیا ہوا تھا۔ لیکن اس میں یہ شرافت تھی جو بعض دفعہ غیر مسلم نمائندوں میں نہیں ہوتی یا وہ نہیں دکھاتے یا اللہ تعالیٰ نے اُس کے دل میں ڈالا کہ اس فقرہ کا جو بغیر سیاق وسباق کے منفی ردّعمل ہو سکتا تھا، اُس کو زائل کرنے کے لئے مجھے ٹی وی انٹرویو دیتے ہوئے دکھایا اور میرے الفاظ میں یہ بھی دکھا دیا۔ وہاں اس نے میرے الفاظ دوہرا دیئے جو مَیں خود بھی بول رہا تھا کہ ہم شدت پسند مظاہرے اور توڑ پھوڑ پسند نہیں کرتے اور تم کبھی کسی احمدی کو نہیں دیکھو گے کہ اس قسم کے فساد اور مفسدانہ ردّعمل کا حصہ ہوں۔ خبریں پڑھنے والے نے میرا یہ جواب دکھا کر پھر آگے تبصرہ کیا کہ یہ جماعت مسلمانوں کی اقلیتی جماعت ہے اور ان کے ساتھ بھی مسلمانوں کی طرف سے اچھا سلوک نہیں ہوتا۔ بہرحال دیکھتے ہیں کہ یہ پیغام جو ان کے خلیفہ نے دیا ہے، اس کی آواز اور پیغام کا احمدی مسلمانوں کے علاوہ دوسرے مسلمانوں پر بھی کوئی اثر ہوتا ہے یا نہیں؟ اس نے وہاں دوسرے مسلمانوں کی فوٹیج بھی دکھائی جو توڑ پھوڑ کر رہے تھے۔ مولویوں کو جلوس نکالتے ہوئے، نعرے لگاتے ہوئے دکھایا۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا بہرحال اس ذریعہ سے اسلام کا حقیقی پیغام نیوزی لینڈ کے ملک میں بھی اور سیٹلائٹ کے ذریعہ اردگرد کے ملکوں میں بھی اور اُن کی ویب سائٹ کے ذریعہ سے دنیا کے بہت سے حصوں میں پہنچ گیا۔ اگر ہم کوشش بھی کرتے تو احمدیت کا تعارف اور اسلام کا حقیقی پیغام اس طرح نہ پہنچتا۔ اب نیوزی لینڈ جماعت کو چاہئے کہ اس حوالے سے اسلام اور احمدیت کا تعارف بھرا پروگرام ملک کے ہر حصہ میں پہنچانے کی کوشش کریں۔ اسی طرح نیوزی لینڈ کے اردگرد کے جو ممالک ہیں، اُن میں بھی یہ سنا گیا ہوگا، اُنہیں بھی چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے ان ممالک میں اسلام کی حقیقی تعلیم پہنچانے کے لئے بھرپور پروگرام بنائیں۔

نیوز نائٹ جو یہاں کا چینل ہے، اُس کا نمائندہ کہنے لگا کہ مَیں نے یہ فلم دیکھی ہے۔ اس میں تو کوئی ایسی بات نہیں جس پر اتنا زیادہ شور مچایا جائے اور مسلمان اس طرح ردّعمل دکھائیں۔ اور تم نے بھی بڑی تفصیل سے اس پر خطبہ دے دیا ہے اور بعض جگہ بڑے سخت الفاظ میں اس کو ردّ کیا ہے۔ یہ تو ہلکا سا مذاق تھا۔ اِنّا لِلّٰہ۔ یہ تو ان لوگوں کے اخلاقی معیار کی حالت ہے۔ مَیں نے اُسے کہا کہ پتہ نہیں تم نے کس طرح دیکھا اور تمہارا کیا معیار ہے؟ تم اُس مقام کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلمانوں کی نظر میں ہے، اُن کے دل میں ہے اور اُس محبت کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مسلمان کے دل میں ہے، تم نہیں سمجھ سکتے۔ مَیں نے اُسے بتایا کہ مَیں نے فلم تو نہیں دیکھی لیکن ایک دو باتیں جس دیکھنے والے نے مجھے بتائی ہیں، وہ ناقابلِ برداشت ہیں اور تم کہتے ہو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ باتیں سن کر تو مَیں کبھی فلم دیکھنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتا۔ اس میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں، ان کو سن کر ہی خون کھولتا ہے۔ مَیں نے اُسے کہا کہ تمہارے باپ کو اگر کوئی گالی دے، برا بھلا کہے، بیہودہ باتیں کہے تو اُس کے متعلق تمہارا ردّعمل کیا ہوگا؟ تم دکھاؤ گے ردّعمل؟۔ یہ بتاؤ گے کہ ٹھیک ہے کہ نہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام تو ایک مسلمان کی نظر میں اس سے بہت بلند ہے، اس جگہ تک کوئی پہنچ نہیں سکتا۔ دوبارہ پھر وہ فلم کے بارے میں بات کرنے لگا تو پھر مَیں نے اُسے کہا کہ مَیں تمہیں کہہ چکا ہوں کہ تمہارے باپ کے خلاف اگر کوئی بات کرے تو سنو گے؟ ہاں یا نہ میں جواب تو اُس نے نہیں دیا لیکن اس بات پر بہرحال چپ کر گیا۔ اس نمائندے نے تو شاید اس بارے میں میڈیا میں خبر نہیں دی۔ لیکن میرے اس فقرہ کو کہ تمہارے باپ کو کوئی گالی دے تو ردّعمل دکھاؤ گے کہ نہیں؟ دوسرے میڈیا نے بہت ساری جگہوں پر اُٹھایا۔ ویب سائٹ پر بھی ڈالا ہے۔

بہرحال انٹرنیٹ پر اور بعض اخباروں کی ویب سائٹ پر مختلف تبصرہ کرنے والوں نے اور ایک پاکستانی انگلش اخبار نے خطبہ کے حوالے سے، پریس میٹنگ کے حوالے سے جماعت احمدیہ مسلمہ کے مؤقف کو دنیا پر خوب ظاہر کیا کیونکہ اکثر نے اس بات پر بڑے تعریفی کلمات لکھے تھے۔ لیکن انٹرنیٹ پر بعض تبصرے ایسے بھی تھے کہ مرزا مسرور احمد نے کونسی ایسی خاص بات کر دی ہے۔ بعضوں نے یہ بھی لکھا کہ انہوں نے جو بات کہی ہے ہر عقلمند انسان یہی بات کرتا ہے۔ لیکن ایک احمدی نے مجھے لکھا کہ مَیں نے سارے تبصرے سنے، ساری خبریں دیکھیں۔ علماء کے بھی اور ان کے لیڈروں کے بھی ساروں کے بیانات دیکھے۔ بہت باتیں کی ہیں لیکن کسی نے یہ توجہ نہیں دلائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو۔ تو یہ توجہ بھی صرف جماعت احمدیہ کی طرف سے ہی دلائی گئی ہے کہ اس کا ایک ردّعمل یہ بھی ہونا چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے۔ بعض نے یہ بھی لکھا کہ ان لوگوں نے ہی صحیح اسلامی ردّعمل دکھایا ہے جن کو تم غیر مسلم کہتے ہو۔ بہرحال اس کی خوب تشہیر ہوئی ہے۔ اس طرح دنیا کے سامنے ایک حقیقی مسلمان کا حقیقی ردّعمل بھی آ گیا۔ اسلام کی حقیقی تعلیم جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے، اُس کا بھی دنیا کو پتہ چل گیا۔ دنیا کو اور عالم اسلام کو یہ پیغام بھی مل گیا کہ ایک حقیقی مسلمان کا صحیح ردّعمل کیا ہوتا ہے اور کیا ہونا چاہئے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور اُس کی تائید تھی کہ اس طرح کوریج ہوئی ورنہ اگر ہم اپنی کوشش بھی کرتے تو صحیح اسلامی مؤقف جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے، دنیا کو اس کا پتہ نہ چلتا، یا ہم وسیع طور پر دنیا تک نہ پہنچا سکتے۔ اب اس کو آگے بڑھانا، اس کوریج سے فائدہ اُٹھانا ہر جگہ کی جماعت کا اور ہر احمدی کا کام ہے۔

جہاں تک مرکز کی طرف سے اس بارے میں کوشش کی ہدایت اور طریقۂ کار کا سوال ہے مَیں نے خطبہ کے حوالے سے اس کی اشاعت کی ہدایت تو کر دی ہے۔ بہرحال یہ ہدایت اور طریق جو بھی دفتر کی طرف سے جماعتوں کو اور افراد کو اُن کی جماعتوں کی طرف سے پہنچے گا وہ تو ہو سکتا ہے کہ چاہے چند دن ہی سہی وہ کچھ وقت لے لے۔ لیکن تمام احمدی جو میری بات سن رہے ہیں، اُن کو چاہئے کہ اس موقع سے جو اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمایا ہے ایک تو جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں کہا تھا، اپنے عمل سے دنیا کے سامنے اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کریں۔ لیکن ساتھ ہی متعلقہ مرکزی دفتر بھی جیسا کہ میں نے کہا اور جماعتیں بھی فوری توجہ دیتے ہوئے خطبہ کا اپنی اپنی زبانوں میں ترجمہ کر کے وسیع طور پر شائع کریں اور پریس کے حوالے سے بھی ذکر کریں اور ہر ذی شعور تک اسلامی مؤقف کو پہنچائیں۔ مختصر سا وہ خطبہ تھا۔ نیز اس میں یہ بھی درج ہو کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حسین پہلوؤں کو دیکھنا ہے تو حقائق اور تاریخ کی روشنی میں تمہیں ہم لٹریچر بھی مہیا کرتے ہیں، کتب بھی مہیا کرتے ہیں یا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہماری ویب سائٹ ہے، اور مختلف جماعتوں کی بھی ہیں اُن کا بھی پتہ دیں۔ مرکزی ویب سائٹ کا پتہ دیں جس میں یہ لٹریچر موجود ہو۔

اس بارے میں جیسا کہ مَیں نے کہا پہلے بھی مَیں ہدایت دے رہا تھا اور دے چکا ہوں۔ بعض لوگوں نے اپنے مشورے بھی دیئے ہیں کہ اس خطبہ کے حوالے سے اور پریس کے ساتھ سوال وجواب کے حوالے سے دنیا میں جماعت کے موقف کی جو تشہیر ہوئی ہے، اُس کے ذریعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حسین پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی بھرپور کوشش ہونی چاہئے اور اس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ اپنے علاقے کی لائبریریوں میں بھی مثلاً یورپ میں یا انگلستان میں یا انگریزی بولنے والے ملکوں میں سیرت سے متعلق جماعت کی وہ کتب رکھوانی چاہئیں جن کا انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے۔ نیز اگر کسی طبقے کو مفت بھی مہیا کرنی پڑیں تو کی جا سکتی ہیں۔ خاص طور پر وہ کتب، جیسا کہ میں نے کہا، جن کا انگلش ترجمہ ہو چکا ہے یا کسی اور زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے، ان کو کثرت سے پھیلایا جائے۔ مثلاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب Life of Muhammad[sa] جو انگریزی میں چھپی ہوئی ہے۔ اسی طرح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف سیرۃ خاتم النبیینؐ کا کچھ حصہ انگلش میں ترجمہ ہو گیا ہے۔ باقی بھی وکالتِ تصنیف کو چاہئے کہ جلدی ترجمہ کرا کے شائع کرائیں۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا Life of Muhammad[sa] جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب ہے۔ یہ ایک مختصر سی کتاب ہے جس میں سیرت

کے تمام پہلوؤں کو مختصر طور پر کور (Cover) کیا گیا ہے۔ اصل میں یہ دیباچہ تفسیر القرآن کا ایک حصہ ہے۔ اس کا کچھ حصہ جس میں تاریخ بھی بیان ہوئی ہے اور سیرت بھی بیان ہوئی ہے، یہ تقریباً، تقریباً کیا سارا ہی دیباچہ کا وہ حصہ ہے جو سیرت اور تاریخ سے متعلقہ ہے۔ بہرحال اس کا اُتنا حصہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے متعلق ہے، اس کو پڑھنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر پہلو اجاگر ہو کر سامنے آ جاتا ہے۔ اس کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہونی چاہئے۔ وکیل اشاعت اور تصنیف مجھے رپورٹ کریں کہ کس کس زبان میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اگر سٹاک میں نہیں ہے تو فوری اس کی اشاعت بھی کروائیں۔ میرا خیال ہے جرمن زبان میں بھی اس کا ترجمہ ہے اور فرنچ میں بھی شاید ہے۔ بہرحال یہ رپورٹ دے دیں۔ دنیا کے سامنے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے خوبصورت پہلوؤں کو رکھنا ہے۔ یہ ہمارا کام ہے اور اس کو ہمیں بہرحال ایک کوشش کر کے سرانجام دینا چاہئے۔ آج یہ کام ایک لگن کے ساتھ صرف جماعت احمدیہ ہی کر سکتی ہے۔ اس کے لئے ہر طرح کے پروگرام کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں۔ سیمینار بھی ہوں، جلسے بھی ہوں اور ان میں غیروں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں بلائیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ میرا گزشتہ خطبہ ہر زبان میں ترجمہ کر کے ایک چھوٹے سے پمفلٹ کی صورت میں بنا کر ایک مہم کی صورت میں اُس طرح تقسیم کر دیں جس طرح پہلے امن کے حوالے سے لیف لیٹنگ ہوئی تھی۔ لیکن اس کام کو زیادہ دیر نہیں لگنی چاہئے۔ ہفتہ دس دن کے اندر اندر یہ کام ہو سکتا ہے اور کرنا چاہئے۔ بڑے ممالک میں اس کی اشاعت کا کام بڑی آسانی سے ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ تو اپنی حرکتوں سے باز نہیں آ رہے اور نہ آئیں گے۔ عمومی طور پر مسلمان جو ردّعمل دکھا رہے ہیں، اس کو لے کر لگتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے دلوں کو مزید زخمی کرنے کے درپے ہیں۔ اپنی خبیثانہ حرکتوں کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں پھیلاتے چلے جا رہے ہیں۔ اب دو دن پہلے سپین کے کسی اخبار نے بھی یہ خاکے بنائے تھے اور شائع کئے ہیں اور یہ کہا ہے کہ یہ تو مذاق ہے اور یہ مسلمانوں کے ردّعمل کا جواب بھی ہے۔

پس ہمیں ان لوگوں کا منہ بند کرنے کے لئے اور کم از کم شرفاء اور پڑھے لکھے لوگوں کو بتانے کے لئے بھرپور کوشش کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ غلط طریق دنیا کا امن برباد کر رہا ہے، تا کہ جس حد تک ممکن ہو ان کے ظالمانہ رویے کی حقیقت سے ہم دنیا کو آگاہ کر سکیں۔

یہاں یوکے میں اور کامن ویلتھ ملکوں میں کوئین کی ڈائمنڈ جوبلی گزشتہ دنوں منائی گئی تھی۔ اس حوالے سے تقریباً سارا سال ہی شور پڑا رہا ہے اور پڑ رہا ہے یا اس کا ذکر چل رہا ہے۔ اب بھی اس طرف توجہ ہے۔ ملکہ وکٹوریہ کی جب ڈائمنڈ جوبلی ہوئی تھی تو اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ''تحفہ قیصریہ'' کے نام سے کتاب لکھ کر ملکہ کو بھجوائی تھی جس میں جہاں ملکہ کی انصاف پسند حکومت کی تعریف کی تھی وہاں اسلام کا پیغام بھی پہنچایا تھا اور دنیا میں امن کے قیام اور مختلف مذاہب کے آپس کے تعلقات اور مذہبی بزرگوں اور انبیاء کی عزت و احترام کی طرف بھی توجہ دلائی تھی۔ اور یہ بھی تفصیل سے بتایا تھا کہ امن کے طریق کیا ہونے چاہئیں۔ اب جب ملکہ الزبتھ کی ڈائمنڈ جوبلی ہوئی ہے تو تحفہ قیصریہ کا ترجمہ پرنٹ کر کے خوبصورت جِلد کے ساتھ ملکہ کو بھجوایا گیا تھا۔ ملکہ کا جو متعلقہ شعبہ ہے جس کو یہ کتاب تحفہ کے طور پر جا کے دی گئی تھی، اور ساتھ میرا خط بھی تھا، اُن کی طرف سے مجھے شکریہ کا جواب بھی آیا ہے اور یہ بھی کہ ملکہ کی کتابوں کی جو collection ہے وہاں رکھ دی گئی ہے اور ملکہ اس کو پڑھے گی۔ بہرحال پڑھتی ہے یا نہیں لیکن ہماری جو ذمہ داری تھی ہم نے ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس وقت بھی دنیا کی بدامنی کے وہ حالات ہیں جو اُس زمانے میں بھی تھے بلکہ بعض لحاظ سے بڑھ رہے ہیں اور یہ لوگ اسلام پر حملہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملہ، آپ کا استہزاء کرتے چلے جا رہے ہیں اور بہت آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس پیغام کی تشہیر کی آج بھی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے اس میں امن اور مذہب کے احترام کا جو حصہ ہے اور پھر یہ بھی دیا ہوا ہے کہ کانفرنسیں بھی منعقد ہونی چاہئیں اور کس طرح ہونی چاہئیں۔ یہ سارے حصے اکٹھے کر کے ایک پمفلٹ کی شکل میں چھاپ کر یہاں بھی اور دنیا میں بھی تقسیم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس پر بھی فوری کام ہونا چاہئے۔ یہ دو تین ورقہ پیغام بنے گا، زیادہ سے زیادہ چار پانچ ورقے بن جائیں گے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انبیاء کا ذکر فرماتے ہوئے یہ مثال دی ہے کہ اگر کسی حکومت کے نام پر کوئی جھوٹا قانون بنا کر اس کی طرف سے پھیلائے اور اپنے آپ کو حکومت کا کارندہ ثابت کرے یا کرنے کی کوشش کرے تو حکومت کی مشینری حرکت میں آتی ہے اور ایسے شخص یا گروہ کے خلاف کارروائی کرتی ہے تو پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف غلط باتوں کے منسوب ہونے کو برداشت کرے اور کھلی چھٹی دے دے۔ (ماخوذ از تحفۂ قیصریہ۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 257-258)

پس انبیاء بھی جب خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغام لانے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اُن کی جماعتیں بھی بڑھ رہی ہوتی ہیں تو یہ بات ثابت کرتی ہے کہ یہ جماعت یا یہ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوؤں کا احترام کرنا چاہئے تا کہ دنیا کا امن قائم رہے۔ اس بارے میں ایک حصہ جس میں آپ نے فرمایا کہ کس طرح امن ہونا چاہئے اور انبیاء کا کیا مقام ہوتا ہے، وہ مَیں اس وقت پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''سو یہی قانون خدا تعالیٰ کی قدیم سنت میں داخل ہے'' (یعنی وہی قانون کہ اگر دنیاوی حکومتیں کسی ایسی بات کا اپنی طرف منسوب ہونا برداشت نہیں کرتیں جو نہیں کہی گئی تو اللہ تعالیٰ کس طرح برداشت کرے گا؟) فرمایا ''سو یہی قانون خدا تعالیٰ کی قدیم سنت میں داخل ہے کہ وہ نبوت کے جھوٹے دعویٰ کرنے والے کو مہلت نہیں دیتا بلکہ ایسا شخص جلد پکڑا جاتا اور اپنی سزا کو پہنچ جاتا ہے۔ اس قاعدہ کے لحاظ سے ہمیں چاہئے کہ ہم ان تمام لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں اور ان کو سچا سمجھیں جنہوں نے کسی زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور پھر وہ دعویٰ ان کا جڑ پکڑ گیا اور ان کا مذہب دنیا میں پھیل گیا اور استحکام پکڑ گیا اور ایک عمر پا گیا۔ اور اگر ہم اُن کے مذہب کی کتابوں میں غلطیاں پائیں یا اس مذہب کے پابندوں کو بدچلنیوں میں گرفتار مشاہدہ کریں تو ہمیں نہیں چاہئے کہ وہ سب داغ ملالت ان مذاہب کے بانیوں پر لگاویں۔ کیونکہ کتابوں کا محرف ہو جانا ممکن ہے۔ اجتہادی غلطیوں کا تفسیروں میں داخل ہو جانا ممکن ہے۔ لیکن یہ ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص کھلا کھلا خدا پر افترا کرے اور کہے کہ مَیں اس کا نبی ہوں اور اپنا کلام پیش کرے، اور کہے کہ ''یہ خدا کا کلام ہے''۔ حالانکہ وہ نہ نبی ہو اور نہ اس کا کلام خدا کا کلام ہو۔ اور پھر خدا اس کو سچوں کی طرح مہلت دے''۔ (یہ سب کچھ ہو اور پھر خدا اُس کو سچوں کی طرح مہلت دے) ''اور سچوں کی طرح اس کی قبولیت پھیلائے۔ لہٰذا یہ اصول نہایت صحیح اور نہایت مبارک اور باوجود اس کے صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا ہے کہ ہم ایسے تمام نبیوں کو سچے نبی قرار دیں جن کا مذہب جڑ پکڑ گیا اور عمر پا گیا اور کروڑہا لوگ اس مذہب میں آ گئے۔ یہ اصول نہایت نیک اصول ہے۔ اور اگر اس اصل کی تمام دنیا پابند ہو جائے تو ہزاروں فساد اور توہین مذہب جو مخالف امن عامہ خلائق ہیں اٹھ جائیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ کسی مذہب کے پابندوں کو ایک ایسے شخص کا پیرو خیال کرتے ہیں جو ان کی دانست میں دراصل وہ کاذب اور مفتری ہے تو وہ اس خیال سے بہت سے فتنوں کی بنیاد ڈالتے ہیں اور وہ ضرور توہین کے جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور اس نبی کی شان میں نہایت گستاخی کے الفاظ بولتے ہیں اور اپنے کلمات کو گالیوں کی حد تک پہنچاتے ہیں۔ اور صلح کاری اور عامہ خلائق کے امن میں فتور ڈالتے ہیں۔ حالانکہ یہ خیال ان کا بالکل غلط ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے گستاخانہ اقوال میں خدا کی نظر میں ظالم ہوتے ہیں۔ خدا جو رحیم و کریم ہے وہ ہرگز پسند نہیں کرتا جو ایک جھوٹے کو ناحق کا فروغ دے کر اور اس کے مذہب کی جڑ جما کر لوگوں کو دھوکہ میں ڈالے۔ اور نہ جائز رکھتا ہے کہ ایک شخص باوجود مفتری اور کذاب ہونے کے دنیا کی نظر میں سچے نبیوں کا ہم پلّہ ہو جائے۔

پس یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ وہ ہند میں ظاہر ہوئے، یا فارس میں، یا چین میں، یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔ مگر افسوس کہ ہمارے مخالف ہم سے یہ برتاؤ نہیں کر سکتے۔ اور خدا کا یہ پاک اور غیر متبدل قانون ان کو یاد نہیں کہ وہ جھوٹے نبی کو وہ برکت اور عزت نہیں دیتا جو سچے کو دیتا ہے اور جھوٹے نبی کا مذہب جڑ نہیں پکڑتا اور نہ عمر پاتا ہے جیسا کہ سچے کا جڑ پکڑتا اور عمر پاتا ہے۔ پس ایسے عقیدہ والے لوگ جو قوموں کے نبیوں کو کاذب قرار دے کر بُرا کہتے رہتے ہیں ہمیشہ صلح کاری اور امن کے دشمن ہوتے ہیں۔ کیونکہ قوموں کے بزرگوں کو گالیاں نکالنا اس سے بڑھ کر فتنہ انگیز اور کوئی بات نہیں۔ بسا اوقات انسان مرنا بھی پسند کرتا ہے مگر نہیں چاہتا کہ اس کے پیشوا کو بُرا کہا جائے۔ اگر ہمیں کسی مذہب کی تعلیم پر اعتراض ہو تو ہمیں نہیں چاہئے کہ اس مذہب کے نبی کی عزت پر حملہ کریں۔ اور نہ یہ کہ اس کو بُرے الفاظ سے یاد کریں۔ بلکہ چاہئے کہ صرف اس قوم کے موجودہ دستور العمل پر اعتراض کریں'' (یعنی اگر وہ غلطیاں اُس قوم میں ہیں تو اُس قوم کی اُن غلطیوں پر اعتراض کریں، نہ کہ نبیوں پر) فرمایا ''اور یقین رکھیں کہ وہ نبی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کروڑہا انسانوں میں عزت پا گیا اور صدہا برسوں سے اس کی قبولیت چلی آتی ہے یہی پختہ دلیل اس کے منجانب اللہ ہونے کی ہے۔ اگر وہ خدا کا مقبول نہ ہوتا تو اس قدر عزت نہ پاتا۔ مفتری کو عزت دینا اور کروڑہا بندوں میں اس کے مذہب کو پھیلانا اور زمانہ دراز تک اس کے مفتریانہ مذہب کو محفوظ رکھنا خدا کی عادت نہیں ہے۔ سو جو مذہب دنیا میں پھیل جائے اور جم جائے اور عزت اور عمر پا جائے وہ اپنی اصلیت کے رُو سے ہرگز جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ پس اگر وہ تعلیم قابل اعتراض ہے تو اس کا سبب یا تو یہ ہوگا کہ'' (آپ نے اس کی تین وجوہات بتائی ہیں کہ اگر وہ مذہب موجودہ زمانے میں قابلِ اعتراض ہوتا ہے تو اس کی تین وجوہات ہیں۔ فرمایا اُس کا سبب یہ ہوگا کہ نمبر ایک) ''اس نبی کی ہدایتوں میں تحریف کی گئی ہے''۔ (یعنی نبی نے جو ہدایات دی تھیں، اُن کو بدلا گیا۔ نمبر دو یہ) ''اور یا یہ سبب ہوگا کہ ان ہدایتوں کی تفسیر کرنے میں غلطی ہوئی ہے''۔ (اُن کی تفسیر غلط رنگ میں کی گئی۔ اور تیسری بات یہ) ''اور یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خود ہم اعتراض کرنے میں حق پر نہ ہوں''۔ (ایک بات کی سمجھ ہی نہیں آئی اور اعتراض کر دیا۔ جس طرح آج کل اُٹھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اعتراض کر دیتے ہیں حالانکہ نہ تاریخ پڑھی، نہ واقعات پڑھے، نہ قرآن کی سمجھ آئی۔ فرمایا کہ) ''چنانچہ دیکھا جاتا ہے کہ بعض پادری صاحبان اپنی کم فہمی کی وجہ سے

قرآن شریف کی ان باتوں پر اعتراض کر دیتے ہیں جن کو توریت میں صحیح اور خدا کی تعلیم مان چکے ہیں۔ سوایسا اعتراض خود اپنی غلطی یا شتاب کاری ہوتی ہے''۔

پھر فرمایا: '' خلاصہ یہ کہ دنیا کی بھلائی اور امن اور صلح کاری اور تقویٰ اور خدا ترسی اسی اصول میں ہے کہ ہم ان نبیوں کو ہرگز کاذب قرار نہ دیں جن کی سچائی کی نسبت کروڑ ہا انسانوں کی صدہا برسوں سے رائے قائم ہو چکی ہو اور خدا کی تائیدیں قدیم سے ان کے شامل حال ہوں۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ایک حق کا طالب خواہ وہ ایشیائی ہو یا یورپین، ہمارے اس اصول کو پسند کرے گا اور آہ کھینچ کر کہے گا کہ افسوس ہمارا اصول ایسا کیوں نہ ہوا''۔

ملکہ کو لکھتے ہیں کہ ''مَیں اس اصول کو اس غرض سے حضرت ملکہ معظّمہ قیصرۂ ہندوانگلستان'' (اُس وقت تو ہندوستان پر بھی ملکہ کی حکومت تھی) '' کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ امن کو دنیا میں پھیلانے والا صرف یہی ایک اصول ہے جو ہمارا اصول ہے۔ اسلام فخر کر سکتا ہے کہ اس پیارے اور دلکش اصول کو خصوصیت سے اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ کیا ہمیں روا ہے کہ ہم ایسے بزرگوں کی کسرشان کریں جو خدا کے فضل نے ایک دنیا کو ان کے تابعدار کر دیا اور صدہا برسوں سے بادشاہوں کی گردنیں ان کے آگے جھکتی چلی آئیں؟ کیا ہمیں روا ہے کہ ہم خدا کی نسبت یہ بدظنی کریں کہ وہ جھوٹوں کو سچوں کی شان دے کر اور سچوں کی طرح کروڑ ہا لوگوں کا ان کو پیشوا بنا کر اور ان کے مذہب کو ایک لمبی عمر دے کر اور ان کے مذہب کی تائید میں آسمانی نشان ظاہر کر کے دنیا کو دھوکا دینا چاہتا ہے؟ اگر خدا ہی ہمیں دھوکا دے تو پھر ہم راست اور ناراست میں کیونکر فرق کر سکتے ہیں؟''

فرمایا: '' یہ بڑا ضروری مسئلہ ہے کہ جھوٹے نبی کی شان وشوکت اور قبولیت اور عظمت ایسی پھیلنی نہیں چاہئے جیسا کہ سچے کی۔ اور جھوٹوں کے منصوبوں میں وہ رونق پیدا نہیں ہونی چاہئے جیسا کہ سچّے کے کاروبار میں پیدا ہونی چاہئے۔ اسی لئے سچے کی اوّل علامت یہی ہے کہ خدا کی دائمی تائیدوں کا سلسلہ اس کے شامل حال ہو۔ اور خدا اس کے مذہب کے پودہ کو کروڑ ہا دلوں میں لگا دیوے اور عمر بخشے۔ پس جس نبی کے مذہب میں ہم یہ علامتیں پاویں ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی موت اور انصاف کے دن کو یاد کر کے ایسے بزرگ پیشوا کی اہانت نہ کریں۔ بلکہ سچی تعظیم اور سچی محبت کریں۔ غرض یہ وہ پہلا اصول ہے جو خدا نے ہمیں سکھلایا ہے جس کے ذریعہ سے ہم ایک بڑے اخلاقی حصہ کے وارث ہو گئے ہیں''۔ (تحفۂ قیصریہ۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 258 تا 262)

آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ ایسی کانفرنسیں ہونی چاہئیں جہاں مختلف مذاہب کے لوگ اپنے مذہب کے بارے میں خوبیاں بھی بیان کریں۔ (ماخوذ از خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 30، ماخوذ از تحفۂ قیصریہ۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 279)

اور اس وقت اگر دیکھا جائے، تو عملی رنگ میں اسلام دنیا کا پہلا مذہب ہے اور تعداد کے لحاظ سے یہ بہرحال دنیا کا دوسرا بڑا مذہب ہے۔ اس لئے دنیا کے دوسرے مذاہب کو بہرحال مسلمانوں کی عزت کرنی چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت واحترام کا جو حق ہے وہ ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ نہیں تو دنیا میں فساد اور بے امنی پیدا ہوگی۔

پس جب ہم دنیا کے مذاہب کا احترام وعزت کرتے ہیں، اُن کے بزرگوں اور انبیاء کو خدا تعالیٰ کا فرستادہ سمجھتے ہیں تو صرف اس خوبصورت تعلیم کی وجہ سے جو قرآنِ کریم نے ہمیں دی ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی۔ مخالفینِ اسلام باوجود اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نازیبا الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں، بیہودہ قسم کی تصویریں بھی بناتے ہیں، مگر ہم کسی مذہب کے نبی اور بزرگ کو جواب میں غلط الفاظ سے نہیں پکارتے یا اُن کا استہزاء نہیں کرتے۔ اس کے باوجود مسلمانوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے کہ یہ امن برباد کرنے والے ہیں۔ پہلے خود یہ لوگ امن برباد کرنے والی حرکتیں کرتے ہیں، جذبات کو بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں اور جب جذبات بھڑک جائیں تو کہتے ہیں کہ دیکھو مسلمان ہیں ہی تشدد پسند، اس لئے ان کے خلاف ہر طرح کی کارروائی کرو۔

جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں بتایا تھا کہ مخالفینِ اسلام کو یہ سب کچھ کرنے کی جرأت اس لئے ہے کہ مسلمان ایک ہو کر نہیں رہتے لیکن ہم احمدی مسلمان جن کو خدا تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی موعود کے ہاتھ پر جمع کر دیا ہے، ہمارا بہرحال کام ہے کہ دنیا کو ہدایت کے راستے دکھائیں، امن اور سلامتی کے طریق بتائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس پیغام کو جو میں نے پڑھا ہے، اس کی خوب تشہیر کریں تا کہ دنیا کو حقیقی اسلامی تعلیم کا پتہ چل سکے۔ دنیا داروں کو یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہمارے دل میں اور حقیقی مسلمان کے دل میں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپؐ کا اسوہ حسنہ کس قدر خوبصورت ہے اور اس میں کیا حسن ہے؟ ایک حقیقی مسلمان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر عشق اور محبت ہے، اس کا یہ لوگ اندازہ ہی نہیں کر سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعشق کا اظہار آج سے چودہ سو سال پہلے صرف حسان بن ثابت نے ہی اپنے اس شعر میں نہیں کیا تھا کہ ؎

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ — مَنْ شَآءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

(تحفۂ غزنویہ۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 583)

یعنی اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تُو تو میری آنکھ کی پُتلی تھا آج تیرے مرنے سے میری آنکھ اندھی ہو گئی۔ اب تیرے مرنے کے بعد کوئی مرے مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ میں تو تیری موت سے ہی ڈرتا تھا۔

یہ شعر آپ کی وفات پر حسانؓ بن ثابت نے کہا تھا لیکن ہم میں اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت، ایک گہری عشق ومحبت پیدا کی ہے۔ ہمارے دل میں اس عشق ومحبت کی جوت جگائی ہے۔ آپ ایک جگہ اس عشق ومحبت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں۔ آپ کا جو بڑا المباعربی قصیدہ ہے، اُس کے کچھ شعر ہیں کہ:

قَوْمٌ رَأَوْكَ وَاُمَّةٌ قَدْ اُخْبِرَتْ — مِنْ ذَالِكَ الْبَدْرِ الَّذِيْ اَصْبَانِيْ

کہ ایک قوم نے تجھے دیکھا ہے اور ایک امت نے خبر سنی ہے، اُس بدر کی جس نے مجھے اپنا عاشق بنایا۔

يَبْكُوْنَ مِنْ ذِكْرِ الْجَمَالِ صَبَابَةً — وَ تَأَلُّمًا مِّنْ لَوْعَةِ الْهِجْرَانِ

وہ تیرے حسن کی یاد میں بوجہ عشق کے روتے ہیں اور جدائی کی جلن کے دُکھ اُٹھانے سے بھی روتے ہیں۔

وَأَرَى الْقُلُوْبَ لَدَى الْحَنَاجِرِ كُرْبَةً — وَأَرَى الْغُرُوْبَ تُسِيْلُهَا الْعَيْنَانِ

اور میں دیکھتا ہوں کہ دل بیقراری سے گلے تک آ گئے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔

یہ قصیدہ بہت ساروں کو بلکہ اب تو ہمارے بچوں کو بھی یاد ہے۔ اور اس لمبے قصیدہ کا آخری شعر یہ ہے کہ:

جِسْمِيْ يَطِيْرُ اِلَيْكَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا — يَا لَيْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّيَرَانِ

کہ میرا جسم تو شوقِ غالب سے تیری طرف اُڑنا چاہتا ہے۔ اے کاش میرے اندر اُڑنے کی طاقت ہوتی۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 590 اور 594)

پس ہمیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کے یہ سبق سکھائے گئے ہیں اور یہ دنیا دار کہتے ہیں کہ کیا فرق پڑتا ہے؟ ہلکا پھلکا مذاق ہے۔ جب اخلاق اس حد تک گر جاتے ہیں کہ اخلاق کے معیار بجائے اونچے جانے کے پستیوں کو چھونے لگیں تو تبھی دنیا کے امن بھی برباد ہوتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے، ہمارا کام ہے کہ زیادہ سے زیادہ کوشش کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اس کے لئے مختصر اور بڑی جامع کتاب Life of Muhammad یا دیباچہ تفسیر القرآن کا سیرت والا حصہ ہے، اس کو ہر احمدی کو پڑھنا چاہئے۔ اس میں سیرت کے قریباً تمام پہلو بیان ہو گئے ہیں یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ ضروری پہلو بیان ہو گئے ہیں۔ اور پھر اپنے ذوق اور شوق اور علمی قابلیت کے لحاظ سے دوسری سیرت کی کتابیں بھی پڑھیں اور دنیا کو مختلف طریقوں سے، رابطوں سے، مضامین سے، پمفلٹ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن واحسان سے آگاہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اہم کام اور فریضے کو سرانجام دینے کی ہر احمدی کو توفیق عطا فرمائے اور دنیا کو عقل عطا فرمائے کہ اس کا ایک عقلمند طبقہ خود اس قسم کے بیہودہ اور ظالمانہ مذاق کرنے والوں یا دشمنیوں کا اظہار کرنے والوں کا ردّ کرے تا کہ دنیا بدامنی سے بھی بچ سکے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بھی بچ سکے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اس وقت جمعہ کی نماز کے بعد مَیں ایک جنازہ پڑھاؤں گا، جنازہ حاضر ہے۔ یہ جنازہ مکرم مولانا نصر اللہ خان ناصر صاحب کا ہے جو مربی سلسلہ تھے۔ ان کو دل کی پرانی تکلیف تھی۔ 23 ستمبر کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی ہے۔ 72 سال ان کی عمر تھی، اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ۔ آج کل یہیں یوکے میں رہتے تھے۔ چوہدری مہر اللہ دتہ صاحب گجرات کے بیٹے تھے۔ ان کے والد صاحب نے 1918ء میں اپنے گاؤں سے پیدل سیالکوٹ جا کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ مرحوم نصر اللہ خان ناصر صاحب نے 1960ء میں زندگی وقف کی۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا۔ دورانِ تعلیم آپ نے اپنا پہلا مضمون اس عنوان سے لکھا کہ '' خلیفہ ہرگز معزول نہیں ہو سکتا'' جو الفضل ربوہ میں شائع بھی ہوا۔ آپ کا علمی ذوق کافی تھا جس کی وجہ سے آپ کو جامعہ کے رسالہ مجلۃ الجامعۃ کا ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔ آپ کو مضامین لکھنے کا بھی خاص ملکہ حاصل تھا۔ جماعتی رسائل میں، اخباروں میں مضامین لکھا کرتے تھے۔ جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد 1983ء تک پاکستان کی مختلف جماعتوں میں بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دیتے رہے۔ مرکز میں اصلاح وارشاد مقامی کے دفتر میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ 1994ء سے 2004ء تک ماہنامہ انصار اللہ کے ایڈیٹر رہے۔ اس وجہ سے ان پر بہت سارے مقدمات بھی قائم ہوئے۔ ان مقدمات کی وجہ سے آپ کو پیروی کے لئے ربوہ سے کراچی، سندھ اور ملک کے دوسرے شہروں میں جانا پڑتا تھا۔ بعض دفعہ بڑی جلدی جلدی تاریخیں ملتی تھیں لیکن یہ بڑی ہمت سے باوجود بیماری کے اور عمر کے جایا کرتے تھے۔ بڑی بہادری سے انہوں نے ان مقدمات کا سامنا کیا ہے۔ بعض دفعہ عدالتوں میں حالات خراب ہو جاتے تھے، بڑی مایوسی کی کیفیت ہوتی تھی، بعض دفعہ دشمن بڑا سرگرم ہوتا تھا لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمت دی اور جو مقدمات بنے ان میں ہمیشہ پیش ہوتے رہے۔ ان کو دارالقضاء میں بطور نمائندہ برائے عائلی معاملات کے بھی خدمت انجام دینے کی توفیق ملی۔ آپ نے ایک کتاب '' اصحاب صدق وصفا'' بھی لکھی اور اس میں تین سو تیرہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کیا۔ ان کی تاریخ تھی یا اُن کے بارے میں تھی۔ اس کے علاوہ بھی بہت ساری کتب آپ کی تصنیف ہیں۔ انتہائی دعا گو تھے۔ نیک، سادہ، متوکل مزاج اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہمت بلند تھی۔ دھیمی طبیعت کے مالک تھے اور بڑے باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا، ان کا نماز جنازہ یہاں حاضر ہے۔ ابھی نماز جمعہ کے بعد مَیں باہر جا کر ادا کروں گا، احباب یہیں مسجد کے اندر ہی صفیں درست کر لیں۔

بقیہ: رپورٹ دورہ حضورانور از صفحہ نمبر 2

طالبات کو جو ایوارڈ دیتے ہیں اس کے لئے کیا Criteria ہے۔ یوکے میں تو Top Ten یونیورسٹی کا انتخاب کیا ہوا ہے، ان یونیورسٹی میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والے ایوارڈ حاصل کرتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ بعض خاص مضامین میں بعض دوسری یونیورسٹی بھی Top Ten میں آجاتی ہیں۔ اس لحاظ سے بھی دیکھا جاتا ہے۔ آپ یہاں بھی اس پہلو سے اپنا کوئی Criteria بنائیں۔ زیادہ بہتر ہے کہ اپنی مجلس شوریٰ میں رکھیں اور وہاں جائزہ لیں۔

حضور انور نے فرمایا عاملہ کے ممبران کو تو داڑھی رکھنی چاہئے۔ عاملہ میں یہ شرط رکھیں کہ داڑھی ہونی چاہئے۔

نیشنل سیکرٹری اشاعت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم قادیان سے اور لندن سے کتب منگواتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جب قادیان سے کتب آتی ہیں تو چیک کرلیا کریں۔ ان کے پرانے سٹاک میں غلطیاں ہیں۔ بعض صفحے شامل نہیں ہیں۔ ایسی کتب کا جائزہ لیں اور ان کو واپس بھجوادیں یا ان کو ضائع کردیں۔ باقاعدہ چیک ہونا چاہئے۔ پرانے سٹاک میں غلطیاں تھیں لیکن اب جو شائع ہو رہا ہے اس کا معیار اچھا ہے۔ اب پروف ریڈنگ بھی بہتر ہے اور پیکنگ بھی پروفیشنل طریق سے کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیکرٹری اشاعت صاحب کو فرمایا آپ کسی وقت قادیان جائیں اور دورہ کرکے آئیں۔ اس طرح وہاں جلسہ میں بھی شامل ہو جائیں گے۔ وہاں جاکر اپنی ضرورت اور ڈیمانڈ بتائیں۔

سیکرٹری اشاعت نے اپنی مزید رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم چار بڑے Events پر اپنی کتب کا سٹال لگاتے ہیں۔ اسی طرح عائشہ اکیڈمی، لائبریری اور جامعہ احمدیہ کی ڈیمانڈ بھی پوری کرتے ہیں۔

نیشنل سیکرٹری سمعی و بصری کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنے ساؤنڈ سسٹم کو بہتر کرنے کی کوشش کریں۔ اس کا معیار بہتر بنائیں MTA والوں کو ان کو ضرورت کے مطابق Points دے دیا کریں تو ساؤنڈ سسٹم میں مسائل پیدا نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا اس کام کے لئے واقفین نو میں سے بھی انتخاب کرکے تیار کریں جو اس کام کے ماہر ہیں ان میں سے لیں اور امیر صاحب کو بھی بتائیں۔

سیکرٹری سمعی و بصری نے بتایا کہ گزشتہ سال ہم نے 75 پروگرام ریکارڈ کئے جن میں سے 54 نشر ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کو شکوہ ہوتا تھا کہ پروگرام دکھاتے نہیں اب وہ دور ہوگیا ہے۔ بعض دفعہ میں خود دوسرے ممالک سے آنے والے پروگرام بھی چیک کرتا ہوں تو بعض کو Reject کرتا ہوں، پردے کا خیال نہیں رکھا ہوتا۔ اس لئے دوبارہ ریکارڈ کروانے پڑتے ہیں۔

نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے ساتھ جو میٹنگ ہوئی تھی اور جو ہدایات دی تھیں ان پر عمل کریں۔

نیشنل سیکرٹری امور خارجہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 308 ممبران پارلیمنٹ میں سے 73 ممبران سے ہماری ٹیم کا رابطہ ہے ان میں بعض نئے ممبرز ہیں اور بعض پرانے ہیں۔ یہ سب جماعت کے مختلف پروگراموں اور فنکشن میں آتے ہیں۔ اسی طرح ہمارا پروگرام ہے کہ ہم یکصد ممالک کی ایمبیسیز سے اپنا رابطہ بنائیں۔

ہم اپنی سالانہ کانفرنس کرتے ہیں اور اپنے تمام سیکرٹریان کو بلاکر بریف کرتے ہیں اور مختلف امور پر ڈسکشن ہوتی ہے۔

نیشنل سیکرٹری امور عامہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے پاس بھی جو بھی معاملات آتے ہیں۔ ہم باقاعدہ ان کی تحقیق کرکے، چھان بین کرکے پھر حضور انور کو رپورٹ بھجواتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہاں اسائیلم سیکرز آرہے ہیں۔ امور عامہ کا کام صرف محاسبہ کرنا، پکڑنا اور تعزیری کارروائی کی سفارش کرنا نہیں۔ جو اسائیلم سیکرز آرہے ہیں ان کی راہنمائی کریں۔ انہیں معاشرہ کا فعال حصہ بنائیں۔ ملازمتوں کے حصول کے لئے ان کی راہنمائی اور مدد کریں۔ جن کے پاس کام نہیں ان کو بتائیں کہ کس طرح کام کرسکتے ہیں، کون کون سی Jobs بہتر ہیں اور کونسی جگہیں ایسی ہیں جہاں آپ نے کام نہیں کرنا۔ حضور انور نے فرمایا جو ایسی دکانوں اور سٹوروں پر کام کرتے ہیں جہاں سؤر اور شراب کی فروخت ہوتی ہے اور یہ اس کام میں Involve ہوتے ہیں تو پھر ان سے ہرگز کوئی چندہ نہیں لینا۔ اگر کوئی اضطراری کیفیت ہے تو وہ ان کے لئے ہوگی جماعت کے لئے تو نہیں ہے۔ ہم ان سے چندہ کیوں لیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ جائزہ لینا امور عامہ کا کام ہے کہ کوئی احمدی فارغ نہ بیٹھے۔ جو بھی کام ملے کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا لندن میں ایک پی ایچ ڈی ہیں لیکن بس چلاتے ہیں۔ اس لئے فارغ بیٹھے رہنے سے بہتر ہے کہ جو بھی کام ملے کرنا چاہئے۔

نیشنل سیکرٹری مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کل 7970 چندہ دہندگان ہیں۔ جن میں سے 4135 موصی ہیں اور موصیان کا چندہ پانچ ملین، 7 لاکھ 22 ہزار ڈالر ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفصیل کے ساتھ جائزہ لینے کے بعد فرمایا کہ موصی جس آمد پر چندہ ادا کر رہا ہے وہ زیادہ ہے اور غیر موصی جس آمد پر چندہ ادا کر رہا ہے وہ کم ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو کم چندہ ادا کرنا چاہتے ہیں وہ باقاعدہ اجازت لیں کہ اس طرح ہم نے کم دینا ہے۔ جو مہنگائی کی وجہ سے، مسائل کی وجہ سے چندہ نہیں دے سکتے ان کو کہا جائے کہ اپنے بجٹ کو کم نہ کریں۔ بلکہ لکھ کر دے دیں کہ یہ وجہ ہے کہ ہم کم دینا چاہتے ہیں۔ ہماری مجبوری ہے اس کی باقاعدہ اجازت لیں۔

حضور انور نے فرمایا تربیت کی ضرورت ہے۔ بعض تحریکات کی وجہ سے بھی چندہ متاثر ہوتا ہے۔ اب ایوان طاہر کی تعمیر پر قریباً دس ملین ڈالر خرچ ہوئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا چندہ عام کے حصول کے لئے بھی یہی کوشش ہونی چاہئے۔ اگر چندہ عام ہر کوئی باشرح دے تو پھر شاید کسی تحریک کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

نیشنل سیکرٹری ضیافت کو حضور انور نے فرمایا آجکل تو آپ کی ضیافت چل رہی ہے۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن نے بتایا کہ گزشتہ دو سال سے Online تعلیم القرآن کلاسز کا انتظام ہے۔ ایک ہزار سے زیادہ افراد رجسٹرڈ ہیں۔ استفادہ کرنے والے 250 ہیں۔ روزانہ دو کلاسز ہوتی ہیں اور سوموار تا جمعرات کلاسز کا انتظام ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ جو بوڑھے گھروں میں فارغ بیٹھے ہوئے ہیں اور جو اچھی طرح قرآن کریم پڑھا سکتے ہیں۔ ان کو وقف عارضی پر جماعتوں میں بھجوائیں یہ تعلیم القرآن کلاسز لیں۔

سیکرٹری تعلیم القرآن نے بتایا کہ ہم نے یوٹیوب پر ترتیل القرآن کے کورسز تیار کئے ہیں۔ ان کورسز پر ایک سی ڈی (CD) بھی تیار کی ہے۔ اب تک آٹھ صد احباب خرید چکے ہیں۔ اس CD میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا اردو ترجمہ اور حضرت مولانا شیر علی صاحب کا انگریزی ترجمہ بھی ڈالا ہے اور ساتھ ترتیل القرآن بھی ہے۔ احباب اس سے استفادہ کررہے ہیں۔

جامعہ کے تمام طلباء نے 15 دن کی وقف عارضی کی اس سے بھی جماعتوں نے استفادہ کیا۔

نیشنل سیکرٹری تحریک جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال ہمارا وعدہ گیارہ لاکھ پچاس ہزار ڈالر کا ہے جبکہ گزشتہ سال ہم نے دس لاکھ، ساٹھ ہزار ڈالر کا چندہ پیش کیا تھا اور پانچویں پوزیشن حاصل کی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ ہمت کریں تو ایک Step اوپر آسکتے ہیں۔

ایڈیشنل سیکرٹری وقف جدید برائے نومبائعین نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ نومبائعین سے میرے ذاتی رابطے ہیں۔ خطوط اور ای میل کے ذریعہ رابطہ قائم ہے۔ ان کی تربیت کے سلسلہ میں شعبہ تربیت اور ذیلی تنظیموں سے مدد لے رہا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا ان نومبائعین کے لئے سلیبس بھی تیار کریں۔ بعض نومبائعین مسلم بیک گراؤنڈ سے ہیں۔ بعض عیسائیوں سے آئے ہیں اور بعض ہندوؤں سے آئے ہیں۔ کچھ عرب ممالک کے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا تفصیل میں جاکر ان کے لئے سلیبس تیار ہو۔ پہلے ایک سوالنامہ تیار کریں اور وہ ہر ایک کو دیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں، آپ کے کیا سوالات ہیں، آپ جماعت میں شامل ہونے کے بعد کیا محسوس کرتے ہیں وغیرہ۔

نیشنل سیکرٹری وقف نو سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ کو رسالہ مریم اور اسماعیل ملے ہیں یا نہیں۔ یہ رسالے لندن سے منگوالیں۔ واقفات نو کے لئے رسالہ مریم اور واقفین نو کے لئے رسالہ اسماعیل شائع ہوا ہے۔

سیکرٹری وقف نو نے بتایا کہ واقفین نو کی کل تعداد 558 ہے۔ جن میں سے 354 لڑکے اور 204 لڑکیاں ہیں۔ ان میں سے 204 نے پندرہ سال کی عمر ہونے کے بعد وقف فارم پُر کردیا ہے۔

اس وقت 75 واقفین ایسے ہیں جنہوں نے اپنی تعلیم مکمل کرلی ہے۔ حضور انور نے فرمایا جنہوں نے اپنے وقف فارم پُر کئے ہوئے ہیں ان کی تفصیل کوائف مرکز کو بھجوائیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی علیحدہ علیحدہ ہو۔ پھر مرکز نے فیصلہ کرنا ہے اور اجازت دینی ہے کہ ابھی اپنا کام کریں یا جماعت نے کوئی کام دینا ہے۔ اسی طرح جنہوں نے تعلیم مکمل کرلی ہے اور ابھی وقف فارم پُر نہیں کیا ان سے واضح طور پر دریافت کریں اور اس کی بھی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

نیشنل سیکرٹری زراعت کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ ماشاءاللہ اچھا کام کررہے ہیں۔ حدیقہ احمد میں آپ کا کام دیکھا ہے۔

نیشنل سیکرٹری صنعت و تجارت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم اسائیلم لینے والوں کی کونسلنگ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے ملاتے ہیں جو ان کے پروفیشن کے ہیں۔ اس طرح Job کے حصول میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا بہرحال ان کی مدد کیا کریں۔

محاسب نے بتایا، حسابات رکھتے ہیں اور چیک کرتے ہیں۔

امین نے بتایا کہ بینکوں میں جو جماعت کے حسابات ہیں ان کو Update رکھتے ہیں اور اپنا ریکارڈ مکمل رکھتے ہیں۔

بعدازاں مبلغین نے باری باری بتایا کہ ان کے سپرد کونسا ریجن ہے اور کتنی جماعتیں ہیں۔ حضور انور نے مبلغین کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ہر چھٹا خطبہ نمازوں پر دیا کریں۔

نیشنل سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ مساجد اور جماعت کی دوسری جائیدادوں کا کام سپرد ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ نے کئی مساجد کا سنگ بنیاد رکھوایا ہوا ہے۔ اب وہاں مساجد تعمیر کروائیں۔

انٹرنل آڈیٹر نے بتایا کہ کوشش کرتا ہوں کہ دو ماہ میں ہر جماعت کا آڈٹ ہوجائے۔

ایڈیشنل سیکرٹری مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جو نادہند ہیں ان سے رابطہ کرتا ہوں اور چندوں کے حصول کی کوشش کرتا ہوں پھر حسابات تیار کرتے ہیں۔

اس سوال کے جواب پر کہ جو وصیت کرتا ہے اس کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ذمہ داریاں تو رسالہ الوصیت میں درج ہیں۔ یہ رسالہ ہر ایک پڑھ کر ہی وصیت کرتا ہے۔ صرف چندہ دینا کافی نہیں۔ پانچ وقت باجماعت نماز پڑھنی چاہئے۔ موصیان کا سب سے بڑا پروگرام یہ ہے کہ اپنے آپ کو عملی طور پر ایسا احمدی بنائیں کہ دوسروں کے لئے نمونہ ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میٹنگ کے آخر پر ہدایت فرمائی کہ **جماعت کی جو عمارات تعمیر ہوتی ہیں۔ جب عمارت کا بڑا سٹرکچر بن جائے Main Building مکمل ہوجائے تو جو احمدی مختلف کاموں کی مہارت رکھنے والے ہیں ان سے کام لیا جاسکتا ہے اس طرح آپ کے خرچ بہت کم ہوجائیں گے۔** اب جو اسائیلم لینے والے آرہے ہیں ان میں جو مختلف کاموں کی مہارت رکھتے ہیں ان سے کام لے سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا طاہر ہال اور مساجد دونوں کا ساؤنڈ سسٹم کسی سپیشلسٹ سے ٹھیک کروائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ دو بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوئی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

الوداعی دیدار اور دعا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے دوپہر سے ہی احباب جماعت مختلف جماعتوں سے Peace village میں جمع ہونا شروع ہوگئے تھے۔ لیکن نماز ظہر و عصر کے وقت ایک بڑی بھاری تعداد میں لوگ پیس ویلج پہنچے اور نمازوں کے بعد احباب جماعت مرد و خواتین، بچے بوڑھے احمدیہ ایوینیو کے کنارے جمع ہونا شروع ہوگئے تھے۔ سخت گرمی کے باوجود تین ہزار سے زائد احباب حضور انور کی رہائش گاہ کے سامنے جمع ہوکر اپنے

R & R

CAR SERVICES LTD

Abdul Rashid

Diesel & Petrol Car Specialist

Unit-15 Summerstown, SW17 0BQ

Tel: 020 8877 9336

Mob: 07782333760

پیارے آقا کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب تھے۔ اس دوران مسلسل دعائیہ نظمیں اور الوداعی گیت پڑھے جارہے تھے۔

سات بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی احباب جماعت نے بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ نعرے بلند کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت احباب کے قریب تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش گاہ کے سامنے بشیر سٹریٹ پر اور دائیں طرف احمدیہ ایوینیو پر سڑک کے ایک جانب مرد احباب اور دوسری طرف خواتین تھیں۔ دونوں جانب ایک ہجوم تھا۔ جو مسلسل نعرے بلند کر رہا تھا اور اپنے ہاتھ ہلا کر پیارے آقا کو الوداع کہہ رہا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت پہلے سڑک کے ایک طرف چلتے ہوئے ہر ایک کے پاس سے گزرے۔ اپنے ہاتھ بلند کر کے ان کے نعروں اور سلام کا جواب دیتے۔ پھر سڑک کے دوسری جانب چلتے ہوئے ہر ایک کے سامنے سے گزرے۔ حضور انور بار بار اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے۔ ہر ایک کے سلام کا جواب دیتے۔ اس دوران مسلسل دعائیہ نظمیں پڑھی جارہی تھیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائش کی جانب تشریف لے آئے اور قریباً بیس منٹ سیڑھیوں پر کھڑے رہے، اس دوران مسلسل نعرے بلند ہوتے رہے، ہر ایک شرف دیدار سے فیضیاب ہوتا رہا۔ اس دوران بہت سے لوگوں نے شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔ ہر کوئی اپنے کیمرہ سے تصاویر بنا رہا تھا۔ مرد و خواتین، بچوں، بوڑھوں ہر ایک کے ہاتھ مسلسل بلند تھے۔ یہ الوداعی لمحات تھے اور بالآخر جدائی کی گھڑی آن پہنچی جب حضور انور کینیڈا کی سرزمین سے رخصت ہو کر جانے والے تھے۔

سات بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الوداعی دعا کروائی۔ اس دوران بڑے رقت آمیز نظارے دیکھنے کو ملے۔ احباب و خواتین یہاں تک کہ بچوں کی آنکھوں میں بھی آنسو نظر آ رہے تھے ہر چھوٹا بڑا رو رہا تھا۔ جب حضور انور کی گاڑی احمدیہ ایوینیو سے مین روڈ پر آتے ہوئے ایئر پورٹ کے لئے روانہ ہوئی تو ہزاروں ہاتھ فضا میں بلند تھے۔ احباب نے دعاؤں اور محبت و فراق کے جذبات اور آنسوؤں سے اپنے پیارے آقا کو الوداع کیا۔ ہر طرف سے السلام علیکم، فی امان اللہ اور خدا حافظ کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔

بابرکت 15۔ایام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا Peace Village میں قیام مجموعی طور پر قریباً پندرہ دن رہا۔ اس دوران اس امن کی بستی کے خوش نصیب باسیوں نے لمحہ لمحہ برکتیں پائیں اور قدم قدم پر اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا۔ بچے، بچیاں اور خواتین ہر وقت اپنے ہاتھوں میں کیمرے لئے ہوتی تھیں اور چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے جہاں بھی موقع ملتا۔ حضور انور کی تصاویر کھینچتیں اور ویڈیوز بناتیں۔ جب بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف پروگراموں کے لئے تشریف لے جاتے یا نمازوں کی ادائیگی کے لئے تشریف لے جاتے تو یہ خواتین اور بچیاں پہلے سے ہی ان راہوں پر کھڑی ہو کر انتظار کرتیں جہاں سے حضور انور کا گزر ہوتا۔ بعض خواتین اس سخت گرمی میں اپنے چھوٹے بچوں کو گود میں اٹھائے اور کسی کی انگلی پکڑے اور کسی کو ساتھ لئے ہوئے حضور انور کے انتظار میں کھڑی رہتیں۔ اس دوران یہ سب خواتین اور بچیاں جہاں اپنے پیارے آقا کو سلام کہتیں اور شرف زیارت حاصل کرتیں، دیدار کرتیں وہاں حضور انور کے ایک ایک لمحے کو اپنے کیمروں میں محفوظ کرتیں۔

ان پندرہ ایام میں شاید ہی کوئی ایسا لمحہ ہو کہ حضور انور اپنی رہائش گاہ سے یا اپنے دفتر سے یا کسی پروگرام کے لئے یا نماز کے لئے باہر نکلے ہوں تو آگے ان خواتین اور بچیوں کو منتظر نہ پایا ہو۔ یوں ان انتہائی مبارک ایام میں اس بستی کے مکینوں نے، اس بستی کی گلیوں میں اور مشن ہاؤس اور بیت کی طرف جانے والے راستوں پر ہی ہزاروں کی تعداد میں دن رات اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور جی بھر کر تصاویر بنائیں۔

کینیڈا سے روانگی

سوا آٹھ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئر پورٹ پر پہنچے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہی سامان کی بکنگ اور بورڈنگ پاس کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو کینیڈا حکومت کے Foreign Affairs ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے متعین پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور کو اپنے ساتھ ایئر پورٹ کے اندر لے گئیں۔ امیگریشن کے لئے ایک علیحدہ جگہ مخصوص کر کے خصوصی انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک سپیشل لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

جہاز کی روانگی میں ایک گھنٹہ کی تاخیر تھی۔ نو بجکر بیس منٹ پر جب بورڈنگ شروع ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک خصوصی انتظام کے تحت سب سے پہلے جہاز پر سوار ہوئے۔ پروٹوکول آفیسر حضور انور کے ساتھ تھیں۔

مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا، ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم منعم نعیم صاحب نائب امیر جماعت یو ایس اے اور مکرم ظہیر باجوہ صاحب نائب امیر جماعت یو ایس اے حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے حضور انور کے ساتھ ایئر پورٹ کے اندر تک آئے تھے۔ ان سبھی احباب نے جہاز کے دروازہ پر حضور انور کو الوداع کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور انور جہاز کے اندر تشریف لے گئے۔

لندن آمد

برٹش ایئر ویز کی فلائٹ BA098 نو بجکر پچاس منٹ پر ٹورانٹو کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ سے ہیتھرو ایئر پورٹ لندن کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً سات گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق 18 جولائی بروز بدھ کی صبح نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور کا جہاز ہیتھرو ایئر پورٹ پر اترا۔ جہاز کے دروازہ پر مکرم امیر صاحب یو کے رفیق حیات صاحب اور ایئر پورٹ کے ایک پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں حضور انور ایک خصوصی انتظام کے تحت ایک سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے اور اسی لاؤنج میں امیگریشن افسر نے آکر پاسپورٹ دیکھے۔ اسی لاؤنج میں جماعتی عہدیداران مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج یو کے، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (تبشیر)، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم صدر انصار اللہ وسیم احمد چوہدری صاحب، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت) اور نمائندہ صدر صاحب خدام الاحمدیہ مکرم ناصر انعام صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ یو کے) نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

مسجد فضل لندن میں استقبال

قریباً نصف گھنٹہ قیام کے بعد یہاں ایئر پورٹ سے روانہ ہو کر گیارہ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسجد فضل لندن تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں نے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک طفل اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی خدمت میں ایک بچی نے پھول پیش کئے۔ مسجد فضل کے بیرونی احاطہ کو جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ اور کینیڈا کے اس سفر کے دوران حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے علاوہ جن افراد کو حضور انور کے قافلہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب
محترمہ سیدہ ھبۃ الرؤف صاحبہ
عزیزم سعد شریف احمد (بیٹا مرزا وقاص احمد صاحب)
مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری
مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)
مکرم عابد وحید خان صاحب
(انچارج پریس ڈیسک)
مکرم محمد احمد ناصر صاحب
(نائب افسر حفاظت خاص)
مکرم ناصر سعید صاحب (عملہ حفاظت خاص)
مکرم محمود احمد خان صاحب (عملہ حفاظت خاص)
مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب
(عملہ حفاظت خاص)

خاکسار عبد الماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر)

❁❁❁❁❁❁❁

بقیہ: متی کی انجیل از صفحہ نمبر 4

حکم کا ذکر خروج باب 30 آیت 13 میں ہے، لکھا ہے:

اور خداوند نے موسیٰ سے کہا جب تو بنی اسرائیل کا شمار کرے تو جتنوں کا شمار ہو وہ فی مرد شمار کے وقت اپنی جان کا فدیہ خداوند کے لئے دیں تا کہ جب تو ان کا شمار کر رہا ہو تو اس وقت کوئی وبا ان میں پھیلنے نہ پائے۔ ہر ایک جو نکل نکل کر شمار کئے ہوؤں میں ملتا جائے وہ مقدس کی مثقال کے حساب سے نیم مثقال دے'۔ (خروج باب 3 آیت 13)

صاف ظاہر ہے کہ یہ حکم اس پہلے سال کے لئے تھا جب حضرت موسیٰ کی زندگی میں مردم شماری ہو رہی تھی اور ایک قربان گاہ کی تعمیر کے لئے چندہ لگایا گیا تھا۔ بنی اسرائیل میں اس کا سال بسال کا رواج پڑ گیا مگر جہاں تک شریعت کا تعلق ہے یہ حکم صرف ایک سال کے لئے تھا۔

Peaks Commentary on the Bible کے ایڈیٹر تو یہ لکھتے ہیں کہ:

It is not a Mosaic institution. It may have originated with Nehemiah.

کہ یہ حکم موسوی شریعت کا نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ نحمیاہ نبی کے زمانہ سے شروع ہوا ہو۔

حضرت مسیح موسوی شریعت پر کس طرح پابندی کے ساتھ عامل تھے اس کا اظہار اس بات سے ہوتا ہے کہ جب نیم مثقال لینے والوں نے پوچھا: 'کیا تمہارا استاد نیم مثقال نہیں دیتا'۔ تو پطرس نے حضرت مسیح سے دریافت کئے بغیر بے ساختہ کہا ہاں دیتا ہے۔

اس آیت پر تبصرہ کرتے ہوئے انٹرپریٹرز بائبل کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

25. The answer is YES, probably- because it was well known that Jesus had not disobeyed such laws.

اگر یہ بات ہے تو ہم مسیحیوں سے یہ پوچھنے کے مجاز ہیں کہ اگر حضرت مسیح موسوی شریعت پر عمل کرتے تھے تو آپ لوگوں نے پولوس کی بات مانتے ہوئے اس پر عمل کرنا کیوں چھوڑ دیا ہے؟

(باقی آئندہ)

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047- 6212515
0300-7703500

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
•Switching Visas
•Over Stayers
•Legacy Cases
•Work Permits
•Visa Extensions
•Judicial Reviews
•Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

''مدرسہ احمدیہ تمہاری عملی جدوجہد کا نقطۂ مرکزی ہے اور اسی کی کامیابی پر اس امر کا فیصلہ ٹھہرا ہے کہ آئندہ سلسلہ کی تبلیغ جاری رہ سکے گی یا نہیں۔''

(ارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ الفضل 12 جولائی 1920ء)

عہدِ خلافت خامسہ کا ایک عظیم الشان سنگِ میل

''جامعہ احمدیہ' انٹرنیشنل گھانا''

(رپورٹ: فرید احمد نوید۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل۔ گھانا)

''جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کا قیام بھی اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمل میں آ گیا ہے۔ بڑی خوبصورت بلڈنگ بنی ہے اور مزید تعمیر ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ وہاں تمام افریقن ممالک کے بچے جا کے شاہد کی ڈگری حاصل کریں گے۔ پہلے وہاں تین سالہ

کورس تھا اب وہاں سے باقاعدہ شاہد کی ڈگری ملا کرے گی۔''

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ یو کے 8 ستمبر 2012)

....

ایک اچھے معاشرے کے قیام میں ہر ایک فرد کی صلاحیتوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ بعض کام طاقتور لوگ بہتر انداز میں کر سکتے ہیں جبکہ بعض کاموں کے لئے ذہین لوگوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ مختلف لوگوں کے مزاج اور انداز کے مطابق علوم کے مختلف میدان اختیار کر کے معاشرے کو بہتر سے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ بعض افراد کا طبعی میلان سائنس کی جانب ہوتا ہے جبکہ بعض دیگر علوم میں کمال حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس حوالہ سے بھی راہنمائی فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ ہر ایک انسان کے لئے ایک مطمح نظر ہوا کرتا ہے جسے حاصل کرنے کے لئے وہ جدوجہد اور کوشش کرتا ہے۔ مومن لوگ انسانی ضروریات کے مطابق کسی بھی اچھے راستے کو اختیار کر سکتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہو جو بھلائی کی طرف بلاتے رہیں، اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

یہی وجہ تھی کہ دین کی سربلندی اور اللہ تعالیٰ کے نور کو دنیا بھر میں پھیلانے کے لئے جماعت احمدیہ کے بانی حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ایک ایسے تعلیمی ادارے کی ضرورت پر زور دیا جس کے فارغ التحصیل طلباء دینی مہمات کے لئے تیار ہوسکیں۔ اور 1898ء میں اس سلسلہ کی بنیاد مدرسہ تعلیم الاسلام کی صورت میں رکھی گئی۔ جہاں دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی دی جائے تا کہ یہاں سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء دین کے خادم بن سکیں۔ اس غرض کیلئے آپ نے 15 ستمبر 1897ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں آپ نے لکھا :

"اگرچہ ہم دن رات اسی کام میں لگے ہوئے ہیں کہ اس سچے معبود پر ایمان لاویں جس پر ایمان لانے سے نور ملتا اور نجات حاصل ہوتی ہے لیکن اس مقصد تک پہنچانے کیلئے علاوہ ان طریقوں کے جو استعمال کئے جاتے ہیں ایک اور طریق بھی ہے اور وہ یہ کہ ایک مدرسہ قائم ہو کر بچوں کی تعلیم میں ایسی کتابیں ضروری طور پر لازمی ٹھہرائی جائیں جن کے پڑھنے سے ان کو پتہ لگے کہ اسلام کیا شے ہے اور کیا کیا خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے اور جن لوگوں نے اسلام پر حملے کئے ہیں وہ حملے کیسے خیانت اور جھوٹ اور بے ایمانی سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور یہ کتابیں نہایت سہل اور آسان عبارتوں میں تالیف ہوں اور تین حصوں پر مشتمل ہوں۔ پہلا حصہ ان اعتراضات کے جواب میں ہو جو عیسائیوں اور آریوں نے اپنی نادانی سے قرآن اور اسلام اور ہمارے نبیؐ پر کئے ہیں اور دوسرا حصہ اسلام کی خوبیوں اور اس کی کامل تعلیم اور اس کے ثبوت میں ہو۔ اور تیسرا حصہ ان مذاہب باطلہ کے بطلان کے بیان میں ہو جو مخالف اسلام ہیں اور اعتراضات کا حصہ صرف سوال اور جواب کے طور پر ہو۔ تا بچے آسانی سے اس کو سمجھ سکیں اور بعض مقامات میں نظم بھی ہوتا بچے اس کو حفظ کر سکیں ایسی کتابوں کا تالیف کرنا میں نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ اور جو طرز اور طریق تالیف کا میرے ذہن میں ہے اور جو غیر مذاہب کی باطل حقیقت اور اسلام کی خوبی اور فضیلت خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر فرمائی ہے۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر ایسی کتابیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے مَیں تالیف کروں گا بچوں کو پڑھائی گئیں تو اسلام کی خوبی آفتاب کی طرح چمک اٹھے گی اور دوسرے مذاہب کے بطلان کا نقشہ ایسے طور سے دکھایا جائے گا جس سے ان کا باطل ہونا کھل جائے گا''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 178 تا 180)

حضرت مولوی عبدالکریمؓ صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولوی برہان الدینؓ صاحب جہلمی کی وفات سے سلسلہ میں علماء کا جو خلاء پیدا ہوا اس سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بہت تشویش ہوئی اور خدائی تصرف کے ماتحت آپ کا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ علماء تیار کرنے کا کوئی مستقل انتظام ہونا چاہئے، چنانچہ مختلف آراء اور تجاویز کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام میں ہی دینیات کی ایک شاخ کھول دی جائے جس کا آغاز 1906ء میں کر دیا گیا اور اسی شاخ کے قیام سے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد پڑی۔ مئی 1908ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش دینی مدرسہ کے قیام کی تھی۔ اس لئے مدرسہ تعلیم الاسلام کے علاوہ بالکل الگ انتظام کے تحت ایک مدرسہ دینی علوم کیلئے قائم کیا جائے۔ اس مرحلے پر بعض لوگوں نے پھر عربی مدرسہ کھولنے کی مخالفت کی اور 15 نومبر 1908ء کے اجلاس میں مجلس نے مدرسہ قائم نہ کرنے کی تجویز دی۔

جلسہ سالانہ 1908ء میں مجلسِ شوریٰ میں یہ تجویز رکھی گئی اور مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے وظائف بڑھانے اور دینی مدرسہ قائم نہ کرنے کے حق میں تقاریر کیں۔لیکن اس موقع پر حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ (المصلح الموعود) کھڑے ہوئے اور آپ نے زبردست تقریر فرمائی جس سے لوگوں کی رائے یکسر بدل گئی۔

آپ اپنی اس تقریر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

''پھر خدا تعالیٰ نے مجھے اس موقعہ پر ایک جذباتی دلیل بتادی ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ مدرسہ احمدیہ کو آپ کی یادگار بنا دیا جائے۔ میں نے کہا ہم سے پہلے کچھ لوگ تھے جو رسول کریم ﷺ کے صحابہ تھے۔جب رسول کریم ﷺ نے رحلت فرمائی تو ایک عام بغاوت پھیل گئی۔اور ایسا خطرہ پیدا ہوا کہ مدینہ بھی محفوظ نہیں رہے گا۔ اس وقت صرف تین مقامات پر نماز با جماعت ہوتی تھی۔اور بہت سے لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا۔اس وقت بعض صحابہ نے حضرت ابوبکرؓ سے درخواست کی کہ آپ اس وقت ذرا نرمی سے کام لیں اور کچھ قوموں سے جو زکوٰۃ دینے سے انکار کر رہی ہیں زکوٰۃ لینا چھوڑ دیں۔اس پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اگر کوئی شخص رسول کریم ﷺ کے وقت اونٹ باندھنے کی رسی بھی زکوٰۃ میں دیتا تھا تو مَیں اسے بھی نہ چھوڑوں گا۔خواہ خون کی ندیاں بہہ جائیں اور خواہ خطرہ اتنا بڑھ جائے کہ مدینہ کی گلیوں میں صحابہؓ کی بیویوں کو دشمن گھسیٹتے پھریں۔

مَیں نے کہا ایک طرف رسول کریم ﷺ کے بعض صحابہ آپ کی ایک یادگار میں جو خاص طور پر آپ کی طرف منسوب بھی نہیں تھی کچھ تغیر کرنے کیلئے کہتے ہیں تو حضرت ابوبکرؓ صاف انکار کر دیتے ہیں اور ہر خطرہ کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔لیکن ادھر ہم یہ نمونہ پیش کر رہے ہیں کہ وہ مدرسہ احمدیہ جسے ''حضرت مسیح موعود کی یادگار'' بنایا گیا تھا اس پر پورا سال بھی گزرنے نہیں پایا کہ اس کے بند کرنے پر تیار ہو گئے ہیں۔

مَیں سمجھتا ہوں میری اس دلیل نے لوگوں کو زیادہ اپیل کیا۔ ادھر مَیں نے تقریر ختم کی ادھر لوگوں نے کہنا شروع کر دیا مدرسہ احمدیہ ضرور قائم رہنا چاہئے۔''

(الفضل 21 نومبر 1935ء)

اس تاریخی ادارے کو یہ عظیم الشان اعزاز بھی حاصل ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالنے سے قبل ستمبر 1910ء سے مارچ 1914ء تک افسر مدرسہ احمدیہ کے طور پر خدمات سرانجام دیں اور آپ کی غیر معمولی قیادت نے اس ادارے کی ترقی کی رفتار کو کئی گنا بڑھا دیا۔آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو اس ادارے کا انتظام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب نے سنبھال لیا۔آپ کے علاوہ اس درسگاہ کو اور بھی بہت سے بابرکت وجودوں سے فیض پانے کا موقعہ ملا جن میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمدؓ صاحب ،حضرت سید میر محمد اسحاقؓ صاحب ،حضرت حافظ روشن علیؓ صاحب ،حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ،حضرت سید محمد سرور شاہؓ صاحب ،حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب ،حضرت سید میر داؤد احمد صاحب ، اور سید میر محمود احمد ناصر صاحب شامل ہیں۔ یوں یہ ادارہ ترقیات کی بے شمار منازل طے کرتا چلا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے تین اپریل 1987ء کو وقف نَو کی تحریک کا اجراء فرمایا تو اس امر کی ضرورت شدت کے ساتھ محسوس کی گئی کہ کثرت کے ساتھ آنے والے ان نئے واقفین نَو کی تعلیم وتربیت کے لئے نئی عمارات اور وسیع انتظامات کی ضرورت ہوگی چنانچہ 2002ء میں جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن کے نام سے ایک وسیع کمپلیکس تعمیر کیا گیا جسے یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس کا افتتاح ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا، جو اس وقت ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی تھے۔جبکہ بعد ازاں جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن میں بھی توسیع کا کام شروع کر دیا گیا۔

جامعہ کی وسعت کی جانب یہ قدم ایسا مبارک اور مقبول ٹھہرا کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد خلافت میں یہ نور ملکوں ملک پھیلنا شروع ہو گیا۔آپ نے اسلام کی بے مثال

ترقی اور دنیا بھر میں نئے احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کی عظیم الشان ذمہ داریاں اٹھانے کے لئے جامعہ احمدیہ کو وسعت دینے کا فیصلہ فرمایا اور کینیڈا، جرمنی اور انگلستان میں نئے جامعات قائم کر دیئے گئے جن میں سے بعض ممالک کے فارغ التحصیل طلباء اب میدان عمل میں اپنی ذمہ داریاں بھی نبھا رہے ہیں۔

توسیع کے اس سلسلہ کی ایک بہت بڑی سعادت اس وقت براعظم افریقہ کے حصہ میں آئی جب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کی تعمیر کے لئے افریقہ کا انتخاب فرمایا۔ یہ ایک بہت بڑی سعادت بھی تھی لیکن اپنی ذات

میں ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی تھی جو مغربی افریقہ کے ایک خوبصورت ملک گھانا کا مقدر بنی۔اور گھانا کے سینٹرل ریجن کے ایک قصبے منکسم میں جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا۔مکرم امیر صاحب گھانا جناب ڈاکٹر مولوی عبدالوہاب صاحب آدم کی زیر نگرانی مختلف احباب نے اس منصوبے کے لئے مناسب مقام کا انتخاب کیا اور ستمبر 2011ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ نے یہاں کام کا آغاز کیا اور محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے گیارہ ماہ کی ریکارڈ مدت میں اس ادارہ کو ابتدائی ضروریات کے لئے مکمل کر دیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

کام کی رفتار میں یہ تیزی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل، حضور انور کی دعاؤں اور توجہ کی بدولت ممکن ہوئی۔مکرم امیر صاحب گھانا نے اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے ذاتی محبت کے ساتھ جدوجہد اور کوشش کی، ہر ضرورت کو بروقت پورا کیا جبکہ مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ بھی بھرپور محنت سے کاموں کو مکمل کرنے میں کوشاں رہے۔دیگر احباب جماعت بھی اپنی اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق خدمات پیش کرتے رہے۔فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کے لئے 152 ایکڑ رقبہ مختص کیا گیا ہے جس میں سے 139 ایکڑ ایک مخلص مقامی احمدی دوست مکرم الحاج ابوبکر صاحب نے جماعت کو پیش کیا ہے۔فرنیچر اور عمارتی لکڑی کے کام کے لئے مکرم محمد ابراہیم صاحب Takoradi نے بے انتہا تعاون کیا، اور ذاتی دلچسپی سے تمام کام عمدہ رنگ میں مکمل کیا۔اسی طرح مکرم مولوی محمد بن صالح صاحب نائب امیر گھانا، برادرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب ،احمدیہ ہسپتال Daboase ، مکرم الحاج محمد فاروق صاحب، مکرم عبدالوہاب عیسیٰ صاحب اور مکرم برادرم حمیداللہ ظفر صاحب اور دیگر بہت سے احباب نے بھی قدم قدم پر تعاون فرمایا۔فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

گھانا کا سینٹرل ریجن ملک کا انتہائی خوبصورت ساحلی علاقہ ہے، جسے یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ 1921ء میں احمدیت کا ابتدائی پیغام یہیں سے نہ صرف گھانا بلکہ دیگر افریقی ممالک تک بھی پہنچا۔اسی مرکزی ریجن کے ایک شہر منکسم (Mankessim) میں جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل تعمیر کیا گیا ہے، جس کا افتتاح 26/اگست 2012ء بروز اتوار کیا گیا۔افتتاحی تقریب میں شمولیت کے لئے ملک بھر سے احباب جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد تشریف لائی ،جبکہ غیر از جماعت معززین اور علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف بھی تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ دن کے گیارہ بجے مکرم امیر صاحب کی آمد پر پروگرام کا آغاز ہوا۔ علاقائی چیف نے گھانا کا پرچم فضا میں بلند کیا جبکہ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ گھانا مکرم عبدالوہاب آدم صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔بعد ازاں اجتماعی دعا کی گئی اور تمام مہمانان جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں افتتاحی تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو جامعہ کے ایک طالب علم مکرم اسماعیل آڈوسائی صاحب نے کی ۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام مکرم کاشف محمود صاحب نے پڑھا جس کے ساتھ اس کا ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔خاکسار (فرید احمد نوید، پرنسپل جامعہ) نے جامعہ احمدیہ کے قیام کی تاریخ اور غرض وغایت بیان کی اور اس ادارے کے مقاصد بیان کئے ۔مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ لندن نے اس ادارے کی تعمیر کے بارے میں رپورٹ اور تفصیلات بیان کیں۔جبکہ آنے والے معزز مہمانوں نے بھی اس ادارے کے بارے میں اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔بعض مہمانوں نے اس امر پر خوشگوار حیرت کا بھی اظہار کیا کہ ایک سال سے بھی کم عرصہ میں ایسی خوبصورت اور دیدہ زیب عمارت کی تعمیر کیسے ممکن ہو گئی۔

مکرم امیر صاحب جماعت گھانا نے اپنے خطاب میں بیان کیا کہ جماعت احمدیہ گھانا میں ایک لمبے عرصہ سے خدمت انسانیت کے مختلف منصوبوں پر کام کر رہی ہے جن میں ہسپتال اور سکولز وغیرہ بھی شامل ہیں۔جبکہ اب مخلوق خدا کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس ادارے کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔یہ ادارہ ایسے وجود پیدا کرے گا جو مذہبی رواداری اور بین المذاہب ہم آہنگی کے لئے کام کریں گے اور اسلام کی خوبصورت تعلیمات کو دنیا تک پہنچائیں گے۔ان تقاریر کے بعد جامعہ کا باقاعدہ افتتاح کیا گیا اور مہمانوں نے تمام عمارات کا دورہ کیا۔آنے والے معززین نے جامعہ کے تعمیراتی کام کو بہت سراہا۔اور تعمیر کی بہت تعریف کی۔بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔سینٹرل ریجن کی معزز منسٹر Mrs. Ama Benyiwa Doe نے بعد ازاں ایک ملاقات میں جماعت احمدیہ کی علمی خدمات کو بہت سراہا اور کہا کہ اس ادارے کی تعمیر سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تصویر دنیا کے سامنے پیش کریں گے، اور باطل تصورات کا خاتمہ اپنے اس علم کے ذریعہ کریں گے جو وہ یہاں سیکھیں گے۔انہوں نے مزید کہا کہ اس زمانے میں ایسے ادارے کی بہت ضرورت تھی جسے

باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ عیدالاضحیہ

اس عید پر ہمارا جمع ہونا اس لئے نہیں کہ ہم نے ایک خوشی کا دن منانا ہے۔ بیشک خوشی بھی اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق ہم مناتے ہیں اور عیدوں پر خوشیاں منانا بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا پہلو اپنے اندر رکھتی ہے لیکن اس کے پیچھے جو عظیم مقاصد ہیں اُن کو ہمیشہ ہمیں اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہئے اور اس روح کو اپنی نسلوں میں بھی قائم کرنے کے لئے کوشش اور دعاؤں سے کام لینا چاہئے۔

اُمّتِ مسلمہ کو ایک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر ہی چلنا ہوگا۔ کسی کے خودساختہ طریق اور کسی امام کا کوئی طریق کام نہیں آسکتا۔ اُسی امام کا طریق کام آئے گا جس کو خدا تعالیٰ نے امام بنا کر بھیجا ہے۔ اُس شخص کے ساتھ جڑنا ہوگا جس کو خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا ہے کہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ۔

بیشک اس زمانے میں احمدیت کا غلبہ مقدّر ہے لیکن ہمارے لئے اس غلبے کو اپنی زندگی میں دیکھنے کے لئے ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے دامن کو اس طرح پکڑیں کہ اِنِّیْ قَرِیْبٌ اور اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ (کہ مَیں تمہارے قریب ہوں۔ یقیناً اللہ کی مدد قریب ہے) کی پُرشوکت آواز ہم سن سکیں۔

خطبہ عیدالاضحیہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 7/نومبر 2011ء بمطابق 7/نبوت 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج ہم اپنی زندگی کی ایک اور عید الاضحی منانے کے لئے جمع ہیں۔ یہ عید جو قربانی کی عید بھی کہلاتی ہے، وہ قربانی جس نے انسان کو قربانی کے نئے اسلوب سکھائے، وہ قربانی جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے تھی، وہ قربانی جو توحید کے قیام کے لئے تھی۔ پس اس عید پر ہمارا جمع ہونا اس لئے نہیں کہ ہم نے ایک خوشی کا دن منانا ہے۔ بیشک خوشی بھی اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق ہم مناتے ہیں اور عیدوں پر خوشیاں منانا بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا پہلو اپنے اندر رکھتا ہے لیکن اس کے پیچھے جو عظیم مقاصد ہیں اُن کو ہمیشہ ہمیں اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہئے اور اس روح کو اپنی نسلوں میں بھی قائم کرنے کے لئے کوشش اور دعاؤں سے کام لینا چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا، ہمیں اُس قربانی نے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے پیش فرمائی قربانی کے نئے اسلوب سکھائے، نئے راستے کھولے جس میں دلی خوشی سے اطاعت کے اعلیٰ ترین معیار کا اظہار ہوتا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور توحید کے قیام کے لئے مسلسل قربانی کی ایک مثال قائم کی جس میں کسی ایک شخص کی قربانی نہیں تھی بلکہ پورا گھرانہ شامل تھا، پورا خاندان شامل تھا۔

پس آج ہمیں اس عید پر جمع ہو کر یہی کوشش اور دعا کرنی چاہئے کہ ہم اور ہماری نسلیں بھی وہ معیار حاصل کرنے والی ہوں جن کا محور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہو۔ اس زمانے میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے اُس فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو مانا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے متعدد مرتبہ مخاطب کر کے ابراہیم کے نام سے پکارا ہے۔ پس اس زمانے کے ابراہیم سے منسوب ہونے کا حق ادا کرنے کے لئے ہمیں اُس بنیادی مقصد کو دیکھنا ہوگا جس کے حاصل کرنے کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے خاندان نے کوشش کی تھی اور وہ مقصد توحید کے قیام کے لئے کامل اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہوئے ہر قسم کی قربانی دینا تھا۔

قرآنِ کریم ہمیں بتاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی رؤیا کی بنا پر حضرت اسماعیل سے اُن کی جان کی قربانی مانگی۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بیٹا بخوشی اس قربانی کے لئے تیار ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے عین موقع پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس قربانی سے روک دیا کہ ظاہری طور پر اولاد پر چھری پھیرنا یا کسی جان کی قربانی سے یہ مقصد حاصل نہیں ہوگا بلکہ وہ عظیم مقصد تب حاصل ہوگا جب مستقل قربانی کے لئے اپنی اولاد کو تیار کرو۔ اور وہ مستقل اور مسلسل قربانی اُس وقت تک نہیں دی جاسکتی جب تک اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کے لئے انسان کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا جُوا اپنی گردن پر نہیں ڈالتا اور جب کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا اظہار ہوگا تو تب ہی توحید کے قیام کی خالص کوشش ہوگی۔ اور یہی وہ ذبحِ عظیم ہے جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے قربانیوں کی اعلیٰ مثال قائم کرتے ہوئے اپنی نیک اولادوں اور اولاد در اولاد میں جاری رکھنے کی تلقین کی۔ ذبحِ عظیم ایک شخص کی جان لینے سے تو نہیں ہوسکتا۔ اس ذبح ہونے کا انسانیت کو کیا فائدہ ہونا تھا۔ ہاں انسانیت کو تبھی فائدہ ہوسکتا تھا جب خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول اور توحید کے قیام کے لئے قربانی دی جاتی۔ دنیا میں توحید کے قیام کے لئے کوشش کی جاتی۔ انسانیت کو خدائے واحد کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی جاتی۔ عبادت کے طریق سکھائے جاتے۔ پس جہاں ذبحِ عظیم کی قربانی کا ذکر کیا، اُس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ (الصّٰفّٰت: 109) یعنی بعد میں آنے والوں میں بھی یہ ذکرِ خیر باقی رکھا کہ یہ وہ آباؤ اجداد تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول اپنا مطمحِ نظر رکھا اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے وارث بننے کے لئے کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کیا اور توحید کے قیام کے لئے بھرپور کردار ادا کیا۔ موت تو ہر ایک کو ایک دن آنی ہے، کامیاب موت وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش میں آئے۔ کامیاب موت وہ ہے جو توحید کے قیام کی کوشش میں آئے۔ اِن قربانی کرنے والوں کا یہ ذکرِ خیر جو خدا تعالیٰ نے بعد میں آنے والوں میں جاری رکھا اس کی انتہا اور اس کا عروج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور آپ کے زمانے میں ہوا۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں کا پھل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں ملا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو یہ دعا کی تھی کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (البقرۃ:130) اور اے ہمارے رب! ہماری یہ بھی التجا ہے کہ تو انہی میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو اُنہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور اُنہیں پاک کرے۔ یقیناً تُو ہی غالب اور حکمت والا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں وہ نبی مبعوث فرمایا جن کے ذبحِ عظیم کے نمونے ایک نئی شان سے نظر آنے لگے۔ بلکہ آپ کی بیعت میں آنے والوں کے نمونے بھی قربانیوں کی نئی داستانیں رقم کرنے لگے۔ کامل اطاعت و فرمانبرداری اور توحید کے قیام کے لئے نئے معیار قائم ہونے لگے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام تو پھر نبی کی اولاد اور بچپن سے ہی ایسے ماں باپ کے زیرِ تربیت تھے جن کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ تھا، یقین تھا، ایمان تھا، توحید پر قائم تھے۔ ایک اُن کی گھر کی تربیت تھی اور پھر سب سے بڑھ کر نبوت کا مقام بھی اللہ تعالیٰ نے اُن کو دینا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے خود ہی ان کی تربیت بھی فرمائی تھی۔ اس لئے بھی انہوں نے اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کیا، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو وہ تھے جو روحانی لحاظ سے قبولِ اسلام سے پہلے مُردے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی کے ذریعے ایسا زندہ کیا کہ وہ توحید کے قیام کے لئے اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت کمربستہ رہنے لگے۔ یا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ پہلے اُنہیں، اُن جاہل لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان بنایا، پھر تعلیم یافتہ انسان بنایا، پھر باخدا انسان بنایا اور پھر یہ باخدا انسان اطاعت اور فرمانبرداری، قربانی اور عبادت کے وہ معیار قائم کرنے والے بن گئے کہ ایک دنیا کو حیران کر دیا۔ انہوں نے توحید کے قیام کے لئے جانیں قربان کیں اور موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر، بے دھڑک کھڑے ہو کر انہوں نے آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے قربانیوں

کی وہ مثالیں قائم کیں جنہوں نے مدّتوں اُمّت مسلمہ میں ایک تلاطم برپا رکھا اور وہ اپنے مقصد پیدائش کو سامنے رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن جب چند صدیوں بعد دنیا داری غالب آ گئی، اور مسلمان اُس روح کو بھول گئے جو ایک حقیقی مسلمان میں ہونی چاہئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اُس دعا کو بھول گئے جو ذبح عظیم کی مثال قائم کرنے کے لئے آنے والے کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو بھول گئے، جب اللہ تعالیٰ کے احکام کے آگے اپنی گردن اُس طرح ڈالنے سے دور ہٹ گئے جس طرح قربانی کا جانور قصائی کے آگے اپنی گردن ڈالتا ہے۔ جب اسلام کے اِن معنوں کو بھول گئے کہ اسلام تو اپنی تمام خواہشات چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مکمل طور پر قبول کرنا ہے۔ جب ان معنوں کو بھول گئے کہ اسلام خدا تعالیٰ کی ذات میں گم ہو کر ایک موت اپنے پر وارد کرنا ہے۔ جب مرضات اللہ کی جگہ ذاتی خواہشات نے لے لی تو پھر وہ نتائج بھی نکلنے بند ہو گئے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اور ایک دنیا پر حکمرانی کرنے والے اپنے ملکوں میں ہی محکوم ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو ولعب کے روحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے۔ یہ عیدالاضحیہ پہلی عید سے بڑھ کر ہے۔ اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں۔ مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں اور اُس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضُحیٰ میں رکھا گیا ہے۔ عید رمضان اصل میں ایک مجاہدہ ہے اور ذاتی مجاہدہ ہے اور اس کا نام بذل الرّوح ہے“۔ (یعنی روح کو تختی کرنا) ”مگر یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں، ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے اور جس پر افسوس کہ توجہ نہیں کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے جس کے رحم کا ظہور کئی طرح پر ہوتا ہے اُمّت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہ بڑا بھاری رحم کیا ہے کہ اَور اُمتوں میں جس قدر باتیں پوست اور قشر کے رنگ میں تھیں“ (کھال کے رنگ میں تھیں، ایک خول کے رنگ میں تھیں) ”اُن کی حقیقت اس اُمت مرحومہ نے دکھلائی ہے“۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 327 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہاں تو صرف یہ سوال نہیں کہ عید کو بھول گئے، بلکہ مکمل طور پر تعلیمات کو ہی بھول گئے۔

سعودی عرب میں ابھی گزشتہ دنوں یعنی پرسوں جو عید گزری ہے، اس میں امام کعبہ نے بھی مکّہ میں حج کے خطبہ میں مسلمان ملکوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے، مسلمان اُمّت کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور یہ کہ ہمیں وحدت کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ لمبا چوڑا خطبہ ہے لیکن اُس کا خلاصہ یہی ہے۔ لیکن اب ان کے لئے یہ وحدت حاصل کرنا اپنے بنائے ہوئے اصولوں کے مطابق ممکن نہیں ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا پہلی بات تو یہ کہ سب کچھ بھول چکے ہیں۔ نہ غیرت رہی ہے نہ دین رہا ہے، جس سے دین بھی گیا اور دنیا بھی گئی۔ اُمّتِ مسلمہ کو ایک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر ہی چلنا ہوگا۔ کسی کے خود ساختہ طریق اور کسی امام کا کوئی طریق کام نہیں آ سکتا۔ اُسی امام کا طریق کام آئے گا جس کو خدا تعالیٰ نے امام بنا کر بھیجا ہے۔ اُس شخص کے ساتھ جڑنا ہوگا جس کو خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا ہے کہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ۔ پس زمانے کے امام کے ساتھ جڑنے والے ہی اُس مقصد کو پا سکیں گے اور اُن دعاؤں کے وارث بن سکیں گے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کعبہ کی دیواروں کو کھڑا کرتے ہوئے کی تھیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہی اعلان فرمایا ہے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی آیات کو سنانے والے، لوگوں کو پاک کرنے والے اور کتاب وحکمت سکھانے والے بنے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا جو خدا تعالیٰ کی ہی تقدیر تھی بڑی شان سے پوری ہوئی، اسی طرح آخرین میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عاشقِ صادق آپ کی دعاؤں کی قبولیت کے نشان کے طور پر پیدا ہوگا، جو پھر اُن مقاصد کو پورا کرے گا جن کے حصول کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پورے خاندان نے قربانی دی تھی جس کے لئے وہ اپنی اولادوں کو ان قربانیوں کی طرف توجہ دلاتے رہے جو تعمیر کعبہ کا سب سے بڑا مقصد تھا، یعنی توحید کا قیام اور جس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرما کر ذبح عظیم کے وہ نمونے قائم فرمائے کہ جن کو سن کر عقل دنگ رہ جاتی ہے اور بے اختیار اللہ تعالیٰ کی تقدیس اور حمد زبان پر جاری ہو جاتی ہے۔

پس آج ہر احمدی کا یہ کام ہے کہ اگر ہم نے اس قربانی کی عید کی حقیقت کو سمجھنا ہے تو خدا تعالیٰ کی فنا کا چولہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہو کر پہن لیں کیونکہ یہی ہمیں خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو، اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو تو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں وہ کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرو۔ آپؐ کے احکامات کو بجا لاؤ۔ آپؐ کی لائی ہوئی شریعت کی کامل پیروی کرو۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (سورۃ النور:56) کی اعلیٰ مثالیں قائم کرو۔ عبادتوں کے ایسے اعلیٰ معیار قائم کرو کہ تمہاری ہر حرکت وسکون سے توحید کا اظہار ہوتا ہو۔ جب ایسی حالت ہو تو خدا تعالیٰ اپنے ایسے بندوں کا بہت پاس کرتا ہے، بہت لحاظ رکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی ایسی حالت فرائض کے ساتھ نوافل سے ہوتی ہے۔ یعنی جب انسان فرائض ادا کر رہا ہو اور پھر نوافل بھی ادا کر رہا ہو تو پھر یہ قرب کی حالت ہوتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے بندے کا ولی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اُس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اُس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اُس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ سے محبت کے یہ معیار حاصل کرنے کے لئے آج ہمیں اپنے نفس کی مسلسل قربانیوں کی ضرورت ہے۔ یہی مسلسل کوشش ہمارے اندر توحید کا ادراک پیدا کرے گی اور اللہ تعالیٰ سے یہی تعلق ہمیں دشمن سے نجات دلائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم احمدیت کے راستے میں مخالفین کی طرف سے اُن کے زعم میں کھڑی کی گئی روکوں کو جلد دور ہوتا دیکھیں۔ روکیں تو بیشک ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے قدم آگے سے آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان روکوں کو بھی دُور فرمائے جو وقتاً فوقتاً یہ مخالفین اپنے زعم میں کھڑی کرتے رہتے ہیں جس سے ایک عارضی پریشانی تو بہر حال ہوتی ہے لیکن اس کے لئے عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ بیشک آج احمدیوں کی اکثریت اپنے جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کر رہی ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں جن کے بہت اعلیٰ معیار ہیں لیکن جیسا کہ میں نے کہا عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں اپنی نسلوں میں بھی اس روح کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کئے بغیر ہم کبھی ترقی نہیں دیکھ سکتے۔ یہ احساس ہمیں آگے اپنی نسلوں میں بھی پیدا کرنا ہوگا۔ بیشک اسلام نے غالب آنا ہے، بیشک اس زمانے میں احمدیت کا غلبہ مقدر ہے لیکن ہمارے لئے اس غلبے کو اپنی زندگی میں دیکھنے کے لئے ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے دامن کو اس طرح پکڑیں کہ اِنِّیْ قَرِیْبٌ اور اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ (کہ مَیں تمہارے قریب ہوں، یقیناً اللہ کی مدد قریب ہے) کی پُرشوکت آواز ہم سن سکیں۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ آج مسیح موعود کی جماعت ہی ہے جو توحید کا حقیقی ادراک رکھنے والی ہے یا رکھ سکتی ہے اور اس کی خاطر قربانیاں دے رہی ہے۔ بہت سے ہیں جو دے رہے ہیں بلکہ من حیث الجماعت جماعت ہی قربانیاں دے رہی ہے۔ آج اگر کوئی اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ (البقرۃ:214) کی آواز سن سکتا ہے تو وہ احمدی ہی ہے، اس کے علاوہ کوئی اور نہیں۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا ہمیں پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے تا کہ جہاں ہم خود اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر کو دیکھیں وہاں دنیا کو بھی توحید کا پیغام دے کر ایک ہاتھ پر جمع کرنے والے بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد اب ہم دعا کریں گے۔ دعاؤں میں شہدائے احمدیت کے خاندانوں کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ اُن کے پیاروں کی قربانیاں جلد رنگ لائیں اور ہم احمدیت کی ترقی کو کئی گنا پھلتے پھولتے دیکھیں۔ اسیرانِ راہِ مولیٰ کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ جلد اُن کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ اب پاکستان سے باہر دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر یہ جو اسیر ہیں یا جو اسیری کی تکلیفیں برداشت کر رہے ہیں، وہ پیدا ہو رہے ہیں۔ اس سال کے شروع میں مصر میں احمدیت کی وجہ سے مقامی مصری احمدیوں کو اسیری کے دن گزارنے پڑے لیکن بہر حال اُن کی تو رہائی ہو گئی اور وہاں کی جو حکومت بدلی ہے اُس سے پہلے ہی ہو گئی۔ آج کل شارجہ کے ہمارے ایک بہت مخلص عرب دوست احمدیت کی وجہ سے اسیری کے دن گزار رہے ہیں اور یہ عید بھی انہوں نے اسیری میں کی ہے۔ اکیلے احمدی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے مضبوط احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد اُن کی رہائی کے بھی سامان پیدا فرمائے۔ اسی طرح ہندوستان میں ہمارے ایک معلم کو گزشتہ جلسہ قادیان سے پہلے جلسے پر آتے ہوئے جب وہ نومبائعین کو لے کر آ رہے تھے، اغوا کیا گیا تھا۔ ابھی تک اُن کا پتہ نہیں چل رہا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی بھی جلد بازیابی کے سامان پیدا فرمائے۔

پاکستان میں مختلف جگہوں پر ہمارے بعض احمدی اغوا ہیں، جن میں سے ایک دس بارہ سال کا بچہ بھی ہے۔ اپنے باپ کے ساتھ اُس کو بھی اغوا کرنے والوں نے اغوا کر لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی جلد بازیابی اور رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ جماعت کے لئے مالی قربانیاں کرنے والوں کے لئے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور اُن کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ جو سست ہیں اُن کی توفیق بڑھانے اور اُن کی سستیاں دور کرنے کے لئے دعا کریں۔ واقفینِ سلسلہ کے لئے دعا کریں۔ بعض تو بڑے نامساعد حالات میں بڑی وفا کے ساتھ وقف کی روح کو قائم رکھتے ہوئے قربانیاں دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے۔ ان کی کاوشوں اور کوششوں کے بہترین پھل لگائے۔ تمام بیماروں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ جو لوگ پریشان ہیں اُن کی پریشانیوں کے دُور ہونے کے لئے دعا کریں۔ مختلف لحاظ سے جو ضرورتمند ہیں ان ضرورتمندوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کسی بھی طریقے سے جو مشکلات میں گرفتار ہیں اُن کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ تمام دنیا کی جماعتوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ تمام اُمّتِ مسلمہ کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور یہ زمانے کے امام کو پہچاننے والے ہوں اور جو کھوئی ہوئی ساکھ ہے اُس کو دوبارہ قائم کرنے والے ہوں۔ تمام انسانیت کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کو بھول کر یہ جس تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس سے محفوظ رکھے اور اپنی پہچان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بھی توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ کے اس پیغام کو، توحید کے پیغام کو دنیا میں احسن رنگ میں پھیلانے والے ہوں۔

خطبہ ثانیہ اور دعا کے بعد حضور انور نے فرمایا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سب کو عید مبارک بھی ہو۔ آپ لوگوں کو جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور دنیا میں ہر جگہ جہاں جہاں بھی احمدی ہیں سب کو عید مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

تبلیغ کے سلسلہ کو وسیع کرو

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’قرآن کریم کا یہ طریق ہے کہ وہ کئی مقامات پر مخاطب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتا ہے مگر مراد آپؐ کی اُمّت کے افراد ہوتے ہیں۔ اس جگہ بھی فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكَافِرِيْنَ (القصص:87) میں اُمت محمدیہ کے افراد سے خطاب کیا گیا ہے۔ ورنہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق تو اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے کہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الانعام: 163)۔ یعنی تُو ان لوگوں کو کہہ دے کہ میری عبادتیں اور میری قربانیاں اور میری زندگی اور میری موت سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس امر کا حکم دیا گیا ہے اور مَیں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

پس اس جگہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادتیں بھی اور آپؐ کی قربانیاں بھی بلکہ آپؐ کی زندگی بھی اور آپؐ کی موت بھی سب خدا کے لئے تھی۔ اور آپ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ کے مصداق تھے۔ اور نہ نبوت سے پہلے آپؐ نے کبھی شرک کیا اور نہ نبوت کے بعد۔ تو یہ تصور بھی کس طرح کیا جاسکتا ہے کہ کہ آپؐ کسی وقت کفار کی مدد کے لئے کھڑے ہو جائیں گے۔

پس فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكَافِرِيْنَ کے مخاطب امت محمدیہ کے افراد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اب جب کہ مَیں نے ایک کامل کتاب نازل فرما کر تمام دنیا کے لئے خیر اور برکت کا سامان مہیا کر دیا ہے اور قیامت تک اب کسی شریعت کی ضرورت نہیں رہی تو تمہارے لئے یہ ہرگز جائز نہیں کہ تم کتاب کے علوم سے غفلت اختیار کرو اور اس پر عمل کرنے میں تساہل سے کام لو۔ کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو تم دنیا میں گمراہی پھیلانے کا موجب بن جاؤ گے اور اپنے عمل سے کفار کے مددگار ہو جاؤ گے۔ کیونکہ مومن اور کافر دو مختلف راستوں پر جا رہے ہیں۔ مومن اس کتاب کو اپنے ہاتھ میں لے کر نکلے گا اور کافر اس کتاب کو مٹانے کی کوشش کرے گا۔ لیکن اگر کسی وقت اس کتاب پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرنے والا ہی اس کتاب کو پس پُشت پھینک دے گا تو وہ کفار کا مددگار ہو جائے گا۔ پس اے مسلمانو! تم ہمیشہ اس کتاب کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور کبھی کفار کے ان بد ارادوں میں جو وہ اپنے دلوں میں خدا اور اس کے رسول کے نام کو مٹانے کے لئے رکھتے ہیں مددگار مت بنو بلکہ ہمیشہ اس کی تعلیم کو پھیلاتے چلے جاؤ۔

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ آيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ (القصص:88) میں دوسری نصیحت اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ قرآن کریم ایک کامل کتاب ہے جس کے بعد کوئی شریعت نہیں مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ نزول قرآن کے بعد آیات الٰہیہ کا بھی نزول نہیں ہوگا۔ آیات الٰہیہ کا ہر زمانہ میں مختلف شکلوں میں نزول ہوتا چلا جائے گا۔ کبھی مجددین کی شکل میں، کبھی مامورین کی شکل میں اور کبھی معجزات و نشانات اور آسمانی تائیدات کی شکل میں۔ اس لئے جب بھی تم پر خدا تعالیٰ کی آیات نازل ہوں یعنی تمہارے زمانہ میں تمہاری ترقی اور بہتری کے لئے خدا تعالیٰ مختلف نشانات کے آئینہ میں اپنی شکل دکھائے تو ان پر ایمان لانے کے سلسلہ میں کوئی روک تمہارے راستہ میں حائل نہیں ہونی چاہئے۔ جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آخری زمانہ میں مسیح موعود آئے اور تمہارے کانوں میں اس کی آواز پہنچے تو تم فوراً اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کی طرف دوڑ پڑو۔ خواہ تمہیں گھٹنوں کے بل چل کر ہی اس کے پاس کیوں نہ جانا پڑے۔

وَادْعُ اِلٰی رَبِّكَ اور پھر ایمان لانے کے بعد تمہارا کام یہ ہے کہ تم دوسرے لوگوں کو بھی اس نعمت میں شریک کرو اور انہیں خدا تعالیٰ کے مامور پر ایمان لانے کی تحریک کرو۔ اور تبلیغ کے سلسلہ کو وسیع کرو۔

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (القصص:88) اور مشرکوں میں شامل نہ ہو۔ اس جگہ بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب نہیں بلکہ آپؐ کی اُمّت سے خطاب کیا گیا ہے۔ ورنہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نہ نبوت سے پہلے کبھی شرک کیا تھا اور نہ نبوت کے بعد آپؐ نے کبھی شرک کیا۔ پس اس آیت کی مخاطب آپؐ کی جماعت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ آیات الٰہیہ کا انکار اور تبلیغ میں کوتاہی بھی اپنے اندر شرک کا ہی ایک رنگ رکھتی ہے۔ کیونکہ آیات الٰہیہ کا انکار وہی شخص کرتا ہے جو ڈرتا ہے کہ اگر مَیں نے اپنے ایمان کا اظہار کیا تو لوگ میری مخالفت کے لئے کھڑے ہو جائیں گے۔ اسی طرح تبلیغ سے بھی وہی شخص بھاگتا ہے جو لوگوں کی مخالفت اور ایذا رسانی سے گھبراتا ہے اور یہ دونوں چیزیں اپنے اندر شرک کا ایک رنگ رکھتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے نصیحت فرمائی کہ تم مشرکوں میں سے مت بنو۔ دلیری سے آیات الٰہیہ پر ایمان لاؤ اور پھر دلیری سے ان کی دنیا میں اشاعت کرو۔ اور اپنی نگاہیں ہمیشہ آسمان کی طرف بلند رکھو۔ زمینی لوگوں سے مت ڈرو کہ یہ بھی ایک مخفی شرک ہے‘‘۔

(تفسیر کبیر۔ (سورۃ القصص) جلد ہفتم صفحہ 564)

ہمیں تو اُسوۂ خیرالبشر کو عام کرنا ہے

ہمیں شام و سحر تک بس یہی اِک کام کرنا ہے
نہ تھک کے بیٹھ جانا ہے نہ کچھ آرام کرنا ہے
معافی ، درگزر کا عام یہ پیغام کرنا ہے
دلوں کو جیتنا ہے پیار اپنے نام کرنا ہے
زمانے کو محبت سے ہی زیرِ دام کرنا ہے
ہمیں تو اُسوۂ خیرالبشرؐ کو عام کرنا ہے

....

یہ بیہودہ سی فلمیں ، لغو خاکے جو بناتے ہیں
بہت ہی ظالمانہ طور پر ہم کو ستاتے ہیں
دلوں کا خون کرتے ہیں ہمیں غصّہ دلاتے ہیں
اگر ردِّعمل ہو اس پہ پھر انگلی اٹھاتے ہیں
خدا کے دیں کو اُن کا کام ہی بدنام کرنا ہے
ہمیں تو اُسوۂ خیرالبشرؐ کو عام کرنا ہے

....

مقابل دینِ حق پر جو ہزیمت یہ اٹھاتے ہیں
خیالوں کی یہ آزادی کا واویلا مچاتے ہیں
چھڑکتے ہیں نمک زخموں پہ اور پھر مسکراتے ہیں
خدائے آسمانی کے غضب کو بھول جاتے ہیں
درودِ پاک کا فیضان ہم کو عام کرنا ہے
ہمیں تو اُسوۂ خیرالبشرؐ کو عام کرنا ہے

....

جلوسوں میں یہ گھیراؤ جلاؤ کون کرتا ہے
یہ مرنے مارنے کے بھاؤ تاؤ کون کرتا ہے
یہ گالی گولی کے روشن اَلاؤ کون کرتا ہے
جو سمجھائیں تو ان کو جاؤ جاؤ کون کرتا ہے
محبت سے تشدّد روکنا ، ناکام کرنا ہے
ہمیں تو اُسوۂ خیرالبشرؐ کو عام کرنا ہے

....

ہم اپنے ہاتھ سے جو گھر جلاتے ہیں وہ کس کے ہیں
معابد ، جن کو خاکستر بناتے ہیں وہ کس کے ہیں
سڑک پر توڑ کے سِگنل گراتے ہیں وہ کس کے ہیں
دکانیں ، بینک ، کاریں توڑے جاتے ہیں وہ کس کے ہیں
فسادوں سے تو خود اپنا وطن بدنام کرنا ہے
ہمیں تو اُسوۂ خیرالبشرؐ کو عام کرنا ہے

....

درودِ پاک سے اپنی جو تَر رکھیں زبانوں کو
اُسی کے رنگ و خوشبو سے سجا دیں ہم زمانوں کو
علاقوں، ملکوں، غیروں اور اپنے مہربانوں کو
اسی کے فیض کی پرواز دیں اپنی اڑانوں کو
اسی سے دشمنوں کو لرزہ براندام کرنا ہے
ہمیں تو اُسوۂ خیرالبشرؐ کو عام کرنا ہے

....

امامِ وقت سے قدسیؔ یہ اپنا دل سے وعدہ ہے
ہمارا فرض بھی دنیا کی نسبت کچھ زیادہ ہے
ہمارا حوصلہ مضبوط ہے سینہ کشادہ ہے
نبھائیں گے ہم عہدِ بیعت کو پختہ ارادہ ہے
کہ جب تک سانس ہے اس عہد کا اکرام کرنا ہے
ہمیں تو اُسوۂ خیرالبشرؐ کو عام کرنا ہے

............(عبدالکریم قدسیؔ)............

بقیہ از صفحہ 12: انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ غانا

محسوس کرتے ہوئے جماعت نے بروقت یہ انتظام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ریجن کی سربراہ ہونے کے ناطے، اس ادارہ کو اپنے ریجن میں خوش آمدید کہتی ہیں۔

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ کے افتتاح کے موقعہ پر طلباء اور اساتذہ جامعہ کے لئے ازراہ شفقت ایک خصوصی پیغام بھی بھجوایا جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جارہا ہے۔

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برائے جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل

مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب، امیر و مشنری انچارج احمدیہ مسلم جماعت گھانا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ گھانا میں جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ الحمدللہ۔ اس بہت بڑی نعمت کے عطا ہونے پر ہمیں اللہ کا بہت شکر گزار ہونا چاہئے۔ جامعہ کے قیام کا بنیادی مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ:

''مدرسہ کی سلسلہ جنبانی کی بھی اگر کوئی غرض ہے تو یہی ہے۔ اسی لیے مَیں نے کہا تھا کہ اس کے متعلق غور کیا جاوے کہ یہ مدرسہ اشاعت اسلام کا ایک ذریعہ بنے اور اس سے ایسے عالم اور زندگی وقف کرنے والے لڑکے نکلیں جو دنیا کی نوکریوں اور مقاصد کو چھوڑ کر خدمت دین کو اختیار کریں۔...... اور وہ اسلام کی خوبیوں اور کمالات کو پرزور اور پرشوکت الفاظ میں ظاہر کرسکیں''۔

(الحکم 10 فروری 1906ء)

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی ضروریات بڑھ رہی ہیں اور ہم مسلسل اللہ کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا رہے ہیں یہ بہت بڑا مقصد ہے جو ہمارے ذمہ ہے۔ اس بلند مقصد کے حصول کے لئے اگر ہم مبلغین کی تعداد کا اندازہ لگائیں جن کی ہمیں ضرورت ہے تو یہ تعداد اتنی بڑی ہے کہ اگر ہم چند موجود جامعات کا اندازہ لگائیں اور ان میں پڑھنے والے طلباء کو شمار کریں تو یہ واضح ہوجاتا ہے کہ یہ تعداد ہمارے مقصد کے حصول کے لئے کافی نہیں ہے۔

پس اس جامعہ کا قیام جماعت کی ان کوششوں کا ایک حصہ ہے جو وہ مختلف ممالک میں جامعات کے قیام کے لئے کررہی ہے۔ اللہ نے ہمیں یہ نادر موقع عطا فرمایا ہے کہ گھانا میں ایک جامعہ انٹرنیشنل کا آغاز ہوا ہے۔ جو تمام افریقن ممالک سے آنے والے طلباء کے لئے ہوگا کہ وہ آئیں اور دینی تعلیم حاصل کریں۔ یہ علم وہ مبارک روشنی ہے جو آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں اس روشنی سے دوبارہ منور کیا ہے اور ہمیں وہ مکمل روحانی علم عطا فرمایا ہے جسے ہم نے دنیا کے ہر کونے میں پھیلانا ہے۔

جامعہ کی وسعت کے حوالے سے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک بیٹی نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ ایک جہاز ہوا میں اڑ رہا ہے اور انہوں نے دیکھا کہ حضرت مصلح موعودؓ جہاز میں بیٹھے ہیں اور وہ ان کے ساتھ بیٹھی ہیں، جہاز ہوا میں اڑتا چلا جارہا ہے اور اس کے نیچے جامعہ کی عمارت بھی چلتی چلی جارہی ہے اور ختم نہیں ہوتی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک دن جامعات ساری دنیا میں پھیل جائیں گے۔ مزید اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ ان جامعات سے فارغ التحصیل خلافت احمدیہ کی مسلسل تربیت اور نگرانی میں ساری دنیا میں پھیلتے چلے جائیں گے۔

آپ میں سے جو طلباء اس جامعہ میں داخل ہونے کا اعزاز پارہے ہیں وہ انتہائی خوش نصیب ہیں۔ میری آپ کو نصیحت یہ ہے کہ آپ اپنا دینی علم بڑھائیں اور اس کے لئے اپنی ساری توجہ اپنی تعلیم پر مرکوز رکھیں۔ جو بھی علم آپ کو دیا جائے اسے یاد رکھیں اور اسے مکمل سمجھنے کی کوشش کریں نہ صرف امتحان پاس کرنے کے لئے بلکہ آپ جو بھی علم حاصل کریں وہ آپ کی روزمرہ زندگی کا حصہ بن جائے اور مزید پھیلتا چلا جائے۔

سب سے قیمتی علم قرآن کا علم ہے۔ اس لئے آپ کو قرآن کا صحیح ترجمہ سیکھنا چاہئے تفسیر پڑھیں اور قرآنی آیات پر غور کرنا اپنا روزمرہ کا معمول بنالیں۔ اس کے لئے پہلے دن سے آپ کی توجہ قرآن پر مبذول ہونی چاہیے۔ کیونکہ قرآن کے بغیر آپ ترقی نہیں کرسکتے۔ پھر آپ کو حدیث میں بھی مہارت پیدا کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اپنے اندر حدیث اور قرآن کی عظیم الشان تفسیر لئے ہوئے ہیں۔ اس لئے آپؑ کی کتب کا مکمل اور سمجھ کر مطالعہ آپ کا واحد مقصد ہونا چاہئے تاکہ آپ قرآن میں موجود خوبصورت تعلیم سے روشناس ہوسکیں۔ اس کے علاوہ آپ کے ذہن میں کوئی اور مقصد نہیں ہونا چاہئے۔

آپ کو خصوصی توجہ اپنے اخلاق پر دینی چاہئے تاکہ آپ مسلسل اپنی اخلاقی حالتوں میں ترقی کرسکیں۔ آپ کو کوشش کرنی چاہئے کہ خود کو غیر ضروری دنیاوی معاملات سے بچائیں تاکہ جب آپ میدان عمل میں جائیں تو ایسا معلوم ہو کہ آپ ابھی بھرپور توانائی کے ساتھ اللہ کی طرف سے آئے ہیں تاکہ اس کے دین کو دنیا میں پھیلاسکیں۔

میدان عمل میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے جو آپ پر ڈالی جائیں گی یہ ضروری ہے کہ پہلے آپ اپنے پیدا کرنے والے خدا کے ساتھ ایک زندہ تعلق پیدا کریں۔ آپ کو مسلسل اس آیت کی تلاوت کرنی چاہیے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (الفاتحۃ:6) ۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ آپ کو یہ دعا کثرت سے پڑھنی چاہئے اور اللہ کے حضور جھکنا چاہئے۔

مبلغین مذہبی امور میں ایک نمونہ ہوتے ہیں اور آپ کا کام تربیت کرنا اور دوسروں کی اصلاح کرنا ہے۔ اس لئے جب تک آپ میں تقویٰ گہرائی تک سرایت نہیں کرے گا آپ دوسروں کی ہدایت اور راہنمائی، ہدایت کی راہوں کی طرف نہیں کرسکتے۔ اس لئے آپ کے ہر عمل میں تقویٰ مدنظر رہنا چاہئے کیونکہ یہ آپ کے تقویٰ کا نمونہ ہی ہے جو لوگوں میں ایک مثبت پاک تبدیلی پیدا کرے گا۔

جب آپ نے اپنی زندگی دین کے لئے وقف کردی ہے تو یہ بھی ضروری ہے کہ آپ دینی علم سیکھیں اور بہترین راستے اس کے لئے وہ ہیں جو اللہ نے ہمیں سکھائے ہیں۔ سب سے ضروری چیز نماز کا قیام ہے یعنی باجماعت نماز کا قیام۔ آپ کو روزانہ باجماعت نماز ادا کرنی چاہئے۔ تہجد پڑھنی چاہیے اور نوافل ادا کرنے چاہئیں اور روزانہ ایک حصہ قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہئے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ بطور مبلغ آپ کو خود انحصاری کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور اپنے وسائل میں گزارہ کرنا سیکھنا چاہئے۔ آپ کو ہر وقت اللہ سے مدد اور ہدایت مانگنی چاہیے۔

یہ میری دعا ہے کہ اللہ اس نئے جامعہ پر اور اس کے سٹاف اور طلباء پر اپنا فضل کرے اور یہ جامعہ سینکڑوں؛ ہزاروں صالح اور باہمت مبلغین پیدا کرنے والا ہو جن کی بے لوث خدمات اور کوششیں اسلام اور احمدیت کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا باعث بن جائیں۔ اللہ آپ سب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔ والسلام

آپ کا خیر خواہ

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب جلسہ سالانہ یوکے 8/ستمبر 2012ء میں بھی اس جامعہ کی تعمیر کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا:

''جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کا قیام بھی اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمل میں آگیا ہے۔ بڑی خوبصورت بلڈنگ بنی ہے اور مزید تعمیر ہورہی ہے۔ انشاء اللہ وہاں تمام افریقن ممالک کے بچے جاکے شاہد کی ڈگری حاصل کرینگے۔ پہلے وہاں تین سالہ کورس تھا اب وہاں سے باقاعدہ شاہد کی ڈگری ملا کرے گی۔''

حضور انور کی خاص دعاؤں اور توجہ کے سبب اپنے افتتاح کے بعد پہلے ہفتہ میں ہی یہ ادارہ شہر میں معروف ہوچکا ہے اور اکثر لوگ اسے اپنے شہر میں ایک خوبصورت اضافہ قرار دیتے ہیں۔ منکسم کے مرکزی راستے سے ساحل کی جانب جانے والی ذیلی سڑک جو ابھی پختہ نہیں ہے پر یہ ادارہ واقع ہے۔ جہاں سے ایک دورویہ سڑک جامعہ کی عمارت کی جانب جاتی ہے۔ اس سڑک کے دونوں اطراف ایک سو کے لگ بھگ رائل پام کے درخت لگائے گئے ہیں جو کچھ عرصہ میں اس عمارت کی خوبصورتی میں اضافہ کا باعث بن جائیں گے۔ جامعہ کی مرکزی عمارت خوبصورت اور وسیع ہے جس میں فی الوقت دفاتر، لائبریری، میٹنگ روم، سٹاف روم، کلاس رومز، باتھ رومز کے ساتھ ساتھ طلباء کی رہائش بھی واقع ہے جبکہ آئندہ مراحل میں الگ ہوسٹل کی تعمیر کے بعد طلباء کی رہائش وہاں منتقل کردی جائیگی۔

عمارت میں داخل ہوتے ہی ایک لابی ہے جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک خوبصورت تصویر اور تعارف آویزاں کیا گیا ہے۔ نیز خلافت احمدیہ کے بارے میں بعض ارشادات بھی لکھے گئے ہیں۔ اسی لابی کے ایک جانب پرنسپل اور انتظامیہ کے دفاتر ہیں جبکہ دوسری جانب ہوادار اور کشادہ کلاس روم واقع ہے۔ اسی لابی کے ایک جانب سے بالائی منزل تک جانے کے لئے سیڑھیاں بنائی گئی ہیں جہاں طلباء کی رہائش، لائبریری اور کانفرنس روم واقع ہے۔ جامعہ کی عمارت کے سامنے ایک فلیگ پوسٹ بھی بنائی گئی ہے۔

جامعہ کی مسجد ابھی زیر تعمیر ہے جس میں تعمیر کے بعد پانچ سو افراد نماز ادا کرسکیں گے۔ فی الوقت نماز کا انتظام ایک ہال میں کیا گیا ہے، جو ڈائننگ روم کا ایک حصہ ہے۔ احاطہ جامعہ میں دو کمروں پر مشتمل ایک گیسٹ ہاؤس بھی بنایا گیا ہے۔

جامعہ انٹرنیشنل کا رقبہ باون ایکڑ ہے جس کا ایک چوتھائی رقبہ ابھی آباد کیا گیا ہے جبکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق تعمیراتی کام ابھی جاری ہیں۔ اور انشاء اللہ آئندہ چند سالوں میں حضور انور کی توجہ اور شفقت کی بدولت یہ ادارہ دنیا کے جامعات میں ایک نمایاں مقام اور مرتبہ حاصل کرلے گا۔

پہلے سال کے لئے جامعہ کے سٹاف میں درج ذیل اساتذہ شامل ہیں: خاکسار فرید احمد نوید پرنسپل، مکرم مرزا خلیل احمد بیگ صاحب، مکرم حافظ عبدالمجید طاہر صاحب، مکرم نوید احمد منگلا صاحب۔

جبکہ پہلے سال جامعہ میں داخل ہونے والے طلباء کی تعداد 18 ہے جن کا تعلق افریقہ کے 8 ممالک سے ہے۔ تاریخی ریکارڈ کی غرض سے ان طلباء کے نام اور ملک تحریر ہیں:

شمس الدین بوٹینگ، محمد کوئی، شریف بن جعفر، مصطفیٰ عثمان، ڈونکو ابوبشیر، حافظ اسماعیل احمد آڈوسائی از گھانا، ٹونو حبیب از بینن، عبدالرزاق لمبونی از ٹوگو، عبدالرؤوف، نورالدین، بیلو مبارک از نائیجیریا، یوسف رشید اوباٹ از کینیا، حافظ اظہر نکوٹو، رمضان کباگامبے، ذکی احمد تموزادے از یوگینڈا، جنگانی حسن از بورکینا فاسو، محمد مورس کمارا، حامد علی بنگورا از سیرالیون۔

یہ طلباء جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہیں، دین کی سربلندی کے لئے اپنی جان، مال، وقت اور عزت قربان کرنے کا عہد کئے ہوئے ہیں۔ خلافت احمدیہ کے یہ ادنیٰ غلام دنیا کے اندھیروں کو روشنی میں بدلنے کا عزم کئے ہوئے ہیں اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے جھنڈے تلے لانے کا یقین ان کے دلوں میں موجزن ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب ان کے ذریعہ سے دنیا کی سعید روحوں تک احمدیت کا پیغام پہنچ سکے گا اور ہر آنے والے دن کے ساتھ اسلام کا حقیقی پیغام دنیا میں پھیلتا چلا جائے گا۔

جماعت احمدیہ زیمبیا کے زیراہتمام
تراجم قرآن کریم اور دیگر جماعتی کتب کی کامیاب نمائش کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ چار سالوں کی طرح امسال بھی جماعت احمدیہ زیمبیا کو زیمبیا کے ایگریکلچر و کمرشل شو کے موقع پر تراجمِ قرآن کریم اور دیگر جماعتی کتب کی کامیاب نمائش کے انعقاد کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ یہ 86واں سالانہ میلہ لوساکا شہر میں 2 اگست تا 6 اگست 2012ء منعقد ہوا۔ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی ہمیں مرکزی گیٹ کے قریب جگہ ملی اور ہمارے سٹینڈ کے سامنے اور سائیڈ پر دونوں اطراف سے لوگوں کیلئے داخلی و خارجی راستے بنائے گئے تھے۔ اس طرح یہ سٹینڈ دونوں اطراف سے لوگوں کی نگاہوں کا مرکز رہا۔ اس سٹینڈ کے دونوں اطراف میں مندرجہ ذیل الفاظ لکھوائے گئے تھے:

Islam stands for peace.

Love for All Hatred for None.

Loyalty, Equality, Respect, Freedom, Peace.

The Ahmadiyya Movement in Islam advocates peace, tolerance, love, & understanding among followers of different faiths.

اس میلے میں شمولیت کے لئے وسیع پیمانے پر جماعتی لٹریچر تیار کیا گیا۔ مختلف موضوعات پر آٹھ ہزار پمفلٹس چھپوائے گئے۔ ڈیڑھ ہزار DVDs جماعتی تعارف کی تیار کی گئیں۔ اس کے علاوہ عرب افراد کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دلکش سیرت پر مبنی الحوارالمباشر کی دوسو DVDs تیار کی گئیں۔ 25 ہزار سے زائد مردوزن نے ہمارے سٹال کو دیکھا اور 1400 سے زائد نے جماعتی پمفلٹس اور DVDs لیں۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان نمائشوں کے بہترین نتائج مترتب فرمائے۔ آمین

(رپورٹ: محمد جاوید مبلغ سلسلہ زیمبیا)

خدمت خلق کا وسیع منصوبہ

طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ

(ڈاکٹر وقار منظور بسراء۔ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

''خداتعالیٰ نے صفت رحمانیت کے تابع جو شفا کا مضمون پیدا کیا ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ان میں ایک ہومیوپیتھی شفا کا نظام بھی ہے اور یہ الٰہی نظامِ شفا کے قریب تر ان معنوں میں ہے کہ اس کی اتنی باریکیاں ہیں کہ ان پر غور کرنے سے انسان خدا کی ہستی کا لازماً قائل ہو جاتا ہے۔ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے بغیر یہ شفا کا مضمون سکھایا جاتا۔بہرحال اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے اس مضمون پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔'' (خطبہ جمعہ 3/اگست 2001ء)

ہومیوپیتھی صفت رحمانیت کے عظیم احسانوں میں سے ہے جسے پروردگار نے انسان کی پیدائش سے بھی لاکھوں کروڑوں سال پہلے انسان کے blue print میں شامل فرما دیا تھا۔خدا تعالیٰ کے علم میں تھا کہ آنے والے وقت میں انسان کو ایسی ذہنی اور جسمانی بیماریوں کا سامنا ہوگا جن کے علاج سے دوسرے تمام طریقہ ہائے علاج قاصر رہ جائیں گے۔رحمان خدا نے ابتدا سے ہی ان امراض سے ''علاج بالمثل'' کے ذریعے شفا کی صلاحیت انسان کی فطرت میں کندہ کر چھوڑی ہے۔

خلافتِ رابعہ میں حضورؒ کا ایک مکتوب جماعتی کارکنان کے لئے سرکلر کیا گیا تھا جس میں حضورؒ کے یہ الفاظ درج تھے:

''کارکنان کے علاج کا ہسپتال پر اس قدر بوجھ! اگر خلیفہ وقت اور اس کے بچوں کو ہومیوپیتھی سے آرام آسکتا ہے تو جماعتی کارکنان کو کیوں نہیں آسکتا؟''

کتنا دکھ ہے اس فقرے میں ۔حضورؒ کے ان الفاظ میں کارکنان کے علاج پر اٹھنے والے اخراجات کا افسوس نہیں۔ہرگز نہیں۔اس خط کے تحریر کرنے کے بعد بھی حضورؒ نے جدید سہولتوں والے کئی ہاسپٹلز کے کروڑوں روپے کے پراجیکٹس بنوائے اور مکمل کروائے ۔ اظہار تو حضورؒ نے اس دکھ کا فرمایا کہ ہومیوپیتھی کی طرف اس قدر بے توجہگی ! حضورؒ نے تو اپنی عظیم مقدّس زندگی کے پچاس سال سے زیادہ ہومیوپیتھی کے فروغ کے لئے شدید جدوجہد کرتے ہوئے گزارے اور افراد جماعت اس نعمت کی عظمت پھر بھی نہیں پہچان پائے ! یہ دکھ پنہاں تھا خط کے الفاظ میں۔

2 مارچ 2000ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے طاہر ہومیوپیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے قیام کی منظوری عطا کرتے ہوئے فرمایا:۔

''مجلس خدام الاحمدیہ خدمت خلق کے تحت ہومیوپیتھی کے فروغ کے لئے جس وسیع منصوبہ کا ارادہ رکھتی ہے میں اس کی کامیابی کے لئے دعاگو ہوں ۔بہت نیک کام ہے۔اللہ تعالیٰ اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ لوگ شفا پائیں۔''

طاہر ہومیوپیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ پر اس دعا کے نتیجے میں ہونے والے غیر معمولی فضلوں کا آج ایک مختصر سا جائزہ پیش ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ادارے میں تمام مریضوں کا علاج ادویات سمیت بلا معاوضہ کیا جاتا ہے۔تیسری دنیا کے ایک ملک کے ایک چھوٹے سے شہر میں خلفاء احمدیت کی دعاؤں سے قائم طاہر ہومیوپیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ دنیا کا واحد ہومیوپیتھک ادارہ ہے جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے پانچوں براعظموں سے مریض بغرض علاج آتے ہیں۔

گزشتہ 12 سالوں میں درج ذیل ممالک سے تعلق رکھنے والے انتیس ہزار چھ سو نوے (29690) مریضوں نے طاہر ہومیوپیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ سے علاج کروایا : جرمنی، امریکہ ، برطانیہ ، کینیڈا، ناروے، یو اے ای، آسٹریلیا،بیلجیئم ، سعودی عرب، ہالینڈ ،سوئٹزرلینڈ ،فرانس، بھارت ،سری لنکا، ڈنمارک، سویڈن، تنزانیہ، سپین، بورکینا فاسو، جاپان، اٹلی، کویت، سیرالیون، بنین ، افغانستان، عمّان، گھانا، کرغستان، نائیجیریا، بحرین، چین، قازقستان، ہانگ کانگ، آئرلینڈ، کینیا، روس، زمبابوے، تھائی لینڈ، ماریشس، بنگلہ دیش، نیپال، انڈونیشیا، فجی، پرتگال، پولینڈ، ساؤتھ افریقہ، کانگو، لائبیریا، ساؤتھ کوریا، یوگنڈا، قطر، مصر، ایران، ملائشیا، یونان، یوکرین، نیوزی لینڈ، وینزویلا، برازیل، یمن، آئیوری کوسٹ۔

نیز قیام سے لے کر اب تک (مئی 2012) بارہ سالوں میں طاہر ہومیوپیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں کُل چودہ لاکھ اُنیس ہزار پانچ سو بائیس (14,19,522) مریضوں کا علاج کیا گیا۔الحمدللہ۔

اِس ادارے میں حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں سے روزانہ ہونے والی سینکڑوں شفاؤں میں سے کچھ مثالیں پیش ہیں۔

☆ ایک American جو پیشے کے لحاظ سے سعودی عرب میں consultant کے طور پر کام کر رہے تھے 16 سال سے شوگر کے مریض تھے۔روزانہ 20 یونٹ انسولین لگاتے تھے۔انکے دائیں پاؤں کے انگوٹھے پر زخم نمودار ہوا۔امریکہ میں ڈاکٹرز سے چیک کروانے پر پتہ چلا کہ گینگرین ہے۔چنانچہ دو ماہ بعد اِن کے پاؤں کا انگوٹھا کاٹ دیا گیا۔جون 2006ء میں کاروبار کے سلسلے میں پاکستان آئے اور یہاں قیام کے دوران دوبارہ گینگرین ہوگئی اور انہیں سرگنگا رام ہسپتال لاہور میں داخل ہونا پڑا۔ فاطمہ جناح میڈیکل کالج کے سینئر پروفیسر ڈاکٹرز نے فیصلہ دیا کہ ان کا پاؤں کاٹنے کے علاوہ اور کوئی علاج نہیں۔ وہاں پر تعینات ایک احمدی لیڈی ڈاکٹر نے انہیں طاہر ہومیوپیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ سے علاج کروانے کا مشورہ دیا۔ اگست 2006ء میں یہ بغرض علاج آئے اور بفضل تعالیٰ نہ صرف ان کا پاؤں کٹنے سے بچ گیا اور زخم بالکل ٹھیک ہوگیا بلکہ اُن کی شوگر بھی جس کے لئے وہ روزانہ 20 یونٹ انسولین لگاتے تھے بالکل نارمل ہو گئی۔الحمدللہ۔

(انہوں نے دوبارہ گنگا رام ہسپتال کے پروفیسرز کو پاؤں دکھایا اور کہا کہ دیکھیں یہ کیا معجزہ ہوگیا۔اس پر انہوں نے کہا کہ ہاں واقعی! مگر معجزہ کا لفظ نہیں استعمال کرنا چاہیے کیونکہ ربوہ والوں کے علاج سے شفا ہوئی ہے)۔

☆ امریکہ ہی میں مقیم ایک 10 سالہ احمدی بچے کا دو ماہ سے بخار نہیں اتر رہا تھا اور گردن کے غدود (lymph nodes) سوج گئے تھے۔امریکہ کے ہسپتالوں میں اس کے ہر طرح کے ٹیسٹ ہوئے۔خون کے ٹیسٹوں سے بلڈ کینسر کی علامتیں آئیں تو ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کا bone marrow test ہوگا۔اس پر والدین نے شدید اضطراب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے دعا کی درخواست کی۔حضور نے ارشاد فرمایا کہ بچے کا طاہر ہومیوپیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ سے علاج کروائیں۔بچے کا یہاں علاج شروع ہوتے ہی آرام آنا شروع ہوگیا۔اور حضور انور کی دعا سے ایک ہفتہ میں ہی اسے کامل شفا ہوگئی۔ الحمدللہ ربّ العالمین ۔ڈاکٹرز حیران رہ گئے اور جب بچے کے ٹیسٹ ٹھیک آئے تو انہوں نے کہا کہ ہمیں سمجھ نہیں آرہی کہ یہ کیا ہوا لیکن اب اس کے bone marrow test کی ضرورت نہیں۔الحمدللہ

☆ لاہور کی ایک احمدی فیملی کے ہاں ایک بچہ کی پیدائش کے بعد 6 سال کا لمبا عرصہ گزر گیا لیکن امید نہ ہوئی۔ طاہر ہومیوپیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ سے علاج کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے پریگنینسی (Pregnancy) ہوگئی لیکن چند ماہ گزرنے کے بعد ڈاکٹرز نے کہا کہ پیچیدگیاں پیدا ہوگئی ہیں اور لازماً حمل ضائع کرنا ہوگا۔ یہ پریشان ہو کر ملک سے باہر دنیا کے ایک چوٹی کے گائناکالوجسٹ کے پاس بھی گئے۔ لیکن پھر انہوں نے فیصلہ کیا کہ اللہ کے فضل سے پریگنینسی بھی طاہر ہومیوپیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے علاج سے ہوئی ہے اب علاج کروانے یا ضائع کروانے کے فیصلہ کے لئے بھی وہیں رجوع کرتے ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی دعاؤں سے طاہر ہومیوپیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے علاج کے بعد تمام پیچیدگیاں ختم ہوگئیں اور ایک صحتمند بچی پیدا ہوئی۔ الحمدللہ۔

☆ ایک احمدی دوست کے ایک غدود میں 2000ء میں کینسر کی گلٹی پائی گئی جو کہ آپریشن سے نکال دی گئی اور کیموتھراپی شروع ہوگئی جو آٹھ ماہ جاری رہی۔مارچ 2002ء میں کینسر کی گلٹیاں پورے پیٹ میں پھیل گئیں۔جب آغا خان ہسپتال کراچی کے کینسر کے ماہر ڈاکٹر نے انہیں لاعلاج قرار دے دیا تو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں دعا کا خط لکھا اور ساتھ تحریر کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے شفا دی تو زندگی وقف کردونگا ۔ حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہومیوپیتھک علاج کروائیں ۔انہوں نے طاہر ہومیوپیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے علاج شروع کروایا۔ علاج شروع ہوتے ہی طبیعت ٹھیک ہونی شروع ہوگئی اور چند ماہ میں مکمل طور پر صحت یاب ہوگئے ۔الحمدللہ

صحت یابی کے بعد انہوں نے حضور انور کی خدمت میں زندگی وقف کی درخواست پیش کی جو حضور نے منظور فرمالی اور اب گزشتہ دس برسوں سے جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور ان کے تمام ٹیسٹ بھی خدا کے فضل سے ہر لحاظ سے نارمل چلے آرہے ہیں۔الحمدللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اپنے ایک خطاب میں فرماتے ہیں:

''اب دعوتِ الی اللہ اور ہومیوپیتھی ایک چیز ہیں۔''

اُس وقت ہمارا ذہن اس ارشاد کے مطالب کا پوری طرح احاطہ نہیں کر پاتا تھا کہ حضور نے تو ہماری تربیت فرمائی ہے کہ خدمت خلق ہر غرض سے بالا ہو کر کرنی ہے۔ دعوت الی اللہ اور ہومیوپیتھی اکٹھے کیسے کریں گے۔آج کئی برس بعد نتائج دیکھ کر پوری بات سمجھ آرہی ہے کہ ہم نے ہومیوپیتھی کے میدان میں خدمت خلق تو بے لوث ہی کرنی ہے۔خدا تعالیٰ کے فضل سے ہومیوپیتھی کے ذریعے اِس بے لوث خدمت کا لازمی نتیجہ کامیاب دعوت الی اللہ کی شکل میں ظاہر ہوگا۔سو آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ماہ چار ہزار سے زائد غیراز جماعت افراد بغرضِ علاج طاہر ہومیوپیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ آتے ہیں اور نہایت ہی گہرا اثر لے کر جاتے ہیں۔ پروردگار اس ادارے کو تا قیامت شفاؤں کا مرکز بنائے رکھے ۔ اور اللہ کرے کہ جو بیج خلفاء احمدیت نے لگایا ہم اس کی حفاظت اور آبیاری کا حق ادا کرنے والے ہوں۔آمین۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) **& David Wilson.**
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرِ انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت سید احمد صاحب بریلوی شہیدؒ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم دسمبر 2009ء میں حضرت سید احمد بریلوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی سیرۃ و سوانح سے متعلق ایک مختصر مضمون مکرم نذیر احمد سانول صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے والد کا اسم گرامی سید محمد عرفان اور دادا جان کا نام سید نور محمد تھا۔ آپ کا نسب نامہ حضرت حسنؓ بن علیؓ سے جا کر ملتا ہے۔ اس خاندان کی ہندوستان میں آمد کا زمانہ معلوم نہیں ہے۔ حضرت سید احمد صاحب نہایت حسین و جمیل تھے۔ بلند قامت، سرخ و سفید رنگت، بال سیاہ، قوی ہیکل، ابرو پیوستہ، کشادہ پیشانی، دراز بینی، خنداں رو تھے۔ شخصیت بہت بارعب تھی۔

جب آپ کچھ بڑے ہوئے اور کھیل کود میں مشغول ہوئے تو بھی آپ کے کھیل باقی بچوں کے کھیل سے مختلف ہوتے، آپ بچوں کو جمع کرتے اور دو لشکر بنا لیتے ایک اسلامی اور دوسرا کفار کا، پھر ایک دوسرے پر حملہ ہوتا اور یہی آوازیں دیتے کہ مار دیا، فتح حاصل کر لی اور پھر بلند آواز سے تکبیریں کہتے۔ اس طرح آپ لشکر اطفال کی سرداری کیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ آپ رات کو سوئے ہوئے تھے تو آپ نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس تشریف لائے ہیں اور بڑی محبت سے ایک کے بعد ایک چھوارہ آپ کے منہ میں ڈالتے ہیں۔ جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کے منہ میں ان چھواروں کی مٹھاس اسی طرح موجود تھی۔

شاہ صاحب کی زندگی کے اَن گنت واقعات کتب میں موجود ہیں جو آپ کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالتے ہیں۔ ہمدردی خَلق کا ایک واقعہ حضرت سید احمد صاحبؒ خود فرماتے ہیں کہ جب میں دہلی کے لئے روانہ ہوا تو اس وقت میرے پاس صرف تین پیسے تھے۔ دہلی کا سفر چودہ، پندرہ منزل تھا۔ ایک منزل چل کر میں نے ایک پیسے کے ستّو اور گڑ خرید کیا اور ستو گھول کر مَیں پینا ہی چاہتا تھا کہ ایک مسکین نے صدا بلند کی کہ مَیں چار دن سے بھوکا ہوں۔ سید صاحب فرماتے ہیں کہ یہ صدا سن کر میرے دل میں خیال آیا کہ میں فوراً یہ ستّو پی جاؤں۔ پھر غور کیا اور سوچا کہ میں دو دن کا بھوکا ہوں اور یہ چار دن سے بھوکا ہے اسلئے اس کا حق پہلے ہے۔ اس پر میں نے وہ ستّو اس مسکین کو دیدیئے اور ساری رات مَیں نے ذکر الٰہی کرتے ہوئے گزار دی۔ صبح ہوئی تو پھر ایک پیسے کے ستّو خرید کئے اور بھوک مٹائی۔

آپؒ کی سوانح میں یہ واقعہ بھی درج ہے کہ ایک دفعہ آپؒ کے دو تین ساتھیوں نے کہا کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ غیب سے ہماری لئے کوئی رزق کا سامان کرے۔ پہلے تو آپؒ نے اپنے ساتھیوں کو کہا کہ آج کی رات بھوک کی سختی اٹھا لو صبح کوئی انتظام ہو جائے گا۔ لیکن بھوک اتنی زیادہ تھی کہ ساتھی بالکل اس کے لئے تیار نہ ہوئے اور آپ سے دعا کرنے پر زور دیتے ہوئے لشکر کی طرف چلے گئے۔ آپؒ ایک کمبل اوڑھ کر لیٹ گئے اور دعا کرنے لگے۔ کچھ دیر بعد آپ کو ایک شخص نے اٹھایا اور گرم حلوہ کا ایک بڑا تھال پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ حلوا خدا تعالیٰ کی نذر ہے آپ اس کو لے لیجئے۔ آپؒ نے فرمایا کہ کچھ دیر ٹھہر جاؤ، میرے ساتھی لشکر میں گئے ہوئے ہیں وہ واپس آتے ہیں تو یہ حلوا اپنے برتنوں میں ڈال کر برتن آپ کو واپس کر دیتے ہیں۔ اس پر اس شخص نے کہا یہ برتن بھی خدا کی نذر ہے اس کو آپ رکھ لیں اور مجھے رخصت دیجئے۔ میں زیادہ وقت یہاں ٹھہر نہیں سکتا۔ یہ کہتا ہوا کہ وہ شخص وہاں سے رخصت ہو گیا۔ اس شخص کے چلے جانے کے بعد آپ کے ساتھی آ گئے تو سید صاحب نے اُن سے کہا کہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا چاہئے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ چنانچہ سب نے شکر الٰہی کرتے ہوئے اس رزق کو کھایا۔

آپؒ کو ایک حاسد نے ایک مرتبہ زہر بھی دیدیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو محفوظ رکھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دوران جنگ ایک مرتبہ ایک مسلمان ہی کچھ کھچڑی بنا کر افسرانِ لشکر کے لئے لایا اور بڑی عقیدت سے پیش کی۔ باقی تو کسی نے وہ کھچڑی نہ کھائی البتہ حضرت سید احمد صاحبؒ نے کھا لی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا آپؒ کو زہر کا پوری طرح سے اثر ہو گیا۔ کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ آپ کی طبیعت ناساز ہو گئی اور قے آنی شروع ہوئی۔ فوری علاج معالجہ کیا گیا تو زہر کا اثر کافی حد تک زائل ہو گیا لیکن وہ صورت نہ رہی جو ایک صحتمند آدمی کی ہوتی ہے۔ قریباً ایک ہفتہ تک بیہوشی کی کیفیت میں رہنے کے بعد جب آپ کو ہوش آیا تو آپ کو تمام حالات جنگ سے اطلاع دی گئی۔ اس پر آپؒ نے فرمایا کہ یہ جو ہمیں تکلیف پہنچی ہے یہ ہماری خطا کا نتیجہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس ذریعہ سے میرے جد امجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مجھ پر جاری کر دیا ہے۔ اس کے بعد اُن لوگوں کو جنہوں نے آپ کو زہر دیا تھا گرفتار کر کے آپ کے پاس لایا گیا لیکن آپ نے اُن کو براہ حلم و ترحم کچھ نہ کہا۔ دوسرے سب لوگ ان کے قتل کے درپے تھے لیکن آپ نے انہیں رات کے اندھیرے میں فرار کر دیا۔ اس طرح سید صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے اپنے جانی دشمنوں کو معاف کر دیا۔

اس زمانہ میں سکھ مسلمانوں پر بے حد ظلم کر رہے تھے۔ اذان دینے کے لئے اجازت نہ تھی۔ مسلمانوں کا قتل عام کیا جا رہا تھا۔ بچوں کو ذبح کیا جاتا۔ عورتوں کو زبردستی اپنے قبضہ میں کیا جاتا۔ اس ظلم عظیم کو آپؒ نے برداشت نہ کیا اور سکھوں کے خلاف جہاد کیا۔ آخری معرکہ بالاکوٹ میں ہوا اور معرکہ ایسی جگہ ہوا تھا کہ دشمنوں پر حملہ سے روک کے لئے ایک طرف دلدل تھی اور پھر مدّ مقابل پہاڑ پر چڑھے ہوئے تھے اور وہاں سے گولیاں برسا رہے تھے۔ کافی دیر مقابلہ کے بعد بھی جب کوئی کامیابی کی راہ دکھائی نہ دی تو حضرت سید صاحبؒ نے دشمن کے علاقہ میں پہنچنے کے لئے دلدل میں چھلانگ لگا دی اور اپنی جواں مردی اور شیر نَر حوصلہ کے ساتھ طاقت لگا کر دلدل سے پار ہو کر اکیلے ہی دشمن پر حملہ آور ہو گئے۔ اس کے بعد آپ کے ساتھی بھی اس دلدل میں سے پار ہو کر آپ سے ملنے لگے لیکن بہت سے اس دلدل میں پھنس بھی گئے اور بعض لوگوں کی بندوقیں گیلی ہو کر ناکارہ ہو گئیں۔ چنانچہ دشمن سے تو مقابلہ خوب ہوا لیکن دشمن پہاڑ پر تھا اور اُن کے لئے اوپر سے گولیاں برسانا آسان تھا۔ حضرت سید احمد شہیدؒ کا مزار مبارک بالاکوٹ میں موجود ہے اور قبر کچی مٹی کی بنی ہوئی ہے۔

حضرت سید احمد شہیدؒ تیرھویں صدی کے مجدّد تھے۔ اس بارہ میں منشی جعفر صاحب تھانیسری لکھتے ہیں: ''اگر اس بزرگ کو مجدد تیرھویں صدی یا مہدی وسط کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا...... نئی روشنی والوں کو ان واقعات سے سخت چڑ ہوگی مگر جبکہ وہ اپنے پیران پیر مسیح کی سوانح سے مقابلہ کریں گے تو مابین ہر دو سوانح سرمو تفاوت نہ پائیں گے بلکہ وقت موازنہ جان لیں گے کہ مسیح اور سید صاحب ایک ہی شاہراہ کے راہرو اور ایک استاد کے شاگرد تھے''۔

(تواریخ عجیبیہ موسوم بہ سوانح احمدی صفحہ نمبر 5)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے یوحنا نبی خدا تعالیٰ کی تبلیغ کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے اسی طرح ہم سے پہلے اسی ملک پنجاب میں سید احمد صاحب توحید کا وعظ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ یہ بھی ایک مماثلت تھی جو خدا تعالیٰ نے پوری کر دی''۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 356)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت بریلوی صاحب شہید کے کام کی نسبت فرماتے ہیں:

''ہند میں دو واقعہ ہوئے ہیں۔ ایک سید احمد صاحب کا اور دوسرا ہمارا۔ ان کا کام لڑائی کرنا تھا انہوں نے شروع کر دی۔ مگر اس کا اتمام ہمارے ہاتھوں مقدّر تھا جو کہ اب اس زمانہ میں بذریعہ قلم ہو رہا ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 192۔ ایڈیشن 1984 مطبوعہ لندن)

....

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم ستمبر 2009ء میں شامل اشاعت مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

سہتے ہیں جو دنیا کے ستم صبر و رضا سے
پاتے ہیں وفاؤں کا صلہ اپنے خدا سے
مل جاتی ہے ان لوگوں کو ایمان کی دولت
ہر لمحہ بسر کرتے ہیں جو صدق و صفا سے
اک شخص کہ دکھ درد میں ہے سب کا مسیحا
ہو جاتی ہے ہر دُور بلا اس کی دعا سے
سب لطف و عنایات ملیں مجھ کو بھی پیارے
گزرے یہ میری زیست سدا عجز و وفا سے

محترم چودھری شمس الدین صاحب

محترم چودھری شمس الدین صاحب کا ذکر خیر اُن کے پوتے مکرم منتظر احمد صاحب کے قلم سے روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 14 دسمبر 2009ء میں شامل اشاعت ہے۔

محترم چودھری شمس الدین صاحب 1938ء میں بھارت کے شہر خانپور کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد گوجرانوالہ کے گاؤں چک پٹھان میں رہائش اختیار کی۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد گکھڑمنڈی کے ایک سکول سے میٹرک کیا۔ اِس دوران 1953ء میں فسادیوں نے احمدیوں کے خلاف شدید ہنگامہ آرائی کی تو ایک روز سکول کے چند شریر لڑکوں نے آپ کو گھیر لیا اور دھمکانے لگے۔ اسی اثناء میں کسی نے خنجر نکال کر آپ کے گلے پر رکھ دیا کہ اچانک سفید کپڑوں میں ملبوس ایک بارعب شخص نے کمرہ کی کھڑکی میں کھڑے ہو کر لڑکوں کو ڈانٹا تو وہ مرعوب ہو کر وہاں سے بھاگ نکلے۔ اس واقعہ کا آپ کی ذات پر یہ اثر ہوا کہ پھر ساری زندگی آپ نے ڈنکے کی چوٹ اپنے احمدی ہونے کا اعلان کیا اور کبھی کسی کے رعب میں نہیں آئے۔

محترم چودھری صاحب نے میٹرک کرنے کے بعد رسولؔ کے سول کالج میں تعلیم پائی اور پھر لاہور واپڈا ہاؤس میں ملازمت اختیار کر لی اور یہیں سے 2003ء میں بطور اسسٹنٹ مینیجر ڈائریکشن ریٹائر ہوئے۔ وفات 15 جون 2009ء کو 67 سال کی عمر میں ہوئی۔

آپ نماز تہجد کا باقاعدگی سے التزام کرتے۔ قریباً 22 سال تک ٹاؤن شپ لاہور میں جماعت کے صدر رہے اور اس دوران مسجد بیت الکریم کی اراضی خرید کر مسجد بھی تعمیر کروائی۔ پھر مسجد کی آبادکاری کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہے۔ فجر اور مغرب کی نماز کے لئے چار پانچ کلومیٹر کا فاصلہ پیدل طے کر کے مسجد جاتے تاکہ راستہ میں دیگر احمدیوں کو نماز کی اطلاع کرتے چلے جائیں۔ آپ کی وفات بھی مسجد میں ہی ہوئی جب آپ نماز فجر کے لئے وہاں گئے ہوئے تھے۔

ہمیشہ قول سدید کا اظہار کرتے۔ برادری والے اکثر معاملات کا فیصلہ آپ سے کرواتے۔ دوسروں کی خدمت کے لئے آپ ہمیشہ تیار رہتے۔ دعوت الی اللہ کی خاطر ہر قربانی پیش کر دیتے اور اس تکلیف میں لطف محسوس کرتے۔

....

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 2؍ستمبر 2009ء میں شامل اشاعت مکرم مبشر احمد محمود صاحب کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

خود اپنی فکر و نظر میں خطا تلاش کرو
پھر اس کے بعد کسی کی جفا تلاش کرو
وہ اس طرح تو کبھی مہرباں نہیں ہوگا
اے خُوئے گِریہ کوئی انتہا تلاش کرو
جو نارسائی کے زخموں سے چُور ہو جاؤ
تو اپنے ذوقِ طلب کی خطا تلاش کرو
وہ صرف منبر و معبد میں ہی نہیں ملتا
کسی غریب کے گھر بھی خدا تلاش کرو

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

26th October 2012 – 1st November 2012

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 26th October 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Yassarnal Qur'an: An educational programme presented by Qari Muhammad Aashiq.
01:20	Huzoor's Tours: Tour of Ghana
02:30	Japanese Service
02:50	Tarjamatul Qur'an Class
04:05	Hajj-e-Baitullah: Part 1 of a programme about the pilgrimage.
04:55	Liqa Ma'al Arab
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an
06:55	Huzoor's Tours: Tour of Ghana
07:40	Siraiki Service
08:30	Rah-e-Huda
10:00	Indonesian Service
11:00	Fiq'ahi Masa'il
12:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V.
13:15	Seerat-un-Nabi (saw)
13:40	Tilawat: Recitation of the Holy Qur'an
13:55	Yassarnal Qur'an [R]
14:15	Bengali Service
15:20	Hajj-e-Baitullah: Part 2.
16:20	Friday Sermon
17:35	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:30	Huzoor's Tours [R]
19:25	Beacon of Truth
20:25	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:10	Rah-e-Huda [R]

Saturday 27th October 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Yassarnal Qur'an
01:15	Huzoor's Tours: tour of Ghana
02:00	Friday Sermon: recorded on 19th October 2012
03:15	Rah-e-Huda
05:00	Liqa Ma'al Arab: recorded on 11th March 1998.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel
06:55	Jalsa Salana Address
07:55	International Jama'at News
08:30	Story Time: Islamic stories for children
08:50	Question and Answer Session
09:30	Live Eid proceedings: proceedings of Eid preparations from Baitul Futuh
10:00	Live Eid Sermon: Eid address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from London.
11:00	Live Eid proceedings
12:00	Tilawat
12:10	Story Time [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
12:55	Intikhab-e-Sukhan
13:55	Bangla Shomprochar
14:55	MTA Variety
16:00	Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	MTA World News
18:00	Jalsa Salana Address [R]
19:30	Faith Matters
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:45	Friday Sermon [R]

Sunday 28th October 2012

00:00	MTA World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana Address
02:25	Story Time
02:40	Friday Sermon: 26th October 2012
03:50	The Importance of Hajj
04:55	Liqa Ma'al Arab
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Yassarnal Qur'an
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class
07:55	Faith Matters
09:05	Question and Answer Session: recorded on 19th June 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 3rd February 2012.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon [R]
14:10	Bengali Service
15:30	Gushan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
16:15	Eid for Everyone [R]
17:35	Kids Time
18:05	Yassarnal Qur'an
18:30	MTA World News
19:00	Gushan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
20:00	Beacon of Truth
21:00	Discover Alaska: An English documentary
21:30	Eid for Everyone
22:05	Friday Sermon [R]
23:20	Question and Answer Session [R]

Monday 29th October 2012

00:10	MTA World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Yassarnal Qur'an
01:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat)
02:05	Discover Alaska: An English documentary
02:30	Friday Sermon: Recorded on 26th October 2012
03:45	Real Talk
04:55	Liqa Ma'al Arab
06:05	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi (saw)
06:30	Al-Tarteel
07:00	Huzoor's Tours: Tour of Ghana
07:55	International Jama'at News
08:30	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: French Mulaqat. Recorded on 14th February 1999.
10:00	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon delivered on 10th August 2012.
10:55	Eid Milan Party Qadian
12:00	Tilawat & Dars
12:20	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: recorded on 22nd December 2006
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Eid Milan Party Qadian [R]
16:00	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:20	Huzoor's Tours [R]
19:30	Real Talk
20:30	Rah-e-Huda [R]
22:25	Friday Sermon [R]
23:00	Eid Milan Party Qadian [R]

Tuesday 30th October 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	Insight
00:45	Al-Tarteel
01:20	Huzoor's Tours: Tour of Ghana
02:10	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal
02:40	Kids Time
03:10	Friday Sermon: recorded on 22nd December 2006
04:15	Eid Milan Party Qadian
05:05	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 6th May 1998.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Jalsa Salana UK: opening address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V on 22nd June 2011.
08:20	Insight: recent news in the field of science
08:15	Australia: Home & Gardens
09:00	Question and Answer Session: recorded on 19th June 1996. Part 2.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon, delivered on 7th October 2011.
12:15	Tilawat & Insight
12:35	Yassarnal Qur'an
13:00	Real Talk
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Moshaa'irah: an evening of poetry
16:00	Prophecies about the Holy Prophet Muhammad (saw)
16:30	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
17:00	Le Francais C'est Facile
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Jalsa Salana UK 2011 [R]
19:40	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 26th October 2012.
20:45	Insight: recent news in the field of science
21:00	Prophecies about the Holy Prophet Muhammad (saw) [R]
21:30	Australia: Home & Gardens [R]
22:15	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
23:00	Question and Answer Session [R]

Wednesday 31st October 2012

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Jalsa Salana UK 2011 Address
02:40	Le Francais C'est Facile
03:15	Australia: Home & Gardens
04:20	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
05:00	Liqa Ma'al Arab: recorded on 21st April 1998
06:00	Tilawat & Dars
06:40	Al-Tarteel
07:10	Jalsa Salana UK 2011
08:15	Real Talk
09:20	Question and Answer Session
10:10	Indonesian Service
11:10	Swahili Service
12:15	Tilawat & Dars
12:55	Al-Tarteel
13:25	Friday Sermon: Recorded on 12th January 2007
14:15	Bangla Shomprochar
15:20	Fiq'ahi Masa'il
15:55	Kids Time
16:30	Faith Matters
17:35	Dua-e-Mustaja'ab
18:00	Al-Tarteel
18:30	MTA World News
18:50	Jalsa Salana UK 2011 [R]
19:55	Real Talk [R]
21:00	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:35	Kids Time [R]
22:10	Dua-e-Mustaja'ab [R]
22:35	Friday Sermon [R]
23:25	Intikhab-e-Sukhan

Thursday 1st November 2012

00:20	MTA World News
00:40	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an.
01:00	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana UK 2011
02:35	Fiq'ahi Masa'il
03:00	Mosha'airah: an evening of poetry
03:50	Faith Matters
05:00	Liqa Ma'al Arab: recorded on 13th May 1998
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:40	Yassarnal Qur'an
07:00	Huzoor's Tours: Tour of Burkina Faso
08:00	Beacon of Truth
08:45	Tarjamatul Qur'an class: explanation of Qur'anic verses with Hadhrat Mirza Tahir Ahmadi, Khalifatul Masih IV (ra).
09:50	Indonesian Service
10:50	Pushto Service
11:35	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:10	Yassarnal Qur'an
12:30	Beacon of Truth [R]
13:30	Dars-e-Hadith
14:00	Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon
15:00	Hajj-e-Baitullah
15:30	Maseer-e-Shahindgan
16:00	Tarjamatul Qur'an class [R]
17:00	Yassarnal Qur'an [R]
17:15	MTA Variety
18:00	MTA World News
18:20	Huzoor's Tours [R]
19:10	Faith Matters
20:15	Hajj-e-Baitullah [R]
21:00	Tarjamatul Qur'an class [R]
22:00	MTA Variety
23:00	Beacon of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 19 | Friday 19 October , 2012 | Issue No. 42

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{ماہ جون 2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات۔مربی سلسلہ احمدیہ)

(تیسری قسط)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’معاندین ہم پر کیا کیا الزام لگاتے ہیں۔کہیں کہتے ہیں کہ پیغمبروں کو گالیاں دیتے ہیں۔کہیں کہتے ہیں کہ نماز روزہ وغیرہ ادا نہیں کرتے۔آخر کار تنقید پسند طبائع ان باتوں سے فائدہ اٹھا کر ہماری طرف رجوع کرتے ہیں۔اس جماعت معاندین کے ہونے سے ہمارا برسوں کا کام دنوں میں ہورہا ہے۔لوگ آگے ہی منتظر ہیں۔ وقت خود شہادت دے رہا ہے اور ان کی آنکھیں اس طرف لگی ہوئی ہیں کہ آنے والا آوے۔جب یہ معاندین ایک مفتری کے رنگ میں ہمیں پیش کرتے ہیں تو تحقیق کرتے کرتے خود حق پا لیتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ:556۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ذیل میں پاکستان سے موصول ہونے والی ماہانہ Persecution Report بابت ماہ جون سے ماخوذ چند المناک واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

اب دارالحکومت بھی!

اسلام آباد: ماہرین کا کہنا ہے کہ عام طور پر جنگ یا وباوغیرہ کی صورت میں متاثرہ ملک کا دارالحکومت سب سے آخر پر زد میں آتا ہے،شائد یہی درست ہے۔کیونکہ پاکستان کے کونے کونے میں احمدیوں کو زندگی کے ہر ایک شعبہ میں اذیتیں دینے اور نقصان پہنچانے کی کوششیں کرنے والے مولوی اب وفاقی دارالحکومت تک پہنچ چکے ہیں۔

صاف دکھائی دے رہا ہے کہ تحریک ختم نبوت کے نام پر بھانت بھانت کے مولوی احمدیت دشمنی میں یک جان ہورہے ہیں۔یعنی جمیعت علمائے اسلام، جماعت اسلامی، سپاہ صحابہ پاکستان، تحریک طالبان، متحدہ علماء کونسل، پاکستان دفاع کونسل وغیرہ وغیرہ کے چیلے چانٹوں نے اپنے سرغنوں کی قیادت میں سارے پاکستان میں احمدیوں کے خلاف آگ بھڑکا کر اب وفاقی دارالحکومت میں مشن تیز کر دیا ہے۔

ان معاندین نے شہر کے بازاروں، گلیوں حتی کہ کوچے کوچے میں جماعت احمدیہ کے خلاف زہریلی تحریروں سے بھرپور سٹیکر چسپاں کئے ہیں، مذہبی منافرت کو ہوا دینے والا مواد پمفلٹ اور چھوٹے چھوٹے کتابچوں کی شکل میں بانٹا ہے جن میں درج ہے کہ احمدیوں کا معاشی مقاطعہ کیا جائے، احمدیوں کی بنائی ہوئی چیزوں کا مکمل بائیکاٹ ہو، اور چونکہ احمدی واجب القتل ہیں اس لئے آگے بڑھو، وغیرہ وغیرہ

اس شدید حد تک خطرناک صورت حال کی اطلاع مکمل تفصیلات کے ساتھ سرکاری حکام کو کی جارہی ہے لیکن تاحال یہ طبقہ کبوتر کی طرح آنکھیں موندھے بے حس پڑا اور حالات کی سنگینی کا معیار لال مسجد جیسے واقعہ تک ہونے کا منتظر ہے۔وہ لال مسجد جس کا پھیلایا ہوا زہر آج تک اسلام آباد سمیت پورے ملک کو نقصان پہنچا رہا ہے۔

خدا جانے ،جس قائداعظم کی تصویر والے نوٹ یہ لوگ جمع کر رہے ہیں اس قائد کی اتنی سی تنبیہ بھی کیوں یاد نہ رکھ سکے کہ اس ملک پاکستان میں مذہب کے نام پر سیاست کرنے والوں کو زمام حکومت مت دینا۔

لاہور میں مخالفین بے لگام

اس شہر میں بسنے والے احمدیوں کو درپیش شدید خطرات اور پہنچنے والی شدید تکالیف کا تذکرہ گاہے بگاہے ہم اپنے قارئین کے سامنے کرتے رہتے ہیں،لگتا ہے کہ صوبہ پنجاب کے حاکموں کی لاپرواہی اب سرپرستی کا رنگ اختیار کر چکی ہے۔بطور نمونہ چند واقعات درج ہیں:

✿......**سنگھ پورہ،6 جون:** مفتی محمد حسن نے احمدیت مخالف ختم نبوت کانفرنس کی۔ جہاں اس کانفرنس کی تقاریر خطرناک ہیں وہاں اس کا مقام تمام اہل وطن کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ اس کانفرنس کا انعقاد ’’گورنمنٹ گرلز ہائی سکول‘‘ میں کیا گیا جس میں تقریباً 200 لوگ شامل ہوئے۔کانفرنس رات دو بجے تک جاری رہی۔ پنڈال احمدیت مخالف بینرز سے پُر تھا، سٹالز سے احمدیت مخالف تحریری مواد، پمفلٹ، سی ڈیز برائے فروخت و برائے تقسیم عام میسر تھیں۔کانفرنس سے جس نے بھی خطاب کیا اس کا ہی خبث باطن ظاہر ہوا۔مفتی محمد حسن نے تو بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے خلاف شرم وحیا کی تمام حدیں پھلانگیں،کہا: قادیانی ہمارے دشمن ہیں، اسلام کے کے دشمن ہیں۔یہ بدترین فرقہ ہے، ان کا مقاطعہ کرو، .... یہ مرتد ہیں۔ہم انہیں اٹھا کر باہر پھینک دیں گے۔ہم ایک ایک کو قتل کریں گے۔آپ لوگ ہمارا ساتھ دو............ یہ واجب القتل ہیں‘‘

پاکستان کے سرکاری تعلیمی ادارے کی عمارت میں کھڑے ہوکر تعمیر وترقی پاکستان میں اپنا سب کچھ فدا کرنے والی جماعت احمدیہ کے بارہ میں ایسی گفتگو کوئی مولوی ہی کرسکتا ہے۔کسی بھی ذی ہوش، صاحب علم شخص سے ایسی توقع نہیں کی جاسکتی ہے۔

✿......**وحدت کالونی،27 مئی:** ایک معاند عبدالوحید سندھو ہماری مسجد کے قریب رہتا ہے یہ شخص علاقے کی ٹرسٹ کمیٹی کا صدر بھی ہے۔مشاہدہ میں آیا کہ یہ شخص احمدیہ مسجد کی ریکی کرتا پھرتا ہے۔اس نے اپنے گھر میں جلسہ کیا جس میں علاقے کے نامی بدمعاشوں اور اوباشوں کو مدعو کیا۔کل 60 حاضرین میں سے 10 مولوی تھے۔اس میٹنگ میں احمدیوں کو مکمل بائیکاٹ کا فیصلہ کیا گیا۔بعد ازاں احمدیت مخالف پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔عبدالوحید کا اپنا تعلق اہل سنت گروپ سے ہے لیکن احمدیت کی دشمنی میں وہ ہر بدمعاش کو گلے لگا رہا ہے۔

✿......**تاج پورہ،28 مئی:** ایک بزرگ احمدی محترم منیر احمد صاحب پاک آرمی سے پنشن پا کر یہاں مقیم ہیں۔ 28 مئی 2010ء کو نماز جمعہ ادا کرتے ہوئے آپ کے دو جوان سال لخت جگر مکرم منور احمد صاحب اور مکرم انیس احمد صاحب راہ مولیٰ میں قربان ہوئے تھے۔واقعہ شہادت کے دو سال مکمل ہونے پر بھی یہ بدروحیں اس فرشتہ صفت خوش نصیب کا پیچھا چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں۔28 مئی 2012ء کو نامعلوم افراد نے آپ کے گھر دھمکی آمیز رقعہ پھینکا کہ:

’’قادیانی مرتد ہیں، جو ان سے تعلق رکھتا ہے وہ بھی مرتد ہے۔آج 28 مئی ہے اور ہم خوش ہیں کہ ہم نے گڑھی شاہو اور ماڈل ٹاؤن میں تم لوگوں کو قتل کیا تھا۔اب تمہاری باری ہے،تم جہاں کہیں بھی جاؤ گے ہم تمہیں ڈھونڈ نکالیں گے۔بچ نکلنا مشکل ہے۔ہم تم پر اور تمہارے بچوں پر نگاہ رکھے ہوئے ہیں۔‘‘

یہ خونخوار، جاہل ذریت شیطان کیا سمجھے کہ جو شخص عین بڑھاپے میں اپنے صحتمند،نوجوان بیٹے اللہ کی راہ میں فدا کر کے ایمان کو اولیت دیتا ہے اسے ساری دنیا مل کر بھی ہرا نہیں سکتی ہے۔

✿......**دہلی گیٹ، 29 مئی:** شام چھ بجے مخالفین نے قلعہ گوجر سنگھ، دہلی گیٹ کے بازار میں جماعت احمدیہ کے خلاف جلوس نکالا، جماعت کے خلاف بدزبانی کا مظاہرہ کیا، احمدیوں کے واجب القتل ہونے کا اعلان عام کیا، اور لوگوں کو درس دیا کہ احمدیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ان شرپسندوں نے پنجاب کے حاکموں کے مکمل تعاون سے بھرے شہر میں اپنے ان مطالبات کا لاؤڈ سپیکر پر بار بار اعادہ کیا،اور منتشر ہونے تک بازار کے دو چکر لگائے۔اب ایسے ماحول میں یہ کہنا کہ پاک سرزمین پر ہر کسی کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہے،ایک خام خیالی ہے۔ مذہبی آزادی تو کہاں رہی ، یہاں تو جان بچانی مشکل ہورہی ہے۔

✿......**گرین ٹاؤن، ماہ جون:** شہر کے دیگر علاقوں کی طرح یہ جگہ بھی احمدیوں کے لئے خطرے خالی نہیں۔مولوی کا شور شرابا آئے روز بڑھ رہا ہے۔کچھ عرصہ قبل مولویوں نے ایک احمدی مکرم رانا اقبال صاحب کے گھر سے ماشاء اللہ والی ٹائل اتروائی تھی۔چند احمدی اپنا بیان ریکارڈ کروانے پولیس سٹیشن گئے تو باہر مدرسوں کے طلباء اور مولویوں نے ہجوم کر دیا۔سب انسپکٹر نے احمدیوں کو بتایا کہ مولویوں کا مطالبہ تھا کہ احمدیوں کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے کہ انہوں نے ٹاؤن شپ کے بلاک 4 کے سیکٹر A-II کی غیر احمدی مسجد کے غسل خانوں میں نازیبا تحریرات لکھی ہیں لیکن سب انسپکٹر نے ایف آئی آر درج کرنے سے انکار کر دیا۔یوں ایک انکار نے ایک کثیر تعداد احمدیوں کو جھوٹے مقدمہ کی اذیتوں سے بچالیا۔

✿......**علامہ اقبال ٹاؤن،3 جون:** یہاں تقریباً 20 مولویوں کا ایک ٹولہ گلی گلی پھر کر احمدیوں کے مکانات کی معلومات جمع کرتا رہا۔جس جس مکان کی نشاندہی ہوجاتی اہل علاقہ کو اکسا کر احمدی کے واجب القتل ہونے کا درس دیا جاتا۔بعض گھروں کے سامنے رک کر صاحب خانہ کو اپنے ساتھ اپنی مسجد لے جا کر نماز کی ادائیگی پر مجبور کیا جاتا رہا۔ یہ مشٹنڈے مکرم نسیم الدین صاحب کے گھر پہنچے۔آپ گھر میں موجود نہ تھے آپ کی اہلیہ کو دھمکایا: تم مرتد ہو، اقلیت ہو۔مرکزی دروازے پر فریم شدہ آیت الکرسی دیکھ کر ان لوگوں نے فیصلہ دیا کہ تم احمدیوں کو گھر میں قرآنی آیات رکھنے کا کوئی حق نہیں۔ یہ فسادی گھر میں داخل ہوکر اس آیت الکرسی کا فریم توڑنا چاہتے تھے لیکن نسیم صاحب کی اہلیہ نے ان لوگوں کو اندر آنے کی اجازت نہ دی اور خود ہی وہ فریم ان لوگوں کے حوالے کر دیا۔اور کہا: خداتعالیٰ جو غیب کا علم جانتا ہے وہ گواہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے کلام سے کتنی اور کیسی محبت رکھتے ہیں۔ ہماری جانیں اس کتاب کے لئے وقف ہیں۔تم کیا جانو کہ ہمارے دلوں میں کیا ہے۔

لیکن شرم وحیا سے عاری یہ مشٹنڈے آیت الکرسی والا فریم لے کر چلتے بنے۔

(باقی آئندہ)

عیدالاضحیہ کے موقع پر قربانی

وہ احباب جو عیدالاضحیہ کے موقع پر مرکزی انتظام کے تحت قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ حسب ذیل تفصیل کے مطابق رقوم اپنی مقامی جماعت میں بروقت جمع کروادیں تاکہ افریقہ اور دیگر پسماندہ ممالک میں ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کروایا جاسکے۔

قربانی فی بکرا 80 پاؤنڈز

قربانی فی گائے 280 پاؤنڈز

(ایک گائے میں 7 حصے ہوسکتے ہیں۔280=£40x7 پاؤنڈز)

(ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)